

سخن ہائے گفتنی

الحمد للہ ”وضو اور مسواک کے روحانی و طبی فوائد“ رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں مکمل ہوئی، رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں نیکیوں کا بازار لگا ہوتا ہے جس کے پیمانے بدلے ہوئے ہوتے ہیں جہاں نیکیاں نہیں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔

راقم الحروف کا کئی سالوں سے معمول ہے ہر رمضان المبارک میں ایک کتاب تالیف کرتا ہوں، اس سال طبی نصاب پر کام ہو رہا ہے، مدارس کے لئے منتہی طلباء کے نصاب کے سلسلہ میں احباب سے مشاورت جاری ہے تاکہ ”سعد طبیبہ کالج“ کی طرف سے پڑھایا جانے والا نصاب متعادل فوائد و ثمرات سے بھرپور و جامع ہو سکے۔ ہمارا ہدف طب نبوی ﷺ ہے جسے محدثین نے مستقل ابواب و فصول کے طور پر اپنی اپنی کتب میں بیان کیا ہے۔ کتاب الطب کو جس انداز میں پڑھایا جاتا ہے وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتا، پڑھانے کو کتاب الطب پڑھائی جاتی ہے لیکن طبی اصول و فروع کی نامکمل معلومات اس باب کے اسرار رموز سے پردہ سر کاٹنے نہیں دیتیں کیونکہ باوجود علم و عمل کے شاہسوار ہونے کے وہ عملی طب سے دور ہوتے ہیں، اس لئے کتاب الطب بطور فن نہیں بطور تبرک پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے، یہ میدان زندگی میں جتنا ضروری ہے، اسی قدر اس سے دوری اختیار رکھی جا رہی ہے، صحت مند جسم ہی صحت مند روح کا مستقر ہو سکتا ہے، بیمار وجود بیماریوں کا آماجگاہ، پریشان سوچ مزاج کا تنک پن، عدم برداشت کا خوگر جلد اکتانے والا، جلد تھک جانے والا ہوتا ہے جو علمی خدمات صحت کی حالت میں دی جاسکتی ہیں وہ بیماری کی حالت میں تصور بھی نہیں کی جاسکتیں، حامل قرآن و محافظ حدیث جتنا صحت مند ہوگا، اس کی خدمات بھی اسی قدر شاندار ہوں گی مشاہدات بتلاتے ہیں قرآن و حدیث کے حاملین خدمات کی کثرت مطالعہ کی ہمہ جہتی۔ علوم متفرقہ کے لئے دماغ سوزی ان کی جوانی کو جلد بڑھاپے میں تبدیل کر دیتی

وضو اور مسواک کے روحانی و طبی فوائد

مولف و مصنف
حکیم قاری محمد یونس شاہد میو
حامل کمال ماہر لغات، انکسار و مکتب کتب کبیرہ
در طب و طبلیات

Hakeem Qari Muhammad Younas Shahid
Tibb-O-Nikmat
Website: <https://www.tibb4all.com>
Email: saadmeo786@gmail.com
Content: 0348-4225574 0323-8537640
Whatsapp: 0348-4225574

یک از مطبوعات
سعد طبیبہ کالج کاہنہ نولا ہور پاکستان
0348-4225574 0323-8537640

وضو اسلام کے بنیادی ارکان سے ہے، اس کے بغیر نماز کی ادائیگی اور قرآن کریم کو چھونا ممنوع ہیں، مسلمان تو ہر وقت با وضو رہتا ہے پنج وقتہ نمازوں کے لئے وضو لازم ہے اس کے بغیر نماز کا تصور بھی نہیں، مسلمان اسے مذہبی فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں، اس کے بے شمار روحانی و طبی فوائد بھی ہیں یہ کتابچہ انہیں روحانی و طبی فوائد کا مجموعہ ہے

ہیں۔ خدا کے دین کی برکت سے خورد و نوش کی کمی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس فراوانی کے صحت کی طرف سے اکثر علماء کو کفایت شعار ہی دیکھا گیا ہے۔ جب کہ طب نبوی میں ایسے جو اہر موجود ہیں جنہیں کام میں لا کر جوانی اور تندرستی کو طویل کیا جاسکتا ہے، نظر کی کمزوری، زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے گھٹنوں کی تکلیف، ہجوم افکار و ذمہ داریوں کے بوجھ کی وجہ سے شوگر کی بیماری، قراء و حفاظ کو زیادہ دیر ایک حالت میں بیٹھنے کی وجہ سے معدہ اور بواسیر آنتوں کی تکالیف وغیرہ سب تکلیف دہ تصورات ہیں، طب نبوی میں سمجھ بوجھ حاصل کر کے ان پر قابو پایا جاسکتا ہے، غذا کی معمولی تبدیلی ان علامات کو بڑھنے سے روک سکتی ہیں۔ نششت و برخاست کی تبدیلی صحت کو طوالت دے سکتی ہے، یہ کتنا عجیب منظر ہوتا ہے جب ایک عالم با عمل بیماری کی وجہ سے کسی معالج کے پاس جاتا ہے، جب کہ اس کا دعویٰ ہے ہم جو علوم پڑھتے پڑھاتے ہیں، وہ دونوں جہانوں میں سرخ روئی کا سبب ہیں، اگر معالج سوال کر لے کہ تم لوگ طب نبوی کا باب پڑھتے ہو کیا اس سے تمہاری ضرورت پوری نہیں ہوتی؟ تو احساس کمتری ہونے لگتا ہے۔ دونوں جہانوں کی کامیابی میں کیا صحت کا کوئی کردار نہیں ہے ”سعد طبیبہ کا لُج کی بنیاد ہی علماء کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ فارغ اوقات میں اسے عملی زندگی کے طور پر اپنایا جاسکتا ہے، اہل علم کی مجلس اس میں نکھار پیدا کر سکتی ہے۔ عملی طور پر اسے حاصل کرنے والوں کے تعریف اسناد و ڈپلوموں کا اجراء کیا جائے گا۔ نبض شناسی، غذا، نسخہ نویسی، دوا سازی کی پریکٹس کا بندوبست کرنا بھی سعد طبیبہ کا لُج کی ذمہ داری میں شامل ہے

ہمارا ارادہ ہے غذا، اور گھریلو طور پر استعمال کی جانے والی اشیاء، جن کا ذکر طبی نبوی کے عنوان سے کتب احادیث میں موجود ہے، اس انداز میں پیش کیا جائے کہ وہ وہ ہمارے روز مرہ کی زندگی اور بچھائے جانے والے دسترخوان کا حصہ بنائی جائیں اور صحت کی برقراری

میں اہم کردار ادا کر سکیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ہم انہیں بڑی بڑی طبی کتب تھما دیں اور قال اللہ وقال الرسول ﷺ کے درمیان کوئی ایسی چیز حائل کر دیں، جو خلل کا سبب بنے، حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو غذا ان دن میں تین بار ہماری ضرورت ہیں ان کے بارہ میں شعور دیدیا جائے تاکہ دسترخوان سے وہی چیزیں کھائی جا سکیں جو ہمارے لئے فائدہ مند ہیں اور ان چیزوں سے ہاتھ روک لیا جائے جو ہمارے صحت کے لئے نقصان دہ ہیں، جو آدمی غذا کے بارہ میں اس قدر معلومات رکھے گا وہ اپنی صحت کے لئے، صحت مند غذا پھل خوراک وغیرہ کا انتخاب کر سکے گا اور مٹھی بھر یومیہ دوا کھانے سے محفوظ رہے گا، پڑھنے والے کو جب یہ شعور مل جائے تو اس کی زندگی میں زبردست بدلاؤ آجائے گا، انسان حریص ہے جو چیز اسے نفع دے اس کی طرف لپکتا ہے جو نقصان دے اس سے دور بھاگتا ہے، دین فطرت کی بھی یہی منشاء ہے، جلب منقبت اور دفع مضرت کے اصول کو اپنایا جائے۔

وضو اور مسواک ہر ایک کی ضرورت ہیں مذہبی طبقہ عامۃ المسلمین اس پر کار بند ہیں، وضو کا عمل دن میں کم از کم پانچ مرتبہ دوہرایا جاتا ہے، اور دن میں منجن، تو تھ پیسٹ وغیرہ ہر ایک استعمال کرتا ہے، مگر مسواک کی نرالی شان ہے، اس کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ وضو اور مسواک ہماری زندگی کا جزو لازم ہیں اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا کہ ان کے بھی طبی فوائد ہو سکتے ہیں؟ راقم الحروف کا شعبہ طب سے تعلق ہے اور طبی کتب کثرت سے زیر مطالعہ رہتی ہیں، انہیں معلومات میں آپ کو حصہ دار بنارہا ہوں۔

امید ہے کہ طب نبوی کے شعبہ کو زندہ کرنے کا اجر و ثواب ضرور ملے گا۔ اگر کوئی صاحب علم طب کو بطور فن اپنانے کا فیصلہ کرتا ہے تو ارادہ ہذا اس کے لئے فنی انداز میں تربیت کا بندوبست رکھتا ہے، دینی اداروں کے زعماء سے گزارش ہے اس طرف ضرورت وجود دیں کیونکہ

حاملین دین نسبت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے طب کو جلد اور بہتر انداز میں سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں سمجھ تو پہلے ہی رکھتے ہیں، صرف انہیں رہنمائی کی ضرورت ہے۔ جو لوگ طب کے میدان میں رہتے ہوئے اپنے اداروں کو چلائیں گے انہیں زیادہ وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا کیونکہ اس دنیا میں امراض کی اتنی کثرت ہو چکی ہے کہ کوئی بھی اس کی پہنچ سے دور نہیں، جب ایک عالم لوگوں کی ضرورتیں پوری کرے گا تو لوگ اس کی ضرورتیں پوری کریں گے جو بھاری فیسیں وہ معالجین کی نظر کرتے ہیں، علماء کی خدمت میں پیش کر دیں گے، معاشرتی طور پر ایک زندہ کردار ادا کریں گے۔ وباللہ التوفیق۔۔۔

احقر العباد محمد یونس شاہد میوعفی اللہ عنہ

دین فطرت میں وضو کی اہمیت

یوں تو دین سراپا رحمت و رافت اور منشاء ربی کا نام ہے۔ اس کے احکامات انسانی زندگی میں اعلیٰ کردار کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکی و نظافت عبادات و ازکار کو اس انداز میں عطا فرمایا ہے جو انسانی صحت اور فطری تقاضوں کو احسن انداز میں پورا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی اسوہ کامل ہے، جب ہم سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مسواک کو زندگی میں اتنی اہمیت دیکھتے ہیں کہ کوئی پل کوئی گھڑی ایسی دکھائی نہیں دیتی جہاں مسواک و پاکی کا ذکر نہ ہو۔ خدام نبوی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو صاحب السواک کا معزز لقب ملا (عمدة القاری شرح صحیح البخاری (22/262)) ساری زندگی اس خدمت میں گزار دی۔ مسواک اور وضو کا طبی پہلو کا مطالعہ کرنے کے بعد انسانی ذہن میں مسواک و وضو کے لئے رغبت و کشش پیدا ہو جائے گی۔

اسلام اور پہلے مذاہب

ہم یہ کہنے کی ہرگز جرأت نہیں کر سکتے کہ سابقہ مذاہب و ملل میں صحت و صفائی نظر انداز کر دی گئی تھی یا اصول حفظان صحت ان میں بالکل مفقود تھے، ہر مذہب و ملت میں پاکیزگی، طہارت، نہانے دھونے، خوشبو لگانے، لباس کی نظافت اور پردے کا انتظام تھا ان کی نسبت اصول و ہدایات تھیں لیکن ان کا ایک عمومی رنگ تھا، ترکیب و تفصیلات نہ تھیں۔ آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران ایسی بہت سی اشیاء نکلتی ہیں جو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ امم سابقہ بھی صفائی و نظافت کا انتظام رکھتی تھیں، جو لوگ کسی مذہب یا کسی تہذیب سے تعلق رکھتے تھے صفائی کے بارہ میں خصوصی توجہ اور اہتمام رکھتے تھے۔

اسلام نے سابقہ اصول حفظان صحت کے ساتھ بالکل نت نئے اور نرالے انداز نہایت کار آمد اصول و قواعد ملا کر انہیں یکجا کر دیا اور انہیں ایک ربط و نظام میں لا کر گویا نہایت قیمتی

موتی دیدہ زیب لٹری میں پرو کر دُنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ تکمیلی صورت دین کی ہو یا طہارت و پاکیزگی کی یکجا صورت میں اس امت کا حصہ ٹہرا، ان تکمیلی صورتوں کے فوائد بھی اعلیٰ و جامع مرتب ہو گئے۔ حضور خداوندی میں دن رات میں پانچ بار سجدہ ریز ہونا ضروری ہے تو پانچ بار ہی صفائی کے عمل کو دوہرانا ضروری ہے۔

صفائی اور نفاذت کو اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے گندگی و کدورت کو ختم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ لباس مکان، سوچ، معاشرہ، کاروبار، باہمی تعلقات، رشتوں کے احترام میں صفائی اور اجلے پن کو اہمیت دی گئی ہے۔ خوشبو استعمال کرنے کو عمدہ خصلت قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ترمذی اور امام احمد رحمہما اللہ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أربع من سنن المرسلين: الختان، والتعطر و السواك و النكاح." "چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح۔" (اسلام اور تربیت اولاد مکمل جلد 1 صفحہ نمبر: 119) ان چاروں میں صفائی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ ختنہ کے اپنے روحانی و طبی فوائد ہیں ان کا تذکرہ کسی اور جگہ کریں گے۔ خوشبو ہمیشہ صفائی اور نفاذت کی انتہائی صورت ہوتی ہے گندگی پر کوئی خوشبو استعمال نہیں کرتا، مسواک ہر صحت مند انسان کے لئے بے شمار فوائد کی حامل ہے، نکاح سے بے شمار طبی و روحانی فوائد اور خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک خصوصیت صفائی اور نفاذت تھی جس وقت کفار مکہ نے مشورہ کیا کہ دور سے آنے والے لوگوں کو اسلام اور دعوت رسول ﷺ سے دور رکھنے کے لئے کوئی ایسی بات کہیں گے جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں ان میں ای نے کہا کہ ہم کہیں گے کہ (معاذ اللہ) محمد جادوگر ہیں ولید نے اس کے جواب میں کہ محمد ﷺ جس طہارت و نفاذت سے رہتا ہے وہ ساحروں

اور جادوگروں میں کہاں ہوتی ہے؟ (سیرت ابن ہشام، ج 1، ص 90) یعنی صفائی کی اہمیت کو کفار بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ جدید دور میں مختلف تجربات و مشاہدات نے صفائی اور نفاذت کو کھول کر رکھ دیا ہے۔

صفائی اور نفاذت کا حکم پہلے انبیاء علیہم السلام کو بھی ملا تھا، جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ عبادت کرنے والوں کے لئے طواف کی جگہ صاف رکھی جائے (القرآن) اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پر ملاقات ربی کے لئے تشریف لے گئے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا گیا، انہوں نے مسواک کی ذریعہ سے روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والے منہ کی کیفیت کو زائل کرنے کے لئے مسواک کا استعمال فرمایا وغیرہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا وضو پر حکمت آمیز بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کے اسرار پر کس قدر عارفانہ نکات پر روشنی ڈالی ہے۔ ہاتھوں کا دھونا جنت کے دسترخوان سے لذت اندوز ہونے کے لئے، کلی کرنا پرودگار عالم سے شرف ہم کلامی حاصل کرنے کے لئے، ناک میں پانی لینا جنت کی روح پرور خوشبو سونگھنے کے لئے۔ چہرہ دھونا روئے جلال و جبروت کی طرف نظر کرنے، ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا نکلن پہننے، سر کا مسح تاج زرنگار زیب سر کرنے، کانوں کا مسح مقدس کلام الہی کو سننے اور پاؤں کا دھونا جنت میں داخل ہونے (فرش مخملین) پر چلنے کے لئے ہے۔ (اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں 302)

حضرت ذاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے جب وضو کیا کرو تو یہی تصور کیا کرو کہ میں اپنا چہرہ دھور ہا ہوں تو حضور ﷺ کی بشارت کے مطابق میرے چہرے کے گناہ دھل رہے ہیں، اب ہاتھ دھور ہا ہوں تو ہاتھ کے گناہ دھل رہے ہیں، اسی تصور کے ساتھ مسح کرو اور اسی تصور کے ساتھ مسح کرو اور اسی تصور کے ساتھ پاؤں دھوؤ، وہ وضو جو اس تصور

کے ساتھ کیا جائے اور وہ وضو جو اس تصور کے بغیر کیا جائے، دونوں کے درمیان آسمان و زمین کا فرق نظر آئے گا اور وضو کا لفظ محسوس ہوگا (اسلام اور ہماری زندگی جلد دوم)

ہمیشہ با وضو رہنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: يَا بَنِيَّ اِنْ اَسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُونَ اَبَدًا عَلَى وُضُوٍّ فَافْعَلْ (اے بیٹے) انس! اگر تم سے ہو سکے کہ ہمیشہ با وضو رہو تو ایسا کرلو۔ فَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ إِذَا قَبَضَ رُوحَ الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى وُضُوٍّ كَتَبَ لَهُ شَهَادَةً "کیونکہ ملک الموت جب کسی ایسے بندہ کی روح قبض کرتے ہیں جو با وضو رہتا ہو تو اس بندہ کی موت شہادت کی موت لکھی جاتی ہے، شعب الایمان (285/4)۔ التذکرۃ فی احوال الموتی و امور الآخرة ص 225

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نصیحت فرمائی: اے بیٹے! اپنا راز چھپاؤ مومن کہلاؤ گے، وضو مکمل کرنا حفاظت (کرنے) والے فرشتے تم سے محبت کریں گے اور تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا۔۔۔ اے بیٹے! اگر تم ہمیشہ با وضو رہو تو ایسا ہی کرنا کیونکہ جسے وضو کی حالت میں موت آئی اسے (درجہ) شہادت ملے گا (مجمع الزوائد و منبع الفوائد (1/271) المعجم الصغير للطبرانی (2/101) المقصد العلی فی زوائد أبي يعلى الموصلي (1/95) کنز العمال (15/911) شہادت وہ مقام ہے جس کی تمنا نبی ﷺ نے بھی فرمائی بار بار دعائیں کیں کہ اے اللہ! مجھے شہادت کی موت نصیب فرما!۔ اسلامی نکتہ نظر سے شہادت بہت بلند رتبہ ہے بلند حوصلہ لوگ اس کی تمنا کرتے ہیں جو لوگ شہادت کی موت پاتے ہیں مرنے کے بعد لوگوں کے نزدیک ان کی اہمیت اور قدر و قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

وضو کے ذریعہ درجات بلند ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کیا

تمہیں اس عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے درجات کی بلندی کا سبب بنے؟ (وہ یہ کہ) مشکل اور ناپسندیدگی وقت مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تو رباط ہے۔ (یعنی چہاد کے لئے کفر کی سرحد پر گھوڑے لیکر بیٹھنا) مسلم۔ شعب الایمان

وضو، حفاظت اور انسانی زندگی۔

وضو سے حفاظت پر مامور فرشتوں کا محبت کرنا بہت بڑا انعام ہے دنیاوی انداز میں یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ جسے دوسروں سے خطرہ ہو وہ اپنی حفاظت کے لئے محافظ رکھتا ہے، محافظوں کا اعتماد ہونا بہت اہم ہے، اگر محافظ اس سے محبت کریں گے تو ہر قسم کے خطرات کے وقت دل و جان سے اپنی ذمہ داری نبھائیں گے، اس کائنات میں دیکھی جانے والی دنیا کے علاوہ بھی دنیا موجود ہے جہاں پر فیصلے کئے جاتے ہیں کچھ دیر بعد انہی کا ظہور مادی دنیا میں ہوتا ہے یہ حفاظت اسی دنیا کے اعتبار سے کی جاتی ہے لیکن اس کے اثرات مادی دنیا میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے! میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر، پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے، پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو، پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں، پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص

سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں، بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے۔“ (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں سچ ہے۔ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت) صحیح مسلم کتاب البِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ۔

وضو تمام انبیاء کی سنت ہے

پاک کا عمل بارگاہ ایزدی میں حاضری کے لئے ضروری ہے کچھ چیزیں تمام انبیاء کو مشترکہ طور پر عطاء کی گئیں جن ایک وضو بھی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے کہ توریت میں اس امت کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ کے لوگ اپنے جسموں کے اطراف کو پاک کیا کریں گے (خصوصیات مصطفیٰ جلد 1 صفحہ نمبر: 95 وضو اور خصوصیت امت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر وضو فرمایا ایک ایک بار اعضاء (وضو) کو دھویا اور فرمایا یہ ہے وضو ہے اور اللہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں فرماتا، اس کے بعد دوبارہ پانی منگو یا پھر وضوئے (اعضاء) کو دودو بار دھویا، فرمایا اس کے دواجر ہیں۔ پھر تیسری بار پانی منگو یا اور اعضاء کو تین تین بار دھویا اور ارشاد فرمایا یہ ہے میرا وضو اور مجھ سے پہلے نبیوں کا وضو ہے (سنن الکبریٰ بیہقی 80/1 باب فضائل تکرار الوضوء)

دوسری جگہ یہ الفاظ روایت کئے گئے ہیں۔ حضرت نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک ایک بار اعضاء وضو دھویا، فرمایا یہ وظیفہ وضو ہے جس نے دوبار اعضاء کو دھویا، اس کے لئے دواجر ہیں اور جس نے تین بار اعضاء وضو کو دھویا تو یہ میرا طریقہ اور مجھ سے پہلے نبیوں کا طریقہ ہے (سنن دارقطنی 81/1)

تیسری جگہ یہ الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے جس نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا یہ طریقہ میرا اور مجھ سے پہلے نبیوں کا ہے اور یہی طریقہ ابراہیم خلیل الرحمن کا بھی تھا (اسنن الصغیر للبیہقی 89/1)

علامہ طبری لکھتے ہیں ان الوضوء لیس مختصا بهذا الامة، وضو اسی امت کے لئے خاص نہیں ہے (مرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح 123/2) ابن بطال لکھتے ہیں اس بات سے ثابت ہوا کہ وضو تو پہلے امتوں کے لئے بھی مشروع تھا (شرح ابن بطال 131/12) یعنی وضو عمل انبیاء ہے اس میں امتوں کا حصہ نہیں یہ سنت انبیاء امت محمدیہ علیہ السلام کو عطاء ہوئی ہے۔ یہ اس امت کا اختصاص ہے کہ اسے بہت سے کام ملے ہیں جو پہلی امتوں کے انبیاء کو سپرد ہوا کرتے تھے، مقصد ارسال انبیاء میں سے یہ بھی تھا کہ لوگوں کو احکام خداوندی پہنچائے جائیں یہی کام اس امت کے سپرد ہوا ہے۔ وضو اور نماز کی اہمیت و عظمت کے پیش نظر توحید و رسالت کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے جس چیز کا حکم ہوا اور باقاعدہ جس کی تعلیم دی گئی وہ اور نماز تھی (گلدستہ احادیث جلد ۳)

کتب سیرت میں اس بات کی صراحت پائی جاتی ہے جب نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا جو تعلیمات دی گئیں ان میں وضو کا طریقہ بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابتداءً بعثت اور نزول وحی کے وقت حضرت جبریل میرے پاس تشریف لائے سب سے پہلے مجھے وضو اور نماز کی تعلیم دی (سیرۃ المصطفیٰ 153/1)

حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ابتداءً بعثت اور نزول وحی کے وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور وضو و نماز کی مجھ کو تعلیم دی“۔ (مسند احمد و ابن ماجہ، سیرۃ المصطفیٰ ۱: ۱۵۳) یہاں علامہ سیہلی فرماتے ہیں کہ آیت وضو باعتبار فرضیت مکی ہے، اور باعتبار تلاوت مدنی ہے، کیوں کہ آیت وضو کا نزول ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوا۔ گلدستہ

جس طرح حضرت جبریل امین علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کا طریقہ بتایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ مسلمہ اول ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سکھایا یہ اسلام کی اولین تعلیم تھی اور عبادت کا اولین مرحلہ تھا جو عطاء رسالت کے بعد سب سے پہلے طے کیا گیا۔

وضو کے فضائل و برکات

((الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالسَّوَأُ شَطْرُ الْوُضُوءِ)) عَنْ حَسَنَ بْنِ عَطِيَّةٍ مُرْسَلًا۔ الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير (294/3) وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا جزو ہے۔ جن سلیم الفطرت انسانوں کی روحانیت بہیمیت سے مغلوب نہیں ہوئی ہے وہ ناپاکی کی حالت میں، تو اپنے باطن میں وہ ایک گونہ ظلمت و کدورت اور ایک طرح کی گندگی محسوس کرتے ہیں، شریعت اسلامی نے اسی کے ازالہ کے لئے وضو مقرر فرمایا ہے۔ بیرونی اعضاء ذرائع ہیں اندرونی اعضاء کے لئے اطلاعات، اس لئے جب بیرونی اعضاء پاکیزہ ہونگے تو اندرونی خیالات و جذبات بھی پاکیزہ جنم لیں گے۔ بصورت دیگر ذرائع گندگی سے اٹے ہونگے تو اطلاعات بھی آلودہ ہوں گی۔

صفائی اور زینت میں فرق

حضرت مجدد ملت محمد اشرف علی تھا نوئی سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت نفاست و صفائی میں اور تزئین میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کہ صفائی تو یہ ہے کہ میل کچیل نہ ہو چاہے کپڑا گھٹیا اور پھٹا ہی سہی مگر ہو صاف۔ اور تزئین میں یہ ہوتا ہے کہ کپڑا قیمتی ہو خوبصورت ہو وضع قطع بھی درست ہو غرضیکہ نفاست اور تزئین میں زمین آسمان کا فرق ہے سو صفائی تو ہر حال میں محمود ہے اور تزئین بعض حالات میں مزموم بھی ہے اسی مذمومہ کی نسبت کہا گیا ہے

عاقبت ساز دتر از دین بری ایں تن آرائی و ایں تن پروری
(یہ تن پردی اور بناؤ سنگار آخر کا تجھ کو دین سے بالکل خالی کر دے گا)
ملفوظات حکیم الامت جلد 3- صفحہ نمبر: 249

ذرائع نفاست میں مسلمانوں کی کاوش۔

مسلمانوں کے لئے صفائی نصف ایمان ہے۔ صابن مسلمانوں نے ہی ایجاد کیا تھا جس کے لئے انہوں نے سبزی کے تیل کو سوڈیم ہائیڈروآکسائیڈ میں ملا کر صابن تیار کیا تھا۔ یورپ کے صلیبی سپاہی جب یروشلم آئے تو مقامی عربوں کو ان سے سخت بد بو آتی تھی کیونکہ آج کے تہذیب یافتہ فرنگی غسل نہ لیتے تھے۔ برطانیہ میں شیمو ایک ترک مسلمان نے متعارف کیا جب اس نے 1759ء میں برائی ٹن (Brighten) کے ساحل پر Mahomed's Indian vapour bath کے نام سے دکان کھولی۔ بعد میں یہ مسلمان، بادشاہ جارج پنجم اور ولیم پنجم کا شیمپو سر جن مقرر ہوا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ غسل لینے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی تھی اس لئے وہ خوشبو بہت استعمال کرتی تھی۔

عمل کشید کی دریافت نویں صدی کے عظیم کیمیادان جابر ابن حیان نے کوفہ میں کی تھی۔ جابر نے کیمیا کے بہت سے بنیادی آلات اور عوامل بھی ایجاد کئے جیسے oxidisation, crystallisation, liquefaction, filtration, evaporation distillation۔ اس نے سلفیورک ایسڈ اور نائٹرک ایسڈ ایجاد کیا۔ اس کو ماڈرن کیمسٹری کا باوا آدم تسلیم کیا جاتا ہے۔

لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ آنے کی تحقیق۔

پیاز اور لہسن (تھوم) انسانی کھانوں کا جزو لاینفک بن چکا ہے طبی لحاظ سے اس کی افادیت مسلم ہے، انسانی جسم کو درکار بنیادی عناصر ان میں پائے جاتے ہیں۔ ایک طبیب ہونے

کے ناطے راقم الحروف کے دفیعہ امراض میں پیاز اور لہسن بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں، ان کے کثیر لافوائد ہونے کی وجہ سے انہیں ہر پکوان کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ ہم دیہاتی لوگ عمومی طور پر دوپہر کے وقت روٹی پیاز۔ اچار وغیرہ سے رغبت سے کھاتے ہیں۔ طبی کتب میں پیاز۔ اچار گڑ کے کثیر فوائد منقول ہیں

حدیث شریف میں ان کے بارہ میں جو احکامات منقول ہیں انکا مطالعہ کیا جائے۔

سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عطاء، جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کے پاس ایک دیگ لائی گئی جس میں چند سبز ترکاریاں (پکی ہوئی) تھیں، آپ ﷺ نے اس میں کچھ بو پائی، تو دریافت فرمایا کہ اس میں کیا ہے؟ تو جتنی ترکاریاں اس میں تھیں وہ آپ ﷺ کو بتا دی گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے بعض اصحاب کی طرف (جو اس وقت) آپ ﷺ کے پاس تھے قریب کر دو، کیونکہ جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو اس کا کھانا ناپسند کیا اور فرمایا تم کھاؤ (میں نہ کھاؤں گا) کیونکہ میں اس ذات سے مناجات کرتا ہوں جس سے تم مناجات نہیں کرتے اور احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک برتن لا گیا یعنی طباق جس میں ترکاریاں تھیں اور لیث اور ابوصفوان نے یونس سے ہانڈی کا قصہ بیان کیا، صحیح بخاری شریف مترجم صفحہ نمبر: 823

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز یا لہسن) سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے (صحیح بخاری صحیح مسلم) مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر

قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے، چونکہ لہسن اور پیاز میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بو بہت ہی تیز اور سخت ناگوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کو کھانے کی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہو خاص کر نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک رہتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو جیسی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو اذیت نہ پہنچے۔

پیاز کے بارہ میں شاہ ولی اللہ کی تحقیق۔

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں: فرشتوں کو نظافت۔ خوشبو اور ہر وہ چیز پسند ہے جو پاکیزگی کا باعث ہے، اور ان کی اضداد سے نفرت ہے، اور مسجد میں اور نبی ﷺ کے پاس ملائکہ کا ہجوم رہتا ہے، اس لئے آپ ﷺ نے پیاز لہسن کھانے والوں کو دور رہنے کا حکم دیا، البتہ کھانے کے معاملہ میں فرق کیا، ان نیکوکاروں کے درمیان جن میں ملکیت کے انوار چمکتے ہیں اور ان کے علاوہ کے درمیان، اور کو بدبودار چیزیں نہیں کھانی چاہئیں، جو عام لوگ کھا سکتے ہیں (رحمۃ اللہ الواسعۃ شرح حجۃ اللہ البالغۃ جلد 5 صفحہ نمبر: 485)

سلسلی کے مسلمانوں کی عادات قبیحہ

ہم دیکھتے ہیں، اسی ابن حوقل کو دیکھتے ہیں کہ وہ اس قسم کے جزئیات تک کو تو بیان کرتا ہے۔ مثلاً سلسلی کے مسلمانوں کا حال بیان کرتے ہوئے اس نے لکھا ہے:

یہاں کے باشندے کثرت سے پیاز کھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے حواس کی خرابی کا سبب بھی

پیاز خوری ہے، بالکل کچی پیاز یہ چباتے رہتے ہیں۔ ان میں ایسا کوئی نہیں ہے جو کچی پیاز روز نہ کھاتا ہو۔ بلکہ ہر گھر میں صبح و شام یہ پیاز کھاتے رہتے ہیں۔ اوپر سے نیچے تک باشندوں کے ہر طبقہ میں اس کا عام رواج ہے، دراصل اسی چیز نے ان کے تخیل کو بگاڑ دیا ہے۔ اسی نے ان کے دماغوں کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ حواس اس کے ٹھکانے نہیں رہے۔ عقلیں انکی الٹ پلٹ گئی ہیں۔ سمجھ بگڑ گئی ہے۔ چہرے کی رونق بھی اسی کے استعمال نے اڑادی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ واقعات کی صحیح صورت ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔“ (ابن حوقل ص ۸۷) ہزار سال پہلے صفحہ نمبر: 284

وضو کے معنی

وضو کے لفظی معنی صفائی ستھرائی کے ہیں اور شریعت کی زبان میں چہرہ اور دونوں ہاتھ، دونوں قدم دھونے اور چوتھائی سر کا مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں۔ ایک جگہ یہ تعریف لکھی گئی ہے۔ وضو: بلفض وضوء، وضاء سے مشتق ہے، جس کا مطلب لغت میں پاکیزہ اور خوبصورت ہونا ہے، شرعاً نیت سے شروع کرتے ہوئے بعض مخصوص اعضاء میں پانی کے استعمال کو وضو کہتے ہیں، جس کی تفصیلات آگے آرہی ہیں۔ چونکہ اس کی برکت سے گناہوں کی تاریکی چھٹ کر نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اسے وضو سے تعبیر کیا گیا۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ سابقہ شریعتوں میں بھی وضو مشروع تھا۔ اس لئے معراج کے واقعہ سے قبل بھی مسلمان با وضو ہی نماز ادا کیا کرتے تھے، لیکن معراج میں نماز کے ساتھ ساتھ وضو بھی فرض کیا گیا۔ مخصوص کیفیات کے ساتھ، یا اعضاء وضو کا قیامت کے دن پر نور ہونا امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی خصوصیت میں داخل ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں: ایک بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ وضو سے گناہ دھلتے ہیں تو عجب نہیں کہ انشراح اور نور وضو کے

بعد محسوس ہوتا ہے، یہ اسی کا اثر ہے امام غزالی فرماتے ہیں کہ جب آدمی غسل یا وضو کرتا ہے تو باطن میں ایک ایسا انشراح اور شیفٹنگی پاتا ہے جو پہلے نہیں تھی، ایک دن ایسا کر لو کہ پانچوں نمازوں میں تازہ وضو کر کے پڑھو۔ اور ایک دن ایسا ہو کہ سب نمازیں ایک وضو سے پڑھو تو پہلے دن میں زیادہ نور، انشراح اور شیفٹنگی پاؤ گے اور دوسرے دن ایک قسم کی تنگی اور نور میں کمی محسوس کرو گے (درس حدیث سبق نمبر 5 جلد اول)

قرآن کریم میں وضو کا ذکر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ
كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ
لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ
عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (6)

اے ایمان والو! جب تم وضو کے لئے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہالو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر ملو تم پر اللہ کی تسکین نہیں

کرنا چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو (سورہ المائدہ آیت نمبر 6 پارہ 6 ترجمہ احمد علی لاہوری) پاکیزگی اس قدر بلند اور اہم کام ہے جس کے حصول پر اللہ نے واضح طور پر شکر کرنے کا حکم ہے، عمومی طور پر شکر کا حکم اس وقت دیا جاتا ہے جہاں خصوصی نعمت کا اظہار مقصود ہو۔ جہاں اللہ تعالیٰ اپنی پسندید چیز و انعام دکھائے۔

وضو کرنے کا طریقہ

صاف برتن میں پاک پانی لیکر صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں، آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لو پھر بسم اللہ پڑھو (عمل الیوم والیلة ابن سنی 28)

پھر تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین بار کلی کرو مسواک کرو۔ مسواک نہ ہونے کی دانت مل لو۔ فقہ کی مشہور کتاب المغنی میں ہے۔ مسواک کے نہ ہونے یا کسی وجہ سے نہ کرنے کی صورت میں انگلیاں بھی کافی ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ وضو کے وقت تمہاری انگلیاں بھی مسواک کے قائم مقام ہیں "اصبعیک سواک عند وضوءک (4) (4) المغنی 1/70: حلال و حرام صفحہ نمبر: 79) یعنی مسواک پاس نہیں ہے تو دانتوں پر انگلیاں پھیرنا مسواک کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو، پھر تین بار منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ، پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ادھر ادھر سے کانوں تک منہ دھونا چاہئے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بائیں ہاتھ تین بار دھونا چاہئے پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے (بھگو کر) سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو پھر گردن کا مسح کرو، مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہئے پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ پہلے

دایاں پاؤں پھر بائیں پاؤں دھونا چاہئے (صحیح البخاری باب اسباغ الوضوء) امام غزالی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے وضو کے بعد ہاتھوں کو جھاڑنا اور چھینٹیں اڑانا مکرمہ ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو تویہ یا کسی کپڑے سے اعضائے وضو کو خشک کیا جاسکتا ہے۔

وضو کے بعد کی دعا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمانے کے بعد یہ دعا پڑھ رہے تھے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي“ اے اللہ میرے گناہ بخش دے میرے گھر میں کسادگی عطاء فرما، میرے رزق میں برکت نصیب فرما۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دعا میں کوئی ایسی چیز ہے جسے چھوڑ دیا گیا ہے (یعنی یہ جامع دعا ہے) (اسنن الکبریٰ للنسائی 27/6، عمل الیوم والیلة ابن سنی 28/1، المعجم الاوسط لطبرانی، 72/7، مسند ابی یعلیٰ الموصلی 257/13) ترمذی کی روایت میں ان کلمات کے ساتھ اتنا اضافہ موجود ہے ”اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین“ (ترمذی باب ما یقال بعد الوضوء 78/1، سنن الکبریٰ بیہقی) اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے کر دے۔ یہ زیادت اہل علم کے نزدیک کھلی ہوئی بات ہے (فقہ الادعیۃ ولاذکار 115/3)

رزق میں برکت اور گھر کی کسادگی انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ گناہ اور رزق میں باہمی مخالفت ہے جہاں گناہوں کی کثرت ہوتی وہاں پر عمومی طور پر رزق کی تنگی کی شکایت دیکھنے کو ملتی ہے، جہاں پاکیزگی اور استغفار کی کثرت ہوتی ہے وہاں پر کم رزق میں بھی برکت دیکھی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے صرف کھانے پینے کی اشیاء ہی رزق ہوتی ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ رزق کے زمرے میں ہر وہ چیز آتی ہے جس سے انسان

آسودگی حاصل کرتا ہے یا زندگی میں استفادہ کرتا ہے، رزق کے زمرے میں آتا ہے، حلال و حرام کے اثرات عمومی طور پر اولاد کی شکل میں سامنے آتے ہیں، نعمتوں کی قدر اس وقت ہوتی ہے جب مشکلات کا دور دورہ ہو۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے، وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہتا ہے ”لَشَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“۔ ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں وہ جس سے دل چاہے گزر جائے (مسلم 1/209 ابوداؤد 1/43 ابن ماجہ 1/145 ابن خزیمہ 1/110 سنن الترمذی 1/78) حضرت عقبہ بن عامر والی روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں، ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ (مسند أحمد ط الرسالة 1/274) وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

دعا کی قبولیت کا وقت۔

وضو کے ثابت شدہ فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس وقت انسان ایک حالت سے دوسری حالت میں قدم رکھتا ہے۔ وضو کی نیت اور وضو کا عمل ایک مبارک عمل ہے۔ احادیث صحیحہ کی رو سے اس وقت گناہ معاف ہوتے نیکیاں لکھی جاتی اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ آداب صحیحہ کے مطابق کیا جانے والا انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے، حضرت ابن عمر

سے مروی ایک حدیث میں ہے جب انسان اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف قدم بڑھاتا ہے اس کی نیت نماز کی ہوتی ہے، جب بائیاں پاں اٹھاتا ہے ایک گناہ معاف ہوتا ہے، دائیاں پاؤں اٹھاتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے (الجامع الصغیر و زیادت (ص: 442، بترقیم الشامل ✖ آلیا) جب ایسی مبارک ساعات کسی خوش نصیب کو میسر آجائیں تو رجوع کرنا چاہئے مانگنا چاہئے، یہی علامات قبولیت ہیں۔

طہارت و پاکیزگی کی حقیقت اور دین میں اس کا مقام

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ نماز، تلاوت قرآن اور طواف کعبہ جیسی عبادات کے لئے لازمی شرط ہے، بلکہ قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجائے خود بھی دین کا ایک اہم شعبہ اور بذات خود بھی مطلوب ہے۔ قرآن مجید کی آیت ”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ“ (بقرہ ۲:۲۲) (اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک و صاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے) قبا کی بستی میں رہنے والے اہل ایمان کی تعریف میں قرآن مجید کا ارشاد ”فِيهِ رَجُلٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ“ (توبہ ۱۰۸) (اس میں ہمارے ایسے بندے ہیں جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک و صاف رہنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے) صرف ان ہی دو آیتوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی بجائے خود کتنی اہمیت ہے۔

اس طرح آگے پہلے ہی نمبر صحیح مسلم کی جو حدیث درج کی جا رہی ہے اس کے پہلے فقرے ”الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ کا گویا لفظی ترجمہ ہی یہ ہے کہ طہارت و پاکیزگی اسلام کا ایک حکم ہی نہیں بلکہ وہ دین و ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں اس کو ”نصف ایمان“ فرمایا گیا ہمارے استاذ الاساتذہ اور شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ

کی ایک نفیس تحقیق قابل ذکر ہے، اپنی بے نظیر کتاب ”حجة الله البالغة“ میں فرماتے ہیں:

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے یہ حقیقت سمجھا دی ہے کہ فلاح و سعادت جس شاہراہ کی طرف انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہوئی (جس کا نام شریعت ہے) اگرچہ اس کے بہت سے ابواب ہیں اور ہر باب کے تحت سینکڑوں احکام ہیں لیکن اپنی بے پناہ کثرت کے باوجود وہ سب بس ان چار اصولی عنوانوں کے تحت آتے ہیں طہارت، اخبات، سماحت، عدالت (حجة الله البالغة باب الاصول التي يرجع اليها تحصيل الطرية الثانية ملخصاً) معارف الحدیث جلد 3-4 صفحہ نمبر: 25

ایک طبیب کی حیرت انگیز تشخیص

ابن زہر نے اپنی کتاب، التیسیر، میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ اشبیلیہ کے حاکم تمیم کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ اسے موت آگئی ہے اور اس کے اندر قوت گویائی و قوت حرکت ختم ہوگئی ہے، میں نے اس کی نبض دیکھی لیکن اس میں ان چیزوں کی علامت نہیں تھی البتہ نبض سے مزاج کی گرمی یا معدہ میں کسی گرم خلط کی موجودگی کا پتہ چلتا تھا۔ بس میں نے بہت سی دوائیں دیں مگر کسی سے فائدہ نہیں ہوا۔ دوسرے اطباء نے بھی علاج کیا مگر ان کیدوانے بھی کوئی کام نہیں کیا، میں اسباب مرض پر برابر غور کرتا رہا آخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کا سبب کوئی اندرونی چیز ہے یا یا باہر سے جسم میں داخل ہوئی ہے؟ میں نے مریض کے تیار داروں سے پینے کے لئے پانی مانگا جیسے ہی میں نے منہ لگایا مجھے ایک ناگوار بو محسوس ہوئی۔ بعد میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ پانی کے برتن میں غلیظ اور سڑا ہوا گوشت پڑا ہوا ہے، جس میں کیڑے پیدا ہو گئے تھے۔ اس متعفن گوشت ست بخارات پیدا ہو کر دماغ کی طرف چر رہے تھے جس سے وسوسہ کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی، میں نے مریض کے تیار داروں کو بتایا کہ مریض جو پانی استعمال کر رہا ہے یہی اس کے مرض کا سبب ہے۔ جس کے

دور کرنے سے مرض بھی دور ہو گیا (کتاب التیسیر۔ اردو ترجمہ ص 162 بحوالہ طباء کے حیرت انگیز کارنامے ص 71)

وضو کے لئے پانی دینے والے کی مغفرت

وضو کے دنیا و آخرت اور صحت کے لحاظ سے بے شمار فوائد ثابت شدہ حقیقتیں ہیں، جب ان فضائل کے بارہ معلومات بڑھتی ہیں تو وضو کی عظمت اور اس نعمت خداوندی پر سر بسجود ہونے کے لئے بے قراری بڑھ جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آخرت میں صف باندھے کھڑے کئے جائیں گے (بد اعمالیوں کی وجہ سے کچھ مسلمان ہونگے) اہل جنت میں سے ایک شخص اس صف کے سامنے سے گزرے گا، تو صف والوں میں سے ایک شخص اس جنتی کو دیکھ کر پکارے گا اے فلاں! کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں وہ ہوں جس نے ایک دفعہ تمہیں پانی پلایا تھا۔ اسی صف میں سے کوئی اور کہے گا ”میں نے تمہیں وضو کے لئے پانی دیا تھا“، بس یہ شخص ان لوگوں کے بارہ میں اللہ سے سفارش کرے گا اور انہیں جنت میں داخل کرادے گا (ابن ماجہ، معارف الحدیث جلد اول)

وضو گناہوں سے معافی کا سبب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو بکرؓ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق و صدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾

(اور وہ بندے) (جن کا حال یہ ہے کہ) جن ان سے کوئی گندہ گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور معافی کے طالب ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون ہے گناہوں کا معاف کرنے والا، اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے (135) (الایۃ) جامع ترمذی (کنز العمال 258/4) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (301/1) ابن ابی حاتم و ابن مردیہ و ابن السنی فی عمل یوم و لیلۃ "۔ معارف الحدیث جلد 3-4 صفحہ نمبر: 221

اجر کا مہر شدہ رقبہ

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا (پھر) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ "کہا اس کے لئے ایک رقبہ (نیکیوں کا) لکھ کر مہر لگا دیا جاتا ہے جسے قیامت تک کوئی نہیں کھول سکے گا (السنن الکبریٰ لسنائی 25/6 باب ما یقول اذا فرغ من وضوئہ۔ المستدرک للحاکم 752/1، فقہ الادعیہ والازکار 116/3) تاریخ بغدادت بشار (544/8) یہ دعایہ کلمات بہت گہرے اثرات کے حامل ہیں ان کا ورد کرنے والا دو طرح کے فوائد سے جھولی بھرتا ہے، اگر کسی گناہ کی محل میں شریک ہو تو یہ کلمات اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں اور بصورت دیگر اگر نیک محفل میں شریک ہو تو اس کی نیکیوں پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی ان کلمات کی برکت سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اجر و ثواب پر قبولیت کی مہر ثبت کر دی جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ: نبی اکرم ﷺ جب بھی مجلس سے اُٹھتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّیْ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، پڑھتے، میں نے عرض کیا کہ: آپ اس دعا کو بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں، ارشاد فرمایا کہ: جو شخص مجلس کے ختم پر اس کو پڑھ لیا کرے تو اس مجلس میں

جو لغزشیں اُس سے ہوئی ہوں وہ سب مُعَاف ہو جائیں گی (مسند حاکم، ۶۷۴/۱، حدیث: ۷۲/۱۸۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا جب وضو سے فارغ ہو یہ دعائیں بار پڑھے "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کھڑا ہونے سے پہلے اس کے سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں، وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے جنا ہو (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی صفحہ 30، جامع الاحادیث 226/19)

ہماری کتاب، فضائل امت سے، ایک اہم اقتباس

وضو۔ امام نووی نے المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج میں لکھا ہے کہ وضو اس امت کی خاصیت ہے [58/11 سبل السلام باب الوضوء 101/1] ایک جگہ وضو کے بارہ میں روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: هَذَا وَضُوءِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي [المعجم الأوسط (4/78) تفسیر القرطبی ۶/۱۰۶، السنن الصغریٰ بیہقی ۱/۹۲ مصباح الزجاجة ۱/۶۲ دار قطنی ۱/۸۱] یہ میرا وضو اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

ایک بار نبی ﷺ نے وضو کر کے بتایا اور کہا یہ وضو وہ ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء بھی کیا کرتے تھے۔ السیرۃ الحلبيّة = إنسان العيون في سيرة الأئمين المأمون (311/1) میں ہے: إن الوضوء من خصائص الأنبياء دون أممهم إلا هذه الأمة کہ وضو تو خصائص انبیاء میں سے ہے نہ کہ امتوں کے خصائص میں سے یہ اسی امت کو ملی ہے جس میں یہ [انبیاء کی] موافقت کرتی ہے۔ ایک جگہ آیا ہے وضو تو نصف ایمان ہے پس تم دوبار وضو کرو تا کہ ایمان کی تکمیل ہو جائے [تعلیم قدر اصولو ۱/۴۳۳]

وضو کے اعضاء کی روشنی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے امتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے

اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منور ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ [ابن حبان ۳/۳۲۱ مسلم ۱/۲۱۷ بخاری ۱/۶۳ ابن خزیمہ ۱/۶۱ ابن حبان ۱۶/۲۲۵] یہ خصوصیت کسی اور امت کے لئے نہ ہوگی [سنن ابن ماجہ ۲/۱۳۳۱] مجمع الزوائد میں اتنا اضافہ ہے: ان کے اعضاء طہارت چمکیں گے اور کہا گیا ہے کہ یہ امت اس قابل تھی اسے انبیاء کا درجہ دیا جائے [مجمع الزوائد ۱۰/۳۷۳] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا ہوں جسے [قیامت حشر میں] سجدہ کی اجازت ملے گی اور پہلا ہوں جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی جب میں سر اٹھاؤنگا تو اپنے سامنے لوگوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا پھر میں دائیں جانب دیکھوں گا تو ان میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا پھر میں بائیں جانب بھی دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں میں سے شناخت کر لوں گا، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اتنی مخلوق میں سے کیونکر اپنی امت کو پہچانیں گے؟ جبکہ نوخ سے لیکر آپ کی امت تک کے سب لوگ موجود ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے یہ خصوصیت دوسری امتوں کے لئے نہ ہوگی، انہیں دائیں ہاتھ میں اعمال دئے جائیں گے اور ان کی پیشانی سے سجدوں کا نور چمک رہا ہوگا اور ان کے دائیں بائیں آگے نور چل رہا ہوگا [امتدرک ۲/۵۲۰ غایۃ المصدنی زوائد المسند 2/3179]

ابن القیم لکھتے ہیں: **إِلَّا أَنَّهُ سَيَمَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةُ وَعِلَامَتُهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ وَأَطْرَافِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْأُمَمِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِهِمْ (شَفَاءُ الْعَلِيلِ فِي مَسَائِلِ الْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالْحِكْمَةِ وَالتَّعْلِيلِ (ص: 230)**

ہاں یہ بات اس امت کے لئے خاص ہے کہ قیامت کے دن اس امت کے لوگوں کے چہرے اور اطراف [ہاتھ پاؤں] نشانی کے طور پر پہچانے جائیں گے یہ بات امتوں میں کسی دوسری امت کو حاصل نہ ہوگی۔



اعمال کا وزن ہوتا ہے۔

کچھ اشیاء ظاہری آنکھوں سے دکھائی تو نہیں دیتیں لیکن ان کا وجود ہوتا ہے، ہزاروں اشیاء ایسی ہیں جن کا وجود مسلم ہے، ان سے دن رات استفادہ کیا جا رہا ہے لیکن مجرد آنکھ انہیں دیکھ سکتی، خود ربی تجزئے اس بات کے گواہ ہیں۔ اعمال اچھے ہوں یا بُرے ان کا وجود اور وزن ہوتا ہے، قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے **وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ (47)** [الأنبياء: 47] اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لیے کافی ہیں۔ ہر عمل یا سوچ کا وجود ہوتا ہے، عمل یا سوچ کے اعتبار سے وزن بھی کم یا زیادہ ہوتا ہے، مادی دنیا میں رونما ہونے والے اعمال و افعال دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں وضو اور مسواک کا روحانی دنیا اور اعمال میں مخصوص وزن ہے اگر ہمارے پاس ایسے وسائل ہوں یا وقت آنے پر سائنسی معراج اس حد کو چھو لے کہ انسانی اعضاء و جوارح سے سرزد ہونے والے اعمال کو دیکھ سکے محسوس کر سکے تو ذیل میں درج کی گئی احادیث کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے گا۔

روحانیت کے اعتبار مخصوص لوگ اس کا ادراک رکھتے ہیں کہ وضو اور مسواک سے اعمال اور انسانی جسم پر کس قسم کے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں، کتب تصوف میں بہت سارے واقعات ملتے جن میں وضو کے دوران زائل ہونے والے اعمال کی کثافتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ گناہ کو اگر روحانی و جسمانی طور پر اثر انداز ہونے والی کثافت دیا جاسکتا ہے۔ انسان نے اپنی بساط کے مطابق ایسے آلات بنائے ہیں جن میں مختلف کثافتوں کو تولا جاتا ہے ان کے اوزان کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ کچھ آلات تو اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ ذہن میں پہنچنے

والا خیالات تک کو محسوس کر لیتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں کچھ کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ وضو یا غسل میں دھل کر جانے والے گناہوں کو دیکھ لیا کرتے تھے، انہیں محسوس ہو جاتا تھا کہ وضو کے دوران کونسے گناہ دھل رہے ہیں۔

اسلام میں کسی بھی عمل یا فعل کا وزن نیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ النیۃ خیر العمل۔ اچھی نیت کا اپنا ہی دائرہ کار ہے وضو اور مسواک کرتے وقت انسان ایک جہان سے دوسرے جہان کی تیاری کرتا ہے اس وقت جس قدر اخلاص نیت ہوگا اس کے انوار و برکات اسی قدر گہرے اور پر مغز ہونگے۔ تول میں وزنی ہونگے، اثرات کے لحاظ سے خوشگوار و صحت افزا ہونگے۔ اعمال تو رہے الگ اسلام نے تو زبان سے نکلنے والی بات کا بھی اعتبار کیا ہے اور زبان سے ادا ہونے والے الفاظ سے اپنا مخصوص وزن رکھتے ہیں، جو چیز عملاً کر دی جائے یا وہ خیالات جو ذہن میں آتے ہیں ان پر ثواب و عقاب ہے۔

ابوداؤد اور ترمذی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَثْقَلُ مَا يَوْضَعُ فِي الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ۔ سب سے بھاری وہ چیز جو قیامت کے روز میزان (ترازو) میں رکھی جائے گی وہ اللہ کا خوف و ڈر اور حسن اخلاق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنچے گا [مسلم کتاب الطہارت۔ احمد ۸۸۴۹/۳ بیہقی ۵۷/۱]

وضو کی برکت سے انسان کی سیاریاں دھل جاتی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی [مسلم الطہارت] حدیث پاک میں گناہ کو

ایک سیاہی قرار دیا ہے جس سے انسان افعال و جوارح پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ایک گناہ کرنے سے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔ دوسرے گناہ پر دوسرا دھبہ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اس سے اچھائی اور برائی کی تمیز سلب کر لی جاتی ہے۔ اور گناہ انسانی طبیعت کا خاصہ ہے اور کس قدر انسان گناہ کرتا ہے وہ اس کے احاطہ شمار سے بھی باہر ہے لیکن اللہ کی رحیم ذات نے ایسے اسباب مہیا فرمادئے کہ انسان کے معمولی گناہ اور خطائیں وضو جیسے پانچوں وقت کیا جانے والا عمل اس کے کفارے کا سبب بنا دیا قیامت کے دن وضو کے اعضاء کی چمک کا سبب بھی یہ ہوگا کہ انہیں پانچ وقت صفائی ستھرائی کا موقع ملتا ہے اور اس تسلسل سے ان کے اندر ایسی صفت نور پیدا ہو جائیگی جو انہیں تمام امم میں امتیاز بخشے گی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور میری امت کے لوگ جب اٹھائے جائیں گے تو ایک بلند جگہ پر ٹھہریں گے اور سبز حلے پہنائے جائیں گے [العمل الصالح 1/2273 البخاری فی التاريخ الکبیر 5/139 ابن حبان 6445]

وضو پر وضو کرنے کا اجر

عَنِ ابْنِ حُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ» سنن الترمذی ت شاكر (1/87) سنن أبي داود (1/16) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس نے وضو ہوتے ہوئے وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ کیونکہ پہلے وضو سے خطائیں تو دھل گئیں اب صرف حسنات کا درجہ ہے اس لئے دوسری وضو سے نیکیوں میں اضافہ کا کہا گیا ہے۔

دوبارہ وضو کا حکم کیوں؟

اگر کسی شخص نے نیت کر کے وضو کیا اور ہاتھ پاؤں اچھی طرح دھو لئے، لیکن وضو کرنے کے بعد ہی وضو ٹوٹ گیا، اب شریعت کا یہ حکم ہے کہ دوبارہ وضو کر لو، اگر صرف ہاتھ پاؤں کی صفائی مقصود ہوتی تو دوبارہ وضو کرنے کا حکم نہ دیا جاتا، کیونکہ ابھی ابھی تو اس نے وضو کیا ہے اور مکمل صفائی حاصل کی ہے، لیکن حکم یہ کہ اگر وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کر لو اس لئے صرف ظاہر کی صفائی مقصود نہیں، بلکہ باطن کی صفائی بھی مقصود ہے اور باطن کی صفائی یہ ہے کہ انسان کی زندگی ہر لمحے میں اللہ کے فرمان کا تابع بن جائے، اسکے حکم کا فرمانبردار بن جائے اور دل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ اس طرح پیدا ہو جائے کہ جب اس کا حکم آجائے تو میں اس کے حکم کے آگے سر جھکا دوں گا وہ حکم میری سمجھ میں آ رہا ہو یا سمجھ میں نہیں آ رہا ہو اس حکم کی عقلی حکمت معلوم ہو یا معلوم نہ ہو۔۔۔ اسی کا نام باطن کی صفائی ہے۔ اس فرمانبرداری کے نتیجہ میں روحانیت مضبوط ہوگی۔ اسلام اور ہماری زندگی جلد وہم

وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت تشریف لائے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھنے لگے۔ اے بلال! رضی اللہ عنہ تم جنت میں مجھ سے پہلے کیسے چلے گئے؟ میں کل رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے سنی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جب بھی اذان کہتا ہوں دو رکعت نماز ضرور پڑھتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی عمل کی بناء پر (مجھ سے سبقت لے گئے ہو) (صحیح باری، فی الحج، باب فضل الطہور باللیل والنہار وفضل الصلوۃ بعد الوضوء باللیل) ابن خزیمہ۔ المحتر الراوی

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کیوں؟

بعض اوقات خیال آتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جنت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کیسے نکل گئے؟ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا!۔ علماء کرام نے فرمایا کہ درحقیقت اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آگے اس لئے نہیں تھے کہ ان کا درجہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا ہوا تھا، بلکہ دنیا میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ راستہ دکھانے کے لئے آگے آگے چلتے، ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہوتی تھی۔ راستے میں اگر کوئی پتھر ہوتا تو اس کو ہٹا دیتے، اگر کوئی اور رکاوٹ ہوتی تو اس کو دور کر دیتے سامنے سے آنے والے لوگوں پر نظر رکھتے، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سامنے سے کوئی دشمن آجائے، اور آپ کو تکلیف پہنچا دے۔ چونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ آپ کے آگے آگے چلتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں بھی وہی منظر دکھا دیا کہ تم ہمارے حبیب کی دنیا میں اس طرح حفاظت کرتے تھے، چلو جنت میں بھی ہم تمہیں آگے رکھیں گے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اپنے آگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اصلاحی خطبات جلد نمبر 8 صفحہ نمبر: 205)

تحیۃ الوضو کی فضیلت

حدیث شریف میں وضو کرنے کے بعد تحیۃ الوضو پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے، ایک حدیث شریف میں جناب رسول اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرنے کے بعد پورے خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب قرار دے دیتے ہیں۔“ ما من مسلم یتوضاً فیحسن وضوءاً ویصلی رکعتین مقبل علیہما بقلبہ ووجہہ إلاّ وجبت

لہ الجنتۃ الخ (مسلم شریف ۱/۱۲۲)

تہیۃ الوضو کا وقت

اعضاء وضو خشک ہونے سے پہلے پہلے تہیۃ الوضو کی نماز شروع کر دی جائے؛ کیوں کہ اعضاء خشک ہو جانے کے بعد یہ نماز تہیۃ الوضو نہیں کہلائے گی۔ وندب رکعتان بعد الوضوء یعنی قبل الجفاف کہا فی الشر نبلا لیلۃ۔ (در مختار زکریا ۲/۴۶۴، احسن الفتاویٰ ۳/۸۲۳)

تہیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت تہیۃ المسجد پڑھنا مسنون ہے، حضور اکرم ﷺ نے تہیۃ المسجد پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو) عن ابی قتادۃ ص قال: قال رسول اللہ: إذا جاء أحدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل أن یجلس۔ (ترمذی شریف ۱/۷۱، شامی زکریا ۲/۵۸۸، احسن الفتاویٰ ۳/۸۱۳-۸۸۳)

تہیۃ المسجد کے قائم مقام نمازیں

اگر کوئی شخص مسجد میں آتے ہی فوراً کوئی نماز مثلاً فرض، سنت یا نفل پڑھنے لگتا ہے تو اس کو اس نماز کے علاوہ تہیۃ المسجد کا بھی ثواب ملتا ہے، اور بہتر ہے کہ دل میں باقاعدہ تہیۃ المسجد کی نیت بھی کر لے۔ قال فی النہر: وینبو عنہا کل صلاۃ صلاہا عند الدخول فرضاً کانت أو سنة۔ (شامی زکریا ۲/۵۹۹، احسن الفتاویٰ ۳/۸۱۳)

صحیح صادق کے بعد تہیۃ الوضو و تہیۃ المسجد کا حکم

صحیح صادق سے سورج نکلنے تک تہیۃ الوضو اور تہیۃ المسجد یا کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اس وقت میں دو رکعت فجر کی سنت مؤکدہ کے علاوہ کوئی بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک بھی کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ فی

القہستانی: ورکعتان أو أربع وهي أفضل لتحية المسجد إلا إذا دخل فيه بعد الفجر أو العصر فإنه يسبح ويهلل، ويصلى على النبي فإنه حينئذ يؤدى حق المسجد۔ (شامی زکریا ۲/۵۸۸، احسن الفتاویٰ ۳/۸۱۳)

تہیۃ المسجد بیٹھنے سے ساقط نہیں ہوتی

بیٹھنے سے پہلے پہلے تہیۃ المسجد پڑھنا افضل ہے مگر بیٹھنے کے بعد بھی پڑھنے سے انشاء اللہ ثواب کی امید ہے۔ ولا تسقط بالجلوس عندنا (شامی زکریا ۲/۶۰۰، احسن الفتاویٰ ۳/۸۲۳) کتاب المسائل جلد 1 صفحہ نمبر: 496

وضو میں کمال اور اخلاص کیسے پیدا ہو؟

فرمایا: وضو کے وقت گناہوں کے صاف ہونے کا دھیان کرو، پھر مسجد کا ادب کرتے ہوئے اللہ کا دل میں رعب لیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھتے ہوئے ادا کرو۔ (ارشادات و مکتوبات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ص ۶۴)

فائدہ: حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے وضو کو کامل کرنے کا ایک طریقہ اور اس کی تدبیر ارشاد فرمائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعاء ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تِمَامَ الْوُضُوْءِ“ اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں میرے وضو کو کامل ہیں، اجر و ثواب کا استحقاق ہوتا ہے، اسی حدیث کی طرف مولانا محمد الیاس صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ اعضاء وضو کے دھوتے وقت یہ تصور کرو کہ میرے گناہ دھل رہے ہیں، لیکن یاد رہے کہ اس سے صرف گناہ صغیرہ دھلتے اور معاف ہوتے ہیں، گناہ کبیرہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے، جیسا کہ شراح حدیث نے اس کی تصریح فرمائی ہے، گناہ صغیرہ و کبیرہ کی تعریف اور اس کا معیار ماہر علماء اور مفتیوں سے معلوم کیجئے۔

کامل وضو اس کو کہتے ہیں کہ جو مسئلہ کے موافق سنت کے مطابق اور مسنون دعاؤں کے

پڑھنے اور مکروہات وضو سے بچنے کے ساتھ ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ وضو کے شروع، درمیان، اخیر میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا التزام ہو، سنن وضو مثلاً مسواک وغیرہ کا بھی اہتمام ہو، اور مکروہات وضو، مثلاً پانی میں اسراف، وضو کے درمیان باتیں کرنے سے بھی اجتناب ہو تو وضو کامل ہوگا۔

حضرت نے ایک تدبیر بتلائی ہے کہ وضو کرتے وقت یہ تصور کرو کہ وضو سے اعضاء وضو کے گناہ دھل جائیں گے، اس تصور سے وضو میں اخلاص بھی پیدا ہوگا، اور سنت کے مطابق وضو کرنے کی فکر اور توفیق بھی ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔
(تبلیغی چھ نبیوں کی اہمیت وضو و تہنہ نمبر: 61)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ایک بوڑھے کو وضو کی تعلیم دینا

علامہ کردریؒ نقل کرتے ہیں کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نواسے حضرات حسنینؓ ایک مرتبہ دریائے فرات پر تھے، ایک بوڑھے دیہاتی کو دیکھا کہ اس نے بڑی جلدی وضو کیا اور اسی طرح نماز پڑھی اور جلد بازی میں وضو اور نماز کے مسنون اور شرعی طریقوں میں کوتاہی ہو گئی، آپ حضراتؓ سے دیکھا نہ گیا، اسے سمجھانا چاہا، لیکن اندیشہ یہ ہوا کہ یہ عمر رسیدہ آدمی ہے، لہذا اپنی غلطی سن کر کہیں مشتعل نہ ہو جائے، اس لیے حکمت سے صحیح بات کہنی چاہیے، چنانچہ دونوں حضراتؓ نے بڑی حکمت اور بصیرت سے کام لیا، اس کے قریب گئے اور فرمایا: ”ہم دونوں نوجوان ہیں، اور آپ عمر رسیدہ ہونے کے سبب تجربہ کار ہیں، اس لیے وضو اور نماز کا طریقہ ہم سے بہتر جانتے ہوں گے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر دکھائیں، پھر اگر ہمارے وضو اور نماز کے طریقوں میں کوئی غلطی اور خلاف شرع بات نظر آئے تو بتا دیجئے گا۔“ یہ کہہ کر دونوں نے سنت کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی، بوڑھے نے دیکھا تو سمجھ گیا، اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔

گلدستہ احادیث جلد نمبر 2 صفحہ نمبر: 247 (مناقب الامام الاعظم للکرم درجی/ص: ۳۹۰ تا ۳۰۰، از تراشے/ص: ۱۱۴)

ناقص وضو کے بُرے اثرات

ترجمہ: شعیب بن ابی روح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ روم شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں اشتباہ ہو گیا اور خلل پڑ گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا بعض لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے ہیں اور طہارت (وضو وغیرہ) اچھی نہیں کرتے، بس یہی لوگ ہمارے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتے ہیں۔ (سنن نسائی)

معلوم ہوا کہ وضو وغیرہ طہارت اچھی طرح نہ کرنے کے برے اثرات دوسرے صاف قلوب پر بھی پڑتے ہیں اور اتنے پڑتے ہیں کہ ان کی وجہ سے قرآن مجید کی قرأت میں گڑ بڑ ہو جاتی ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک دوسرے لوگوں کی اس طرح کی کوتاہیوں سے اتنا متاثر ہوتا تھا تو پھر ہم عوام کس شمار و قطار میں ہیں لیکن چونکہ ہمارے قلوب پر زنگ کی تہیں کی تھیں جم گئی ہیں اس لئے ہم کو ان چیزوں کا احساس نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہو گئی کہ انسانوں کے قلوب پر ساتھ والوں کی اچھی یا بری کیفیات کا کس قدر اثر پڑتا ہے، اصحاب قلوب صوفیاء کرام نے اس حقیقت کو خوب سمجھا ہے۔

وضو میں پانی کا استعمال اور حواس انسانی پر اس کے اثرات

وضو میں استعمال ہونے والا پانی صاف شفاف ہونا چاہئے گندے پانی سے وضو نہیں ہوتا، پانی کے تین اوصاف ہوتے ہیں رنگ، بو، مزہ۔ اس کے علاوہ پانی کی خاصیت میں سیلان بھی ہے یعنی اگر ان چار میں سے دو اجزاء بھی مفقود ہونے لگے تو وضو نہیں

ہوگا۔ وضو میں پانی کا بہانا صفائی قرار دیا گیا ہے، اگر سیلان نہ ہوگا تو پانی اعضاء پر بہہ نہیں سکے گا اس لئے پانی کا وصف خاص یعنی بہاؤ کا موجود ہونا لازم ہے۔

پانی کے اوصاف

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ۔

صحت کے لئے صاف اور میٹھے پانی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، گندے اور ناپاک پانی سے بہت سی بیماریاں پھیلتی ہیں، صاف اور شیریں پانی کا استعمال وہ پینے کے لئے ہو یا پاکی کے حصول کے لئے بہت سی بیماریوں سے تحفظ دیتا ہے، اس طریقے سے صفائی و نظافت کے ساتھ ساتھ بہترین صحت کا مالک بنا جاسکتا ہے۔ کتب فقہ میں پانی کی اقسام بیان کی گئی ہیں سات قسم کے پانیوں سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے

- 1- ماء السماء (بارش) 2- وماء البحر (سمندر) 3- وماء النهر (نہر)، 4- وماء البئر (کنواں) 5 و 6- وما ذاب من الثلج وماء البرد۔ 7 (برف اوالے)۔ وماء العين۔ (چشمہ)

پانی کی پانچ قسمیں ہیں (1) پاک پانی جس میں کوئی کراہت نہ ہو یہ عام پانی ہے (2) دوسرا پانی اس سے پاکی کراہت کے ساتھ ہوتی ہے مثلاً قلیل مقدار میں بلی کا جھوٹا کا پانی (3) وہ پانی خود تو پاک ہے لیکن اس سے پاکی حاصل نہیں کی جاسکتی جسے وضو کا یا طہارت میں استعمال ہونے والا پانی یعنی مستعمل پانی وغیرہ

نور الإيضاح ونجاة الأرواح في الفقه الحنفی (ص: 13)

جیسا کہ ہم نے آئندہ سطور میں لکھا ہے کہ وضو خواص خمسہ کا محافظ ہے وضو میں استعمال ہونا والے پانی کے لئے بھی یہی حواس کسوٹی ہو گئے پانی کا وصف اصلی یعنی سیلان چھونے سے معلوم ہو جائے۔ اگر پانی کا سیلان ختم ہو گیا تو آگے جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ

وضو نہیں ہوگا۔ باقی تین اوصاف کے لئے رنگ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اگر کوئی ناپینا پانی کا رنگ نہ دیکھ سکے تو اس کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن چھونے سے پانی کا گاڑھا پن محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد پانی کا ذائقہ کلی کرنے سے اس کی بھی پہچان ہو جاتی ہے۔ کلی کرنا وضو کرنے والے کے لئے اجر و ثواب کا موجب ہے، کلی کرنے سے پانی کے ایک خاص وصف ذائقہ کی پہچان ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد بو کی باری ہے۔ پانی بے بو ہوتا ہے اگر کسی وجہ سے پانی میں ناگوار بو پیدا ہو جائے تو پانی کے حصول میں ایسا پانی استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ بہر حال وضو کے پانی کا صاف ہونا ضروری ہے۔ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، (پینے کے لئے) میٹھے پانی کا اہتمام زہد کے منافی نہیں ہے، یہ تعیش بھی نہیں ہے جس کی مذمت کی گئی ہے، میٹھا پانی پینا اور منگوانا مباح ہے، صلحاء کا اس پر عمل رہا ہے، کھارے پانی میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔

پانی کی تاثیر قرآن کریم کی نگاہ میں

جب اس نے تم پر امن و سلامتی کے نشان کے طور پر آنکھ پیدا کی اور آسمان سے پانی برسا یا تاکہ تم لوگوں کو پاک کرے اور شیطان کی گندگی دور کر دے، اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے تمہارے قدم پکے کر دے (سورہ انفال آیت 11) یعنی پانی اور سکون میں دامن چولی کا ساتھ ہے جس طرح مسلمان قلت تعدادی کے لحاظ سے فکر مند تھے، اللہ نے ان کا فکر دو طریقوں سے دور فرمایا، ایک تو آنکھ پیدا کر دی، دوسرا پانی اتارا۔ یہ دونوں کام مسلمانوں کی ثابت قدمی اور دلوں کو پاک کرنے اور شیطانی اثرات سے حفاظت کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نمازی آدمی کو کبھی نیند کا مسئلہ درپیش نہیں رہتا، عشاء کے بعد سکون سے نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ حارث بن کلدہ کہتا ہے اصول طب تین ہیں حفظ صحت حمیت۔ اور موزی فضلات کا اخراج (الثمار والاعشاب واعداء فی الکتاب والسنۃ 23)

اسلام نے پانی کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

پانی انسان ہی نہیں بلکہ ہر ذی روح کی زندگی کا ضامن ہے انسان چرند پرند حتیٰ کہ بہائم اور درختوں کی زندگی اور ان کی بقاء اور ان کا سلسلہ بقاء پانی سے وابستہ ہے۔ جو پانی زندگی زندگی کی بقا کا ضامن ہے وہی پانی اس کی طہارت و پاکیزگی کا بھی ضامن ہے۔ فقہائے کرام نے پانی کی کئی اقسام شمار کی ہیں جن سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پانی جس حالت میں بھی ہوا سے آلودہ کرنا اس کے استعمال میں اسراف کرنا معیوب قرار دیا گیا ہے۔ پانی کی حفاظت اس وقت زیادہ اہمیت کر جاتی ہے جب پانی کم مقدار میں ہو ٹھہرا ہوا ہو۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ یا پیشاب کرنا منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں کوئی پیشاب نہ کرے۔ (بخاری کتاب الوضو)

دوسری جگہ ارشاد ہے تم ٹھہرے ہوئے پانی پیشاب نہ کرو پھر (ضرورت پڑنے پر تم) اس سے نہانے لگو (مسلم الطہارت) اس پر مزید تاکید کی گئی کہ لوگ پانی کی اہمیت سے آگاہ رہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ تین لعنت کے کاموں سے بچو، پانی کے مقام پر۔ راستے کے درمیان، سائے میں پاخانہ کرنے سے (ابن ماجہ کتاب الطہارت)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ پانی کی حفاظت کرنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے، اسے گندگی سے بچائیں، کیڑے مکوڑوں کے گرنے سے محفوظ رکھیں ایسے اسباب سے دور رکھیں جو اسے آلودہ کریں، بیماری کا سبب بنیں۔ یا پاکی کے حصول میں کراہت کا سبب بنیں۔

پھلوں کے جوس یا عصارہ سے وضو کیوں نہیں ہوتا؟

فقہائے کرام نے لکھا ہے پھلوں کے پانی سے وضو نہیں ہوتا (فتاویٰ قاضی خان 1/9) کیونکہ پھلوں کے پانی میں وہ خاصیت نہیں پائی جاتی جو صاف پانی میں موجود ہوتی ہے یعنی پھلوں سے نکلا ہوا پانی اعضائے وضو کے مسامات کو اس انداز میں نہیں کھول سکتا ہے جس طرح

صاف پانی کھولتا ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے نہیں ہیں وضو کے طبی فوائد پھلوں کے پانی سے حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ وضو میں دھوئے جانے والے اعضاء پر پانی بہانے کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ اعضائے وضو کو صاف رکھا جائے میل کچیل، پسینہ، موسمی اثرات، کام کے دوران لگنے والے ذرات کو صاف کیا جائے، صاف پانی ان امور پر ٹھیک طریقے سے پورا کر دیتا ہے پانی کی طبعی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ جسم کے مسامات میں گھس کر انہیں تازگی بخشتا ہے، سختی کو توڑتا ہے، میل کچیل کو صاف کرتا ہے، صفائی کے بعد جسم سے از خود خشک ہو جاتا ہے جس قدر جسم کی ضرورت ہوتی ہے اتنا جذب ہو جاتا ہے پانی ہوا کی مدد سے خشک ہو جاتا ہے جبکہ پھلوں کے جوس، درختوں کے سے نکلا ہوا پانی ان اوصاف کا حامل نہیں ہوتا، درختوں سے نکلا ہوا پانی بہت سے نمکیات، وٹامنز، ان کے علاوہ دیگر اجزاء کا مجموعہ ہوتا ہے، انسانی جسم پر ڈالنے سے مٹھاس یا چپ چپا پن کی ایک تہ جمادیتا ہے، مسامات کو کھولنے کے بجائے بند کر دیتا ہے، نفاست پسند طبیعت اس سے کراہت و گھٹن محسوس کرتی ہے، اسلامی طرز زندگی میں کوئی بھی ایسا عمل نہیں جس سے طبیعت نفیہ کراہت محسوس کرے۔

وضو کی تکمیل ایمان کی نشانی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا واپس جاؤ خوب عہدگی سے وضو کرو۔ کتاب کا نام: سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر: 665

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کی اطلاع نہ دوں کہ جو گناہوں کو مٹائے اور درجات میں بلندی کا سبب بنے۔ وہ وضو کو

مکمل انداز میں کرنا ہے اور مسجد کی طرف زیادہ قدموں کا اٹھایا جانا ہے، ایک نماز سے دوسری نماز کے لئے انتظار کرنا ہے۔ اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینا ہے [بخاری ۶۵/۱ صحیح مسلم ۲۱۹/۱، ابن حبان ۳/۳۱۳ ترمذی ۲/۱ تفسیر القرطبی ۴/۳۲۳ بن کثیر فی التفسیر ۴/۴۵۵] ایک جگہ ہے فرشتے نمازی کے لئے یوں دعا کرتے ہیں: اللھم اغفر لھ اللھم ارحمھ [مجمع الزوائد ۲/۱۳۳] یہ باتیں خطاؤں کو صاف کر دیتی اور مٹا دیتی ہیں [شعب الایمان ۱۶/۳] حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی [نماز کے بعد] اپنی پیشانی کو نہ [صاف] پونچھے کیونکہ جب تک اس کی پیشانی پر سجدہ کا اثر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں [خطیب فی التاريخ ۶/۱] احادیث کی شروحات میں بہت سے شواہد بیان کے گئے ہیں ان میں سے یہ بھی ہے، وضو کی تکمیل ایمان کی نشانی ہے اور الحمد للہ میزان کو بھرنے والا ہے اور تکبیر زمین و آسمان کے مابین خلاء کو پر کرنے والا اور صدقہ برہان اور صبر روشنی اور قرآن یا تو تیرے لئے جتہ ہے یا تجھ پر حجت ہے [الاحاد والمثنائی ۴/۵۳ جامع العلوم والحکم ۱/۲۱۲ مجمع الصحابہ ۲/۱۱]

وضو کی عدم تکمیل عذاب کا سبب ہے

وضو کو اچھی طرح کرو میں نے ایڈیوں کے بل لوگوں کو آگ میں جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ قال حدثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن یوسف بن ماہک عن عبد اللہ بن عمرو قال: تخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنا فی سفرۃ فادرکنا وقد ارھقنا العصر فجعلنا نتوضأ، ونمسح علی أرجلنا، فنادی بأعلى صوتہ: "ویل للأعقاب من النار" مرتین أو ثلاثاً۔ (صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۲۸،

۲۸، ۲۰، صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۲۵، سنن ابن ماجہ ص: ۳۵، سنن ابوداؤد ج: ۱ ص: ۱۳، سنن نسائی ج: ۱ ص: ۳۰، تفسیر ابن جریر ج: ۶ ص: ۱۳۳، ۱۳۴، صحیح ابن خزيمة ج: ۱ ص: ۸۳، ۸۴، صحیح ابو عوانة ج: ۱ ص: ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۵۰، طحاوی ج: ۱ ص: ۲۰، سنن بیہقی ج: ۱ ص: ۶۸، ۶۹، البغوی ج: ۱ ص: ۲۲۸، ابونعیم الاصبھانی ج: ۱ ص: ۶۵۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج: ۱ ص: ۲۶، مسند احمد ج: ۲ ص: ۱۹۳، ۲۰۱، ۲۰۵، ۲۱۱، ۲۰۶، سنن دارمی ص: ۹۵) "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، ہم وضو کر رہے تھے اور پاؤں پر تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر گویا مسح کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دو تین بار فرمایا: ہلاکت ہے ایڈیوں کے لئے آگ سے۔"

حضرت عائشہ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا، بھرپور وضو کرو، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ہلاکت ہے ایڈیوں کے لئے آگ سے۔ (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۲۳، ۱۲۵،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا صحابہ کرام کا عمل

حضرت عبدالرحمن بن ابی قرا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے وضو کا پانی لے لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے، آپ نے دریافت فرمایا کس چیز نے تمہیں اس فعل پر آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا "اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے" یہ سن کر مسرور ہوئے اور فرمایا جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے، اسے چاہئے کہ جب وہ بات

کرے تو ہمیشہ سچ بولے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو بغیر خیانت کے اسے واپس کر دے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک کرے (شعب الایمان بتقی - معارف الحدیث جلد اول)

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے) نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے بارہ میں جو رپورٹ دی ملاحظہ ہو۔

ترجمہ: اے لوگو! (اللہ کی قسم) میں بادشاہوں اور قیصر و کسری و نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں؛ مگر بخدا! میں نے کبھی کہیں کسی بھی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اُن کی کرتے ہیں، حدیہ ہے کہ آپ کا تھوک بھی ان کے ہاتھ پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا کرتے ہیں، جب ان کو کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ اس کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں، جب آپ وضو کرتے ہیں تو آپ کے مستعمل پانی کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہیں، جب آپ گفتگو فرماتے ہیں تو عظمت کے پیش نظر آپ کے سامنے اپنی آواز کو پست کر لیتے ہیں، وہ آپ کی طرف تیز نظر سے دیکھتے تک نہیں۔ گلدستہ احادیث جلد نمبر 4 صفحہ نمبر: 390 (بخاری/ص: ۷۹۳/المجلد الاول/باب الشروط فی الجہاد والمصالحتہ)

جب انسان میں فطری صفات ابھرتی ہیں تو اسے پاکی میں لذت ملتی ہے، ناپاکی کی حالت میں بے چینی رہتی ہے جب باطنی طور پر یہ صفات ابھرتی ہیں تو تکمیلی طور پر صلہ رحمی، معاشرتی طور پر بہترین صفات کا ظہور ہوتا ہے، حق و راستی کا صدور عمل میں آتا ہے جھوٹ، فریب بندوں کے حقوق سے روگردانی جیسی قبیح عادات سے نفرت ہونے لگتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں ”جن بندوں بہیمیت کے سفلی تقاضوں سے مغلوب ہو کر اپنے لطیف روحانی احساسات کو فنا نہیں کر دیا ہے وہ حدیث کی حالت میں اس

باطنی گندگی اور ظلمت کو بھی محسوس کرتے ہیں اور یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ وضو سے یہ کیفیت زائل ہو کر ایک روحانی پاکیزگی و نورانیت پیدا ہو جاتی ہے“ (بحوالہ معارف الحدیث)

با وضو سونے کی فضیلت۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ نماز والا وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ۔ خلاصۃ الأحکام (122/1) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ حضرت عمر بن حریث فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ پاکی کے ساتھ سونا ایسا ہے گویا روزہ دار نے قیام کر لیا۔ کنز العمال (337/15)

، امام بخاری و مسلم حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

((اِذَا اَتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضَأُكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتَ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتَ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَضْتَ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاجْتَأْتَ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ،

جب تم اپنے بستر پر آؤ تو پہلے نماز والا وضو کرو اور پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو: اے اللہ میں نے اپنی نفس و جان آپ کے سپرد کر دی، اور اپنا چہرہ آپ کی طرف پھیر دیا، اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا، اور اپنی پشت آپ کی طرف جھکا دی، آپ لا ملجأ ولا منجأ الا الیک، امنت بکتابک الذی انزلت، ونبیک الذی ارسلت واجعلهن آخر ما تقول)) سے امید و رغبت اور آپ کے خوف و ڈر کے ساتھ نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ کوئی نجات کی جگہ سوائے آپ کے، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جسے آپ نے نازل کیا اور ان نبی پر جنہیں آپ نے بھیجا، اور ان کلمات کو تم اپنی آخری گفتگو بنا لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نیند کی حالت میں ارواح اللہ کے دربار میں حاضری دیتی ہیں اگر وہ پاکی کی حالت میں ہوئی تو اسے عرش کے نیچے سجدہ کرنے کی اجازت مل جاتی ہے، اور اگر ناپاکی کی حالت میں ہوئی تو اسے سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ملتی۔ اسی طرح کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مری ہے (نوادر الأصول فی أحادیث الرسول (3/116) ابو عبداللہ کہتے ہیں وضو سے حاصل کی گئی طہارت قرب خداوندی کا سبب ہے اور اس کی برکت سے عرش تک رسائی ہو جاتی ہے اور سجدہ کی توفیق مل جاتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کی تحقیق۔

اور نفس انسانی کی یہ طہارت کی حالت ملاء اعلیٰ یعنی ”ملئکۃ اللہ“ کی حالت سے بہت مشابہت و مناسبت رکھتی ہے کیوں کہ وہ دائمی طور پر بھی آلودگیوں سے پاک و صاف اور نورانی کیفیات سے شاداں و فرحاں رہتے ہیں اور اسی لئے حسب امکان طہارت و پاکیزگی کا اہتمام و دوام انسانی روح کو ملکوتی کمالات حاصل کرنے اور الہامات و منامات کے ذریعے ملاء اعلیٰ سے استفادہ کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ اور اس کے برعکس جب آدمی حدث اور ناپاکی کی حالت میں ڈوب رہتا ہے تو اس کو شیاطین سے ایک مناسبت و مشابہت حاصل ہو جاتی ہے اور شیطانی وساوس کی قبولیت کی ایک خاص استعداد اور صلاحیت اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی روح کو ظلمت گھیر لیتی ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ص ۵۴ ج ۱)

شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ طہارت اور حدث دراصل انسانی روح اور طبیعت کی مذکورہ بالا دو حالتوں کا نام ہے اور ہم جن چیزوں کو حدث یا ناپاکی اور طہارت یا پاکیزگی کہتے ہیں وہ دراصل ان کے اسباب و موجبات ہیں اور شریعت ان ہی اسباب پر احکام جاری کرتی ہے اور انہی سے بحث کرتی ہے۔

امید ہے کہ طہارت کی حقیقت اور روح انسانی کے لئے اس کی ضرورت و اہمیت

سمجھنے کے لئے شاہ صاحب کا یہ کلام ان شاء اللہ کافی ہوگا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ طہارت و پاکیزگی شریعت کا پورا چوتھائی حصہ ہے۔ پھر اسی کتاب ”حجۃ اللہ البالغہ“ کے ایک دوسرے مقام پر جہاں طہارت کے احکام اور ان کے اسرار ہی کا بیان ہے فرماتے ہیں: طہارت کی تین قسمیں ہیں، ایک حدث سے طہارت (یعنی جن حالتوں میں غسل یا وضو واجب یا مستحب ہے۔ ان حالتوں میں غسل یا وضو کر کے شرعی طہارت و پاکیزگی حاصل کرنا ”معارف الحدیث جلد 3-4 صفحہ نمبر: 26

با وضو سونے والی کی حاجت پوری ہوگی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ✖✖ ان جسموں کو پاک کرو اللہ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوئے یقیناً ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ جب بھی وہ شخص رات کے کسی وقت کروٹ بدلتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے۔ اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ با وضو سو یا تھا (الترغیب والترہیب کتاب النوافل 1/408، 409۔ حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر (3936)

وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھو تو تمہارا سب سے افضل عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام ایمان دار ہی کرتا ہے۔ سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر: 277۔ المطالب العالیہ محققاً (44/3)

وضو عذاب قبر سے حفاظت کا سبب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے، رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، فرمایا میں نے رات عجیب ماجرا دیکھا ہے، میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو دیکھا اسے عذاب قبر دیا جانے لگا تو وضو نے آگے بڑھ کر اسے بچا لیا، اسی طرح میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قبر میں عذاب کے فرشتوں سے ڈرا ہوا ہے نماز نے آگے بڑھ کر اسے بچا لیا (الترغیب والترہیب لقوام السنة (305/1))

وضو اور جنت۔

عن جابر بن عبد اللہ - رضی اللہ عنہ - قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مفتاح الصلاة الوضوء، ومفتاح الجنة الصلاة) حضرت جابر بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کی چابی وضو ہے اور جنت کی چابی نماز ہے۔ (الترغیب والترہیب لقوام السنة (19/3))

وضو کے طبی فوائد

اسلام ایک فطری طریق زندگی اور لائحہ عمل کا نام ہے اس کی نگاہ میں انسانی صحت بیش قیمت ہے اپنے احکام پورے کرانے سے پہلے اپنے ماننے والوں کو صحت مند دیکھنا چاہتا ہے تاکہ عبادت اور اس کے احکامات کی تکمیل میں انسان کی صحت کے اندر نشاط و رغبت رہے ہر قسم کی سستی و کاہلی اور ان کے اسباب کا سد باب کرتا ہے۔ بے دھیانی، سستی و کاہلی، کو اسلام پسند نہیں فرمایا۔ ان چیزوں سے پیغمبر اسلام نے پناہ مانگی ہے۔ نشاط و رغبت پیدا کرنے کے لئے جن اسباب کی ضرورت محسوس ہوئی اسلام نے انہیں اپنے طریق و عمل کا حصہ بنا دیا۔ احادیث مبارکہ میں کثرت سے سستی کاہلی، بزدلی، خوف کی حالت، غم و حزن سے پناہ مانگی گئی ہے (دیکھئے ہماری دوسری کتاب تعوذات)

وضو کا عمل بیدار و ہونے کے بعد ہو یا دنیا کی مصروف زندگی سے بچائے ہوئے کچھ لمحات

ہوں۔ وضو دونوں حالتوں میں فرض ہے اس کے اثرات بھی ہر دو حالتوں میں نمایاں ظاہر ہوتے ہیں۔ وضو عبادت بالخصوص نماز کے لئے ضروری ہے وضو کے لئے جن اعضاء کو دھونا پڑتا ہے بلڈ پریشر کا ان سے بہت گہرا تعلق ہے۔ منہ دھویا جاتا ہے۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جاتا ہے سر اور گردن کا مسح کیا جاتا ہے اس کے بعد پاؤں دھوئے جاتے ہیں۔ انسان زندگی میں بہت سے مسائل سے نبرد آزما رہتا ہے، کثرت افکار نے ہر دوسرے انسان کو نفسیاتی مریض بنا کر رکھ دیا ہے۔

وضو اور تخلیقی صلاحیت کی بیداری

شیخ احمد دیدات لکھتے ہیں "اس سلسلے میں امریکی پروفیسر ڈاکٹر شاہد اطہر ایم ڈی نے بجا لکھا ہے! جب ہم وضو کرتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں میں سے نکلنے والی شعاعیں ایک حلقہ بنا لیتی ہیں جس کے نتیجے میں ہمارے اندر دور کرنے والا برقی نظام تیز ہو جاتا ہے اور برقی رو ایک حد تک ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس عمل سے ہاتھ خوبصورت ہو جاتے ہیں، صحیح طریقے سے وضو کرنے سے انگلیوں میں ایسی چمک پیدا ہو جاتی ہے جس سے آدمی کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو کاغذ یا کیبنوس پر منتقل کرنے کی خفیہ صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں (اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں ص 293) 6

وضو سے جسمانی صحت پر بہترین اثرات

اللہ کا بندہ جب وضو کرتا ہے تو مسواک کے علاوہ چہرہ بھی دھو رہا ہوتا ہے، ناک میں پانی بھی ڈالتا ہے کلی بھی کرتا ہے کانوں اور گردن کا مسح بھی کرتا ہے۔ اور دن میں پانچ مرتبہ کرتا ہے۔ میڈیکل سائنس نے بتایا کہ انسان کی گردن والے حصے میں سارے الیکٹرون (Electron) ہیں انسان کے دماغ کی ساری نروز (Nerves) ایک بنڈل کی شکل میں گردن کے پچھلے حصے سے گزر کر ریڑھ کی ہڈی میں اور وہاں سے پورے جسم میں پھیل رہی

ہیں اس لئے گردن کا پچھلا حصہ بہت ہی اہم اور حساس ہوتا ہے اور مسلسل خشک رہنے سے بعض اوقات ان پٹھوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور اس تناؤ کی وجہ سے نروز کے اوپر اثر پڑتا ہے۔ لہذا ڈاکٹر ز کہتے ہیں کہ دن میں ایک دو دفعہ نہالیا کرو اللہ و اکبر! انہوں نے پانی لگانے کا طریقہ تو اب سوچا اور وضو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کرنے کا چودہ سو سال پہلے بتا دیا یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس جگہ کو خشک نہ ہونے دو۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ سائنس ترقی کر کے جہاں پہنچتی ہے وہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان پہلے سے ہوتے ہیں۔ اللہ کی شان دیکھیں کہ وضو کے وقت ہمیں پتا ہی نہیں چلتا اور کئی جگہ سے آلودگی آرہی ہوتی ہے اور وہ صاف ہو رہی ہوتی ہے اگر ہم اپنی جلد کو دن میں سائنس کے مطابق ایک مرتبہ دھوئیں تو اتنا محفوظ طریقہ نہیں اور اگر سنت کے مطابق پانچ مرتبہ وضو کر لیں تو یہ موسٹ ہائجینک وے آف لونگ (most hygienic way of living) ہوگا۔ یہ حفظانِ صحت کا بہترین طریقہ ہوگا۔ یعنی اپنے ننگے رہنے والے اعضاء کو دن میں پانچ مرتبہ دھویا تو فائدہ کسکو ہوا؟ انسان کو اور سنت کس کی پوری ہوئی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ملا جیون اور شاہ جہاں کی حکایت

فرمایا کہ شاہ جہاں کے وقت میں بعض علماء نے فتویٰ حلت حریر کا دے دیا تھا مگر بادشاہ کو اعتبار نہ ہوا وجہ یہ بیان کی کہ میدان جنگ میں حریر جائز ہے اور مومن عزم جنگ میں ہوتا ہے اور عزم قائم مقام فعل کے ہے مگر بادشاہ کو اطمینان نہ ہوا ملا جیون کے پاس فتویٰ بھیجا انہوں نے کہا کہ جامع مسجد میں جواب دوں گا ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ مفتی اور مستفی دونوں کافر ہیں بادشاہ کو بہت غصہ آیا قتل کا ارادہ کیا عالمگیرؒ نے ملا جیون کو خبر دی کہ پتہ بھی ہے قتل کا حکم ہو گیا ہے فرمایا کہ اچھا ہم بھی تیار ہیں ہتھیار باندھے پانی لے کر وضو کیا کیونکہ وضو مومن کا ہتھیار ہے شاہ جہاں کو عالمگیرؒ نے جا کر کہا کہ وہ بھی تیار ہو رہے ہیں وضو کر کے

تباہ ہو جاؤ گے ملک برباد ہو جائے گا ڈر گیا اور کہا کہ اب کیا تجویز کریں کہا تو بہ کرو اور ہدیہ ان کی خدمت میں روانہ کرو اور مجھ کو ساتھ بھیجو ایسا ہی کیا تب وہ راضی ہوئے۔ ملفوظات حکیم الامت جلد 26 - صفحہ نمبر: 176

ایک خاص مضمون۔ وضو کے طبی و جسمانی فوائد پر۔

حکیم انقلاب محمد صابر ملتانی لکھتے ہیں۔ فصد حجامہ، کچھنے، سنگیاں کچھوانا، ماش، نکور، پلستر، حمام یا شویا وغیرہ جی مختلف (علاجی) تدابیر ہیں، میری ذاتی رائے میں اسلام نے جو وضو کی تعلیم دی وہ بھی علاج بالا مالہ میں داخل ہے (تحقیقات سوزش و اورام 23)

وضو ریفلیکسو تھراپی کرتا ہے

انسانی جسم کو پانی کی پھوار کے ذریعے سکون مہیا کیا جاتا ہے۔ اب تحقیقات سے بھی یہ ثابت ہوا ہے کہ مسلمان جو وضو ہر نماز سے قبل کرتے ہیں اس کے سبب ان کی ریفلیکسو تھراپی ہوتی ہے جو ان کے اعصاب پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ وضو، اچھی صحت کا بہترین راز۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے ”اے ایمان والو! جب تم نماز ادا کرنے کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور بازوؤں کو کہنی تک اچھی طرح دھو لیا کرو اور اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو بھی ٹخنوں تک اچھی طرح دھو لیا کرو۔“ قرآن کریم کی اس آیت کی معرفت سے ابھی ماضی قریب میں ہی دنیا نے جسمانی طہارت یعنی غسل و وضو کی برکات کو پہچانا ہے۔ وہ ممالک جو ترقی یافتہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں انہوں نے بھی تقریباً پچھلے 90 سال سے چہرے اور جسم کو دھونا شروع کیا ہے۔ جبکہ مسلمان اس نعمتِ عظیمہ سے 1400 سال سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سائنسی حقائق پر علم حیاتیات کے ماہرین نے پچھلے 30 سالوں میں کئی دریافتیں کی ہیں اب سائنس کی تحقیق دیکھتے ہیں کہ وضو سے کس طرح انسانی

صحت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ وضو کے بنیادی تین اہم فوائد ہیں۔

(1) خون کی شریانوں کے عمل پر وضو کے اثرات:

خونی شریانوں کے عمل کا نظام دو بڑے اصولوں پر قائم ہے۔ پہلا اصول یہ ہے کہ دل سے صاف خون جسم کے ہر خلیے تک پہنچانا۔ دوسرا اصول استعمال شدہ خون دل تک واپس پہنچانا ہے۔ اگر ایک بار یہ دو طرفہ نظام درہم برہم ہو جائے تو خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اس عمل کو سائنسی زبان میں (Diastolic) ڈائسٹالک کہتے ہیں۔ اس عمل کے نتیجے میں انسان کی عمر میں کمی اور موت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ تازہ خون لے جانے اور استعمال شدہ خون واپس لانے کا کام خون کی شریانوں کرتی ہیں۔ یہ لچکدار ہوتی ہیں اور دل سے نکل کر سارے جسم میں پھیلی ہوتی ہیں۔ جیسے جیسے ان کا فاصلہ دل سے بڑھتا جاتا ہے یہ اس قدر پتلی ہوتی جاتی ہیں۔ اگر یہ باریک نہیں سخت ہو کر اپنی لچک کم کر دیں نتیجے میں دل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ یہ عمل شریانوں کا سخت ہونا کہلاتا ہے۔ زیادہ تر یہ عمل ان نسون میں ہوتا ہے جو دل سے دور ہوں جیسے دماغ، پاؤں اور ہاتھوں میں موجود نسیں، سکڑنے کا یہ عمل کم رفتاری سے شروع ہو کر وقت کے ساتھ تیزی سے بڑھتا ہی جاتا ہے۔ لیکن روزمرہ زندگی میں ایک خاص چیز ہے جو خون کی نالیوں کو پھیلنے اور سکڑنے کی ورزش کروا کر ان کی لچک برقرار رکھتی ہے۔ وہ پانی ہے۔ گرم پانی دل سے دور خون کی نالیوں کو کھول کر یا چوڑا کر کے لچک مہیا کرتا ہے اور ٹھنڈا پانی ان کو سکڑنے کے عمل سے گزارتا ہے۔ اس ورزش کے نتیجے میں وہ غذائی مادے جو نسون میں خون کی سست گردش سے جم جاتے ہیں وہ دوبارہ خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس عمل سے خون کا دورانیہ مناسب رہتا ہے اور انسان مکمل صحت مند رہتا ہے۔ تو مسلمان یہ کمی وضو کے ذریعے پوری کرتے رہتے ہیں۔ وضو کی برکات سب سے زیادہ اس شخص کی صحت پر نظر آتی ہیں جو بچپن

سے اس کا عادی ہولہذا اپنے بچوں کو خصوصی طور پر اس کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔

(2) وضو کا بیماریوں کے خلاف نظام کو مستعد رکھنا:

خون میں گردش کرنے والے خلیے دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) سرخ خلیے (۲) سفید خلیے، سفید خلیوں کو گردش میں رکھنے والا نظام، اس نظام سے دس گنا زیادہ باریک ہے جو کہ سرخ خلیوں کو گردش میں رکھتا ہے۔ اس بے رنگ مادہ کو ہم کسی چھوٹے زخم یا خراش کے کناروں سے رستہ ہوا دیکھ سکتے ہیں۔ جب بھی کوئی خطرناک جراثیمہ انسانی جسم پر حملہ آور ہوتا ہے تو جسم میں موجود سفید خلیوں کا نظام اسے تباہ کر دیتا ہے۔ انسان میں بیماریاں اس وقت عام ہوتی ہیں۔ جب یہ نظام کمزور ہو کر سکڑ جاتا ہے۔ یہ نظام سائنسی اصطلاح میں (Lecu) Cocytis لیکوسائٹس کہلاتا ہے۔ گردش میں رہنے والا یہ نظام کسی طرح پھیلتا اور سکڑتا ہے۔ اگر یہ زیادہ سکڑ جائے تو جسم کے جن حصوں تک اس کی پہنچ نہ ہو ان پر بیماریاں حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ یہ نظام بھی وضو کے ذریعے متحرک رہتا ہے اور تقویت پاتا رہتا ہے۔ جس سے انسانی جسم کا دفاعی نظام بیماریوں کا اچھی طرح مقابلہ کرتا ہے۔

(3) وضو اور جسمانی طاقت بکلی

انسانی جسم میں بجلی یا برق کی ایک خاص مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس خاص توازن میں جو اشیاء خلل ڈالتی ہیں وہ فضائی حالات اور پلاسٹک سے بنی ملبوسات و اشیائے ضروریات شامل ہیں۔ جب اس خاص توازن میں کمی یا زیادتی سے فرق آتا ہے تو اس برق کا جلد کے نیچے موجود چھوٹے چھوٹے خلیوں پر اثر پڑتا ہے۔ نتیجتاً وہ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انسانی جلد پر جھریاں پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر چہرہ اس کی زد میں آتا ہے اور یوں انسان وقت سے پہلے بوڑھا نظر آنے لگتا ہے۔ چہرے کی خوبصورتی اور تروتازگی کے لیے ناجانے کیا کیا ڈھونگ اور ٹونکے آزمائے جاتے ہیں اور مہنگی مہنگی کریمیں خرید کر

استعمال کی جاتی ہیں تاکہ چہرے کی رونق بحال ہو سکے۔ چہرے کو اس برقی نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیے وضو ایک عمدہ حل ہے۔ وضو کے ذریعے برقی توازن برقرار رہتا ہے اور یہ نظام سکڑنے سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی لیے تو آپ جان چکے ہوں گے کہ نمازیوں کے چہرے تروتازہ کیوں رہتے ہیں؟ جو شخص وضو کا عادی ہو وہ باقی لوگوں سے زیادہ صحت مند اور خوبصورت جلد کا مالک ہوتا ہے۔ جو خوبصورتی کروڑوں خرچ کیے واپس نہیں لائی جاسکتی، وہ وضو کے ذریعے مفت میں مل جاتی ہے۔ یہ وضو کے جسمانی فوائد ہیں اور روحانی فوائد تو بے شمار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر وقت با وضو رہنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس لیے آج سے ہی اپنے آپ پر لازم کر لیجیے کہ ہر وقت با وضو رہنا ہے۔

چہل احادیث

وضو کے فوائد احادیث کی روشنی میں

(1) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو وضو

کو اچھی طرح کرے تو اس کی خطائیں جسم سے نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے تک سے صفائی ہو جاتی ہے (صحیح مسلم باب خروج الخطایا مع الماء 149/1 مستخرج ابی عوانہ باب الترغیب فی الوضوء 311/1 مصنف ابن ابی شیبہ 15/1) وضو کی تکمیل پر کیا اجر ملتا ہے احادیث کی روشنی میں دیکھئے یا پھر جدید انداز میں کئے گئے تبصروں پر نگاہ کیجئے نتیجہ ایک جیسا ہی نکلتا ہے۔

(2) حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جب کوئی شخص اٹھ کر وضو کرنا شروع کرتا ہے، اس کا ارادہ نماز ادا کرنے کا ہوتا ہے، وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پہلے پانی کے قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی وہ خطائیں معاف ہو جاتی ہیں جو ہاتھ سے ہوئیں۔ پھر وہ کلی کرتا اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس سے وہ خطائیں دور ہو جاتی ہیں جو زبان یا ناک کی وجہ سے سر زد ہوئیں تھیں، یہ پانی کے پہلے قطرہ گرنے سے پہلے معاف ہو جاتی ہیں، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کی وہ سب خطائیں جو اس نے سننے یا دیکھنے سے کی ہوتی ہیں، پانی کے پہلے قطرہ گرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد جب بازوؤں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ تمام گناہوں سے پاک ہو چکا ہوتا ہے گویا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے اس نے جنم لیا ہے، جب وہ نماز کے لئے قدم بڑھاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے ساتھ اس کا درجہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اگر وہ بیٹھتا ہے تو سلامتی کے ساتھ بیٹھتا ہے (جامع

الاحادیث 419/10 مسند احمد 263/5)

(3) دوسری حدیث میں بھی اتنا ہی کچھ منقول ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ہر قسم کے گناہ جو سننے سے ہوئے ہوں یا دیکھنے سے یا پکڑنے چلنے سے ہوئے ہوں، سب معاف ہو جاتے ہیں (المعجم الکبیر لطبرانی 123/8 مسند احمد 252/5)

(4) وہ جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھتا ہے تو گناہوں سے صاف ہو چکا ہوتا ہے (المسند الموضوعی عن جامع الکتاب العشر 51/5)

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے باتیں نہ بتاؤں جو خطاؤں کو مٹائیں اور درجات کی بلندی کا سبب بنیں! ہم نے کہا کیوں نہیں؟ ضرور بتائے اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا وضو کو پورے طریقے سے کرنا۔ مسجد کی طرف زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر جانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر رہنا اور رباط قائم کرنا یعنی اطاعت پر اپنے نفس کو روکنا (صحیح مسلم باب فضل اسباغ الوضوء 151/1 سنن ابن ماجہ)

اسباغ الوضوء کا معنی علماء نے یہ لکھا ہے کہ ہر عضو کو دھونے کے بارہ میں پورا پورا حق ادا کیا جائے پوری طرح اور تکمیل کے ساتھ دھویا جائے (اکثر من سنۃ فی ایوم واللیۃ صفحہ 4) دوسری جگہ لکھا ہے کمال و اتمام کو اس طرح کیا جائے کہ سنت پوری ہو جائے (فقہ الادعیۃ والاذاذ 3/116)

(6) حضرت عثمان بن عفان سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے وضو پورے طریقے سے مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز تک گناہوں کی کفارہ بن جاتی ہے (صحیح مسلم باب فضل الوضوء 143/1، سنن ابن ماجہ 156/1)

(7) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے عملوں میں بہترین عمل نماز کا ہے، وضو کی حفاظت مومن کے علاوہ دوسرا نہیں کرتا (اسنن الکبریٰ بیہقی باب فضیلة الوضوء 82/1 سنن الدارمی 174/1)

(8) رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے (الترغیب والترہیب 98/1) بعض نے اسے بزرگوں کا قول بتایا ہے۔

(9) ایوب و عطاء سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے خلال کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے، جو خلال وضو میں کیا جاتا ہے اور کھانے کے بعد کیا جاتا ہے (الترغیب والترہیب 103/1 جامع الاحادیث حرف الحاء 12/94، المعجم الکبیر لطبرانی 4/177 مسند احمد

(509/28) ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے وضو میں خلال انگلیوں اور دانتوں میں کیا جاتا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ 15/1)

(10) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو پورے طریقے سے کرو، انگلیوں کا خلال کرو، غرارے کرو ہاں اگر روزہ ہو تو (کلی پر اکتفاء کرو) المستدرک علی الصحیحین للحاکم (248/1)

(11) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے (بخاری 87/1 سنن ترمذی 88/1، شرح السنۃ للبخاری 188/1)

(12) حضور ﷺ اس وقت کوئی کام نہ کرتے تھے جب تک وضو نہ فرمالیں (تفسیر ابن کثیر)

(13) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے نصیحت فرمائی اے انس! وضو کو مکمل طریقے سے کرو یہ تیری عمر میں اضافے کا سبب بنے گی، چاشت کی نماز ادا کر یہ پہلوں کی اواین ہے۔ سلام کر جس امتی سے بھی ملاقات ہو یہ تیری نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہے، چھوٹوں پر شفقت کر یہ قیامت کے دن آسانی کا سبب بنے گی۔

"شعب الایمان (191/11) مسند البزار = البحر الزخار (12/14)

(14) رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو داڑھی کو ڈھانپنے ہوئے دیکھا، فرمایا اسے کھول دے یہ بھی چہرے کا حصہ ہے (جامع الاحادیث 202/17 کنز العمال 519/7)

(15) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے راوی کہتا ہے، آپ نے منہ دھوتے وقت تین بار داڑھی کا خلال کیا پھر فرمایا جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا تھا (ترمذی)

(16) حضور ﷺ وضو کرتے وقت چلو میں پانی لیکر اپنی داڑھی میں خلال فرماتے اور

ارشاد فرماتے مجھے میرے رب نے اسی طرح حکم فرمایا ہے (ابوداؤد السنن الکبریٰ بیہقی 54/1 شرح السنہ للبیہقی 176/1 مسند ابی یعلیٰ 259/7)

(17) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت وضو کے نشانوں کی وجہ سے چمکتے ہوئے اعضاء سے آئے گی، پس تم میں جس سے بھی ہو سکے اپنی چمک کو دور تک لے جائے (بخاری باب فضل الوضوء 62/1 مسلم 149/1 سنن ابن ماجہ باب صفۃ امہ محمد ﷺ 1421/2)

(18) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو وہاں تک زیور پہننا جائیں گے جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچا ہوگا (بخاری 2220/5 مسلم ۲۳۲ مستخرج ابی عوانہ 230/1)

(19) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو بسم اللہ اللھم أسألك تمام الوضوء وتمام الصلاة وتمام رضوانك وتمام مغفرتك فهذا زكاة الوضوء "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال، نماز کمال، تیری خوشنودی کا کمال، اور تیری مغفرت کا کمال، یہ دعا وضو کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔۔ کنز العمال (469/9) التحف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ (413/3) المطالب العالیۃ محققاً (675/10)

(20) آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا لیکن پاؤں کی ناخن برابر جگہ خشک رہ گئی آپ ﷺ نے فرمایا لوٹ جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو (صحیح مسلم 147 سنن ابن ماجہ 218/1 معرفۃ السنن والآثار بیہقی 240/1)

(21) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: طہارت نصف ایمان ہے۔ اور الحمد للہ نیکیوں کے پلڑے کو بھر دیتا ہے۔ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمان وزمین میں موجود خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ برہان اور وضو روشنی ہے، قرآن

تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے، ہر شخص روزانہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، یا تو وہ اپنے آپ کو آزاد کرا لیتا ہے یا پھر ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے (سنن الدارمی 1174/1 المعجم الکبیر لطبرانی 284/3 مسند احمد بن حنبل 370/5)

(22) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ درست راستہ اختیار کرو ایک دوسرے کے قریب رہو تمہارا سب سے بہتر عمل نماز پڑھنا ہے اور مومن ہی وضو کی حفاظت کر سکتا ہے (سنن الدارمی 174/1 سنن الکبریٰ بیہقی 82/1 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ 311/3)

(23) ابی ملیح اپنے والد سے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں فرماتے اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں کرتے (صحیح مسلم 140/1 سنن ابن ماجہ 100/1 سنن الدارمی 185/1 صحیح ابن حبان باب شروط الصلاۃ 605/4)

(24) حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں نماز کی کنجی وضو ہے اور اللہ اکبر کے ذریعہ نماز کا آغاز ہوتا ہے اور سلام کے ذریعہ نماز مکمل ہو جاتی ہے (سنن الدارمی، سنن ابن ماجہ 101/1 سنن ترمذی 1/8 سنن الدارقطنی 359/1)

(25) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مدی مقدار میں پانی کے ذریعہ وضو کر لیا کرتے تھے اور ایک صاع کی مقدار میں غسل کر لیا کرتے تھے (دارمی، سنن ابن ماجہ 99/1 سنن ترمذی 82/1 مسند البزار 264/5)

(26) عاصم اپنے والد جو نبو مشفق کے وفد میں شامل تھے کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل فرماتے ہیں جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کر لیا کرو (سنن دارمی 191/1 صحیح ابن حبان 332/3)

(27) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کپڑا ہوتا تھا

جب آپ وضو فرماتے تو اعضاء وضو کو اس کپڑے سے صاف فرماتے تھے (کنز العمال 470/9) جامع الأحادیث (169/25، بترقیمہ الشاملة ألیا)

(28) ابو عثمان بیان کرتے ہیں میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر جھٹکا اس کے تمام پتے جھڑ گئے، وہ کہنے لگے کیا معلوم نہیں کرو گے کہ میں ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا میرے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا، پھر ارشاد فرمایا جب مسلمان وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرنے کے بعد پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ گئے اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی 'دن کے دو کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز ادا کرو سے لیکر نصیحت حاصل کرنے والوں کے نصیحت ہے تک تلاوت فرمائی (سنن داری)

(29) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا، اس نے خطبہ سنا خاموشی اختیار کی اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے۔ سب گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں (مسلم 3/8 سنن ابن ماجہ 346/1 سنن ترمذی 371/2)

(30) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا تھا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں (مسلم وضو کا بیان)

(31) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لئے نکلے، وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں

(جماعت ہو چکی ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اتنا ہی ثواب دیں گے جتنا اس شخص کو ملا جس نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی، نمازی لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی (ابوداؤد السنن الکبریٰ بیہقی 69/3 شعب الایمان 69/3 مسند احمد 509/14)

(32) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور دو رکعتیں حضور دل سے ادا کیں، ان میں کہیں بھول بھی نہیں ہوئی تو اس کے اگلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں (سنن ابی داؤد 341/1 جامع الاحادیث 189/20 المعجم الکبیر لطبرانی 5249/33) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں جس شخص نے تمام آداب و شرائط کے ساتھ وضو کیا اور محض اجر و ثواب کی خاطر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو دوزخ سے ستر خریف کے برابر دور کر دیا جاتا ہے پوچھا گیا خریف کتنا ہوتا ہے؟ فرمایا سال کو کہتے ہیں (سنن ابی داؤد، جامع الاحادیث 192/20)

(34) زہری کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ شخص وضو کر رہا تھا وہ وضو میں چلو پر چلو پانی کا بھرے جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے اللہ کے بندے اسراف مت کرو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا ہاں! (کنز العمال 474/9) دوسری روایت میں چاہے تم نہر کے کنارے پر بیٹھ کر وضو کر رہے ہو (سنن ابن ماجہ 147/1) دوسری حدیث میں پانی کی مقدار کی وضاحت موجود ہے:- حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے (ایک مد ساڑھے چودہ چھٹانک کا ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے تین سیر دو چھٹانک کا ہوتا ہے) (سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر: 267)

(35) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور عمدگی سے کرے تو اللہ ہر قدم پر اللہ اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں

اور ایک خطا معاف کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے (سنن ابن ماجہ باب ثواب الطہور 102.1)

(36) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (قیامت کے دن) آپ اپنے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے؟ جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہوگا؟ فرمایا وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہو گئے جو کے اثرات کی وجہ سے (ابن ماجہ)

(37) وضو کا بچا ہوا پانی پینا مومن کے لئے ستر بیماریوں سے شفاء ہے ان میں ادنیٰ درجہ کی بیماری فکر و غم کی ہے (جامع الاحادیث 433/13 کنز العمال 308/9)

(38) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اس کی نماز اور مسجد کی طرف جانا اس کے لئے نفل ہو جاتا ہے (مسلم 142/1 مسند البزار 288/1 مستخرج ابی عوانہ 304/1)

(39) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے سخت سردی میں پوری طرح (ارکان و سنن کے ساتھ) وضو کیا اس لئے ایسا اجر ہے جو اس کی کفایت کر دے گا (کنز العمال 287/9 جامع الاحادیث 413/41، المعجم الاوسط للطبرانی 298/5)

(40) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے علی! وضو کو مکمل طور پر ادا کرو چاہے مشکل ہی کیوں نہ ہو، صدقہ کی چیزیں مت کھاؤ۔ اور نجومی لوگوں کے پاس نہ بیٹھو (غایۃ المتقصد فی زوائد المسند 2095/2)

وضو کو اس شخصہ کی محافظ ہے

من توضأ فأحسن الوضوء ذهب الإثم من سمعه وبصره، ویدیه ورجلیه، س فی الیوم والليلة (223: 3) عن هلال بن العلاء بإسناد الذی قبله (ح)

(10770) تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف (164/8) جامع المسانید والسنن (606/6) جسے بہتر انداز میں وضو کیا تو اس کی خطائیں سننے سے، دیکھنے سے، ہاتھ یا پاؤں سے سرزد ہوئی ہوں معاف ہو جاتی ہیں۔

الحمد للہ اسلام کے متبعین کو اللہ نے ایسی نعمت سے نوازا ہے جو کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے نصیب میں نہیں ہوئیں۔ غور کیجئے انسان پانچ حسوں سے کام لیتا ہے۔ انسان کی پانچ حسین کام کرتی ہیں۔ دیکھنا، سننا، چکھنا، چھونا، سونگھنا۔ وغیرہ سب کی سب انسانی چہرہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ دیکھنے کے لئے آنکھیں۔ چھونے کے لئے ہاتھ۔ سونگھنے کے لئے ناک وغیرہ سب حواس وضو میں دھلتے ہیں اور ان کا مساج ہوتا ہے۔ زبان بولنے کے لئے ہوتی ہے اگر اس کی رگوں میں سوچ آجائے یا پھر بلغمی رطوبات بڑھ جائیں جن کی وجہ سے زبان پھول کر بولنے سے قاصر ہو جائے۔ مسواک اور کلی اس کا بہترین حل ہے۔ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ مسواک فرما رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کناروں پر رکھ کر اہ راہ کر رہے تھے جیسے کوئی قے کرتے وقت آواز نکالتا ہے (سنن ابی داؤد)

حضرت شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں ”آدمی کے لئے مناسب ہے کہ مسواک کو منہ انتہائی اور آخری حصوں تک پہنچائے تاکہ سینہ اور حلق کا بلغم ختم ہو جائے اور خوب اچھی طرح مسواک کرنے سے قلاح (چھالے نما) جو منہ کی ایک بیماری ہے دور ہو جاتی ہے، آواز صاف ہوتی اور منہ سے عمدہ بو آنے لگتی ہے۔ اطباء اس بارہ اہتمام کرتے ہیں زبان کے اطراف اور کناروں پر صفائی کا خاص خیال رکھا ہے کیوں کھانے سے بچنے والے ذرات زبان کے اطراف میں جمع ہو جاتے ہیں، منہ کی گرمی سے یہ ذرات متعفن ہو کر جراثیموں کے لئے میدان عمل بن جاتے ہیں اور ان امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں جو خدا نخواستہ اگر لگ جائیں تو معالجن ا

نکے علاج سے عاجز آ جاتے ہیں اس لئے زبان کے اطراف میں مسواک کا پھیرنا طبی لحاظ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے (السواک 33 ذکر محمد علی البار)

ایک صاحب لکھتے ہیں: اور مسواک کرنا یہ عقل و بدن کے لئے بہت نفع بخش ہے اس لئے شریعت ان ہی چیزوں کو مشروع کرتی ہے جو عقل و بدن کے لئے مفید ہوں (طبلاء کے لئے اثر انگیز نصائح صفحہ 303)

سو گھنے کے لئے ناک اور خیشوم یعنی ناک کا بانسہ سانس لینے پھپھڑوں کو معتدل آکسیجن مہیا کرنے اور انسانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے سو گھنے کا عمل سرانجام دیتی ہے۔ کتب احادیث میں روایات پائی جاتی ہیں کہ ناک کو تین بار صاف کرنا سنت ہے، وضو میں ناک کو بھی صاف کیا جاتا ہے اس کی گندگی دور کی جاتی ہے، اسے جھٹکے سے صاف کیا جاتا ہے اس کے بعد کان اللہ تعالیٰ نے جہاں سننے کا عمل سرانجام دیتے ہیں وہیں پر انسانی توازن برقرار رکھنے کے بھی ذمہ دار ہیں۔ کانوں میں پردوں پر خشکی یا حد سے زیادہ رطوبتیں آجائے تو قوت سماعت پر برا اثر پڑتا ہے۔ کانوں کا مسح یعنی تازہ پانی سے ترکی ہوئی انگلی کانوں کے سوراخوں میں پھیری جاتی ہے، اس سے کانوں کی حس اعلیٰ درجہ میں کام کرنے لگتی ہے۔ کانوں کا تعلق دیگر اعضاء سے ہوتا ہے (جیسا کہ اسی کتاب میں مستقل بحث میں ذکر کیا گیا ہے)

جب پانچ وقت کانوں کو مناسب تری پہنچائی جاتی ہے تو کانوں کا عمل دیر تک اچھے انداز میں کام کرتا رہتا ہے۔ اس کے بعد گردن کا مسح انسانی گردن اور دماغ سے اگنے والی رگوں کو خاص مقدار میں تری پہنچانے کی وجہ سے ان کا اکٹراؤ کم ہو جاتا ہے۔ دماغ اور حرام مغز میں پر اس کا خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ رہی بات نگاہ کی تو اس بارہ میں لکھا جا چکا ہے کہ آنکھوں کے اندر پانی کے شفاف طراوت ان کی کارکردگی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ جب انسانی بھونیں تر ہوتی ہیں تو وہ رگیں تراوت حاصل کر لیتی ہیں جو آنکھوں کے مسلسل کام

کرنے کی وجہ سے تھکن کا شکار ہو جاتی ہیں۔

اکثر دیکھا ہوگا جب انسان تھک جاتا ہے یا پانی زیادہ دیر میں ملتا ہے تو جہاں وہ پانی پی کر تسکین حاصل کرتا ہے وہیں پر وہ اپنے آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ جب کہ پانی پینے سے اس کی پیاس بجھ گئی تھی آنکھوں اور بھوؤں پر پانی کے قطرات گرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ دراصل یہ ایک فطری عمل ہے جو انسان نادانستہ گی میں سرانجام دیتا ہے قصہ کوتاہ انسان پورے لوازمات کے ساتھ وضو کا عمل کرتا ہے تو گویا وہ حواس خمسہ کی ریفربش کرتا ہے کیا دیکھتے نہیں کہ حدیث پاک میں ہے جب انسان پورے طریقے سے وضو کرتا ہے تو اس کے سب گناہ دھل جاتے ہیں گویا کہ وہ آج کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ جس طرح گناہ معاف ہو گئے اسی طرح تمام حواس بھی تروتازہ ہو گئے۔ گویا کہ جس طرح بچے کے حواس بہتر انداز میں کام کرتے ہیں وضو کرنے والے کے حواس بھی اسی انداز میں کام کرنے لگتے ہیں جب تک حواس اور جسمانی قوتیں کام کرتی ہیں انسان محتاجی سے بچا رہتا ہے جس قدر انسانی قوی کمزور ہوتے جائیں گے انسان اتنا ہی محتاج ہو جاتا جائیگا ضروری نہیں کہ ہماری بات حرف آ کر ہو تحقیق کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا یہ محسوسات ہیں جو ہم نے اپنی 27 سالہ طبی زندگی میں کئے، کیا وہی چیزیں معتبر ہوتی ہیں جو بیگانوں سے درآمد کی جائیں وہ بھی انسان ہیں ہم بھی انسان ہیں اگر غیروں کے محسوسات و مشاہدات ہماری دلیل بن سکتے ہیں تو اپنوں کی تحقیق میں کیا حرج ہے؟ (محمد یونس شاہد میو)

وضو کی دعائیں

وضو شروع کرنے سے پہلے کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطٰنِ
وَ اَعُوْذُبُکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت رحمن و

رحیم ہے۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے چوکوں سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔۔

ہاتھ دھوتے وقت

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْيَمْنَ وَالْبَرَكَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشُّومِ وَالْهَلَاكَةِ۔
اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں سعادت اور برکت کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں نحست اور ہلاکت سے۔

کلی کرتے وقت

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ لَكَ وَالشُّكْرِ لَكَ
اے اللہ مجھے اپنی کتاب کی تلاوت اور ذکر و شکر کی کثرت پر امداد دیجئے۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت

اللَّهُمَّ أَرْحِنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَأَنْتَ عَنِّي رَاضٍ۔
اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سگھائیے اور آپ مجھ سے خوش رہیں۔

ناک سنکنے کے وقت

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ رَوَاحِجِ النَّارِ وَمِنْ سُوءِ الدَّارِ
اے اللہ! میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں دوزخ کی ہوا اور اس جیسے برے گھر سے۔

منہ دھوتے وقت

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وُجُوهُ أَوْلِيَائِكَ وَلَا تَسْوِدْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُ وُجُوهُ أَعْدَائِكَ۔ اے اللہ میرا چہرہ روشن کر (اس دن میں) جس دن آپ کے دوستوں کے چہرے روشن ہوں گے اور میرا چہرہ سیاہ نہ کیجئے۔

دایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت

اللَّهُمَّ أَعْظِنِي كِتَابِي بِسَمِيحِي وَحَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا۔
اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دیجئے۔ اور میرا حساب آسان کیجئے۔

بایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تُعْطِيَنِي كِتَابِي بِشِمَالِي أَوْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي
اے اللہ! میں اس سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے دیں۔

سر کا مسح کرتے وقت

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَبْعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ اللَّهُمَّ
اسْمِعْنِي مُنَادِيَ الْجَنَّةِ مَعَ الْأَبْرَارِ۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دیجئے جو
بات سن کر اچھائی کی پیروی کر لیتے ہیں اے اللہ مجھے نیکوں کے ساتھ جنت کی منادی
سنائیے۔

گردن کا مسح کرتے وقت

اللَّهُمَّ فَكِّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ۔
اے اللہ! میری گردن کو دوزخ سے آزادی دلائیے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں زنجیروں
اور طوقوں سے۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت

اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ۔ اے اللہ! میرے قدم کو اپنے
سیدھے راستے پر ثابت رکھئے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَزِلَّ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ أَقْدَامُ

الْمَنَافِقِينَ فِي النَّارِ . اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میرا قدم پل صراط پر پھسل جائے جس دن کے منافقوں کے قدم آگے میں پھسل جائیں گے وضو کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَاعْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي عَبْدًا صَبُورًا شَكُورًا. أَذْكَرُكَ ذِكْرًا كَثِيرًا أَوْ أَسْحَكَ بُكَرَةً وَاصِيلًا.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے کوئی ان کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ان کے بندے اور ان کے رسول ہیں۔ اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور حمد کرتا ہوں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے بہت برے عمل کئے ہیں اپنی جان پر ظلم کیا ہے آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کی طرف توبہ رجوع کرتا ہوں کہ آپ مجھے بخش دیجئے اور توبہ قبول فرمائیے بے شک آپ ہی توبہ قبول فرمانے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بناد دیجئے اور پاکوں میں بناد دیجئے اور اپنے نیک بندوں میں سے بناد دیجئے اور مجھے نہایت صبر اور شکر کرنے والا بناد دیجئے کہ میں آپ کا خوب ذکر کروں اور صبح و شام آپ کی پاکی بیان کروں۔ اس کے بعد تین بار سورہ انا انزلنا پڑھو۔۔ مترجم۔ تبلیغ دین مترجم اردو صفحہ نمبر: 265

وضو کے درمیان پڑھی جانے والی جامع دعا۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ

وَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي» مصنف ابن أبي شيبة (50/6) مسند أبي يعلى الموصلي (257/13)

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں فراخی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔ یہ دعائی جگہ پر منقول اور اسے پڑھنے کے مواقع بھی مختلف بیان کئے گئے۔ حضرت انور ہریرہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔ فرمایا ان کوئی چیز باقی چھوڑی ہے (یعنی اس جامع دعا کی موجودگی میں کوئی خیر باقی نہیں بچی)

کشاہدی رزق کا ایک مجرب عمل۔

رزق کی تنگی یا حالات کی ناسازگاری، یا پھر گھریلو پریشانیاں، زندگی کے دیگر امور میں راہ نہ ملنا وغیرہ میں وضو کرتے وقت جب درمیان میں پہنچے تو یہی دعا مانگے، ایک ہوتا ہے پڑھنا اور ایک ہوتا ہے مانگنا، عمومی طور پر دعائیں پڑھی جاتی ہیں مانگی نہیں جاتیں، جو انسان پڑھنے اور مانگنے کے باریک سے فرق کو سمجھ لے گا وہ مراد کو پا لے گا۔ اس دعا میں گناہوں سے معافی اور گھر میں وسعت اور رزق میں برکت اور تائید میں شمار ہونے کی تمنا ہے، ایسے لوگوں میں شمولیت کی جو ہر قسم کے گناہوں سے بری ہو کر پاکیزہ بن گئے ہوں۔ اس دعا کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو دیکھئے۔ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرْكُنَ شَيْئًا۔ سنن الترمذی ت شا کر (527/5) اب مانگنے کی کوئی چیز باقی رہ گئی ہے؟

اس دعا میں زندگی گزارنے کا ایک اہم نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ جب انسان کا گھر وسیع ہوتا ہے تو اس کی سوچ اور اس کے اعمال بھی وسیع ہوتے ہیں جب گھر مختصر ہو تو سوچ اور دائرہ عمل میں محدود رہتا ہے۔ اللہ نے جب بھی اپنے نعمتیں شمار کرائی ہیں ان میں وسعت کو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً جنت طلب کرنے والوں کے لئے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ

اس وسیع جنت کو طلب کریں جس کی چوڑائی آسمانوں جتنی ہے (القرآن)

ایک مشاہدہ

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے آپ دم کرتے وقت دم والی جگہ پر دست مبارک پھیرا کرتے تھے۔ حوالہ۔ کچھ لوگ ہر بات کو سائنس کی کسوٹی یا سائنس سے دیا گیا نام سے بہت زیادہ میلان رکھتے ہیں اس لئے گزارش ہے کہ جب مقام مرض پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے تو انگلیوں سے برقی شعاعیں نکل کر مقام مرض میں سرایت کر جاتی ہیں اگر بیماری ہو تو اس کے خلاف قوت مدافعت کو بیدار کرتی ہیں اور اگر بیماری کی علامات پیدا ہونے لگیں تو شروع ہی سے اس کی روک تھام کر دیتی ہیں۔ وضو میں انگلیوں کو بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے ان کے پوروں سے شفاء بخش شاخیں نکل کر ان اعضاء کے گرد ایک ہالہ بنا لیتی ہیں جو ایک مدت خاص تک ان اعضاء پر اثر رکھتی ہیں۔

کیا غسل کے بعد وضو کرنا چاہئے؟

ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ میں لکھا ہے ”وہو عدم مشروعة الوضوء بعد الاغتسال“، کہ غسل کے بعد وضو کرنا شرعی طور پر ضروری نہیں ہے (ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ 488/4) بے وضو ہونا چھوٹی ناپاکی ہے اور غسل کا واجب ہونا بڑی ناپاکی ہے جب انسان غسل کرتا ہے تو بڑی پاکی حاصل کرتا ہے ضمناً چھوٹی پاکی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ مسنون یہ ہے کہ غسل کرتے وقت جسمانی گندگی اگر لگی ہو تو اسے صاف کرنے کے بعد وضو کرے۔ اگر نہیں کرتا تو غسل وضو ہو جائے گا لیکن وضو کی نیت کے ثواب سے محروم رہے گا۔ البتہ غسل کے بعد وضو ٹوٹنے کی کوئی بھی علامات پیش آئیں تو وضو کرنا پڑے گا (موسوۃ احکام الطہارۃ 366/6)

وضو کے شرعی مواقع

وضو کے لئے چھ مواقع بیان کئے جاتے ہیں (1) دعا کے لئے وضو کرنا (2) سلام کا جواب دینے کے لئے وضو کرنا (3) سوتے وقت وضو کرنا (4) قرآن کی تلاوت کے لئے وضو کرنا (5) بڑے لوگوں امراء کی مجلس میں جانے سے پہلے وضو کرنا (6) فضیلت اور تجرید عبادۃ کے لئے وضو کرنا۔ بعض نیک لوگوں نے سات مقامات پر وضو کو مستحب قرار دیا ہے۔ نوافل کے لئے وضو کرنا۔ جنازہ کے لئے وضو کرنا۔ رفع حاجت کے بعد وضو کرنا۔ دیکھ کر قرآن کریم تلاوت کرنے کے لئے وضو کرنا۔ عیدین کے لئے وضو کرنا اسی طرح گرہن کے اوقات میں وضو کرنا۔ استنقاء کے لئے وضو کرنا (المسالک فی شرح مؤطاء مالک 2/8) سجدہ تلاوت کے لئے طواف کے لئے۔ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے۔ اذان کے لئے۔ اقامت کے لئے۔ خطبہ پڑھنے کے لئے۔ دینی علوم کی تعلیم کے لئے۔ وقوف عرفہ اور سعی صفا و مروہ کے لئے۔ مسجد نبوی میں داخلہ کے وقت۔ وضو پر وضو کرنا ثواب کی نیت سے۔ جنبی آدمی اگر کوئی چیز کھائے پئے اس سے پہلے۔ وضو کی حفاظت کے لئے یعنی ہر وقت با وضو رہنے کی نیت سے۔ خلاف ادب یا مکروہ صورت حال کے بعد وضو کرنا۔ کسی کو تعلیم دینے کے لئے اور بہت سے مواقع فقہاء نے لکھے ہیں طوالت کے خوف سے اتنا ہی کافی ہے (الموسوۃ الفقہیۃ الکویتیہ 325/43)

وضو کے دوران خیالات کا انتشار

وساوس شیطین سے کون واقف نہیں ہے؟ خیالات و وساوس جہاں انسانی افکار کے ہجوم کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، وہیں پر نیک کاموں کے اوقات میں وساوس کی پیدائش کا سبب شیطین بھی ہوتے ہیں۔ حضرت حسن سے مروی ہے: وضو کے شیطان کا نام ولہان ہے یہی لوگوں کو وضو کے دوران ہنساتا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 304/1) الطہور للقاسم بن سلام (ص: 140) طاؤس کہتے ہیں یہ سخت قسم کے شیطین میں سے ہے (آکامہ المرجان

فی أحکام الجنان (ص: 223) علامہ سیوطی لکھتے ہیں: ولھان عقل کو زائل کرنے والے، حیرت میں اضافہ کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔۔۔ جو شیطان وضو میں وسوسے ڈالتا ہے وہ اس بارہ میں حریص ہوتا ہے کہ دوران وضو وسوسہ کی کثرت ہو جائے (شرح سنن ابن ماجہ للسیوطی وغیرہ (ص: 34))

وضو میں باتیں کرنا۔

عبادات میں بے دھیانی کے مختلف اسباب ہیں سب سے پہلے ہم جس وقت وضو کے لئے بیٹھتے ہیں تو دنیا کے سارے خرافات وضو کے دوران چلتے ہیں، بات چیت ہو رہی ہے، گپ شپ کا دور چل رہا ہے، حواس باختہ حالت میں وضو کر رہے ہیں، بس جلد جلس اپنا فرض ساقط کیا اور فارغ ہو گئے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس وضو کے فوائد و ثمرات حاصل نہیں ہوتے اس کے بجائے دھیان کے ساتھ آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وضو کیا جائے تو نماز کی پہلی تمہید و مقدمہ درست ہو جائے گا۔ (اسلام اور ہماری زندگی جلد دوم، عبادات کی حقیقت اور احکام)

استاد محترم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ سائیں توکل کے حوالے سے لکھا ہے، کہ سائیں گی صاحب کشف تھے ایک مرتبہ دیکھا کہ وضو کے دوران نور کی چادر چار فرشتوں نے تانی ہوئی ہے، دوران وضو جب بات کی تو ایک فرشتے نے چادر کے کونے کو چھوڑ دیا۔ جب دوسری بات کی تو دوسرے نے اپنا کونہ چھوڑ دیا، حتیٰ کہ چوتھی مرتبہ وہ فرشتے الگ ہو کر کھڑے ہو گئے (معالم العرفان)

وضو اور فرشتوں کی دعا۔

جب تک انسان با وضو رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے رسول ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ، الحمد للہ کہہ لیا کرو (اس کا اثر یہ ہوگا کہ) جب تک

تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کاتبین اعمال) تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے (معارف الحدیث 3/ 75)

وضو شیطین سے حفاظت کا سبب ہے۔

اہل علم اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ ہر نیک کام سے پہلے اللہ کا نام لیا جائے اور شیطانی شرور و وساوس سے پناہ طلب کی جائے۔ با وضو رہنے سے جنات و خبیثات کو تکلیف پہنچتی ہے جیسا کہ حدیث کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ وضو کے دوران فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے اسی طرح شیاطین بھی نیکی کے اثر کو زائل کرنے کے لئے وساوس کا سہارا لیتے ہیں، پاکی کی حالت میں شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے، ناپاکی کی حالت میں ان کا تصرف بڑھ جاتا ہے اور انسانوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں کوئی مانع نہیں ہوتا۔ لیلیۃ الجن کے سلسلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ”سرکارِ دو عالم ﷺ نے لیلیۃ الجن (یعنی جن کی رات) میں ان سے پوچھا کہ تمہارے لوٹے میں کیا ہے! عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نبید (یعنی کھجوروں کا شربت) ہے آپ ﷺ نے فرمایا کھجوریں پاک ہیں اور پانی پاک کرنے والا ہے (ابوداؤد) امام احمد و امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ ”پس آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لیلیۃ الجن کے موقع پر ان کے گرد ایک خط کھینچ دیا، جنات میں کا ایک آدمی کھجور کے کئی درختوں کی طرح آتا تھا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلنا، نبی ﷺ نے انہیں قرآن کریم پڑھایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب جاٹوں کو دیکھا تو فرمایا کہ وہ اسی طرح کے لوگ تھے، نبی ﷺ نے اس موقع پر مجھ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تمہارے پاس پانی ہے؟ میں

نے عرض کیا نہیں، فرمایا نبیذ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! چنانچہ نبی ﷺ نے اسی سے وضو کر لیا۔ مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مترجم اردو جلد 2 صفحہ نمبر: 744

وضو اور انسانی خیالات و تصورات

حکیم غلام جیلانی خان لکھتے ہیں ”حواس وہمی۔ یا تصورات کا ذبہ کے اندرونی اسباب میں ایک سبب اجتماع خون ہے جو کہ تمام حواس میں ان کے احساسات کو پیدا کرتا ہے چنانچہ شبکیہ (ریٹینا) اجتماع خون سے آنکھوں میں باوجود ان کے بند ہونے کے روشنی اور چمک محسوس ہوتی ہے عصب سامع یا کان کے اندر اگر اجتماع خون ہو تو کانوں وغیرہ میں شاخیں شاخیں وغیرہ کی آوازیں آتی ہیں۔ عصبی شامیہ یا ناک کے پٹھے میں اجتماع خون ہو تو مختلف قسم کی بوئیں آتی ہیں۔ قوت لامسہ میں اجتماع خون ہو تو درد کا احساس ہوتا ہے، اسی طرح جب کوئی مخدر خون میں داخل کیا جاتا ہے تو اس سے بھی حواس کے تمام اعصاب متحرک ہو کر مخصوص علامات پیدا کرتے ہیں۔ جیسے آنکھوں کے سامنے روشنی کے شرارے محسوس ہونا، کان بجنا، مختلف آوازیں آنا، جسم میں چینیوٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہونا، اسی طرح بیرونی صدمات گرج، کڑک انسانی حواس پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے مختلف رنگ آنا شروع ہو جاتے ہیں، کانوں میں مختلف آوازیں محسوس ہوتی ہیں۔ زبان میں نمکین یا ترش ذائقہ محسوس ہوتا ہے کئی جسمانی اعضاء پھڑکنے شروع ہو جاتے ہیں، عجیب قسم کے درمحمسوس ہوتے ہیں (تفصیل و منافع الاعضاء۔ صفحہ 300)

خدا نخواستہ کسی کو یہ علامات شروع ہو جائیں تو اس کی زندگی عجیب موڑ پر لا کھڑا کرتی ہے ہر وقت کی پریشانی مقدر بن جاتی ہے مریض معالجن کا تخت مشن بن جاتا ہے۔ وضو ایک ایسی نعمت ہے جو ان علامات کو ابتداء میں ہی دبا کر ختم کر دیتی ہے۔ طب کا اصول ہے یاد دہانی طب کا ٹوکہ ہے کہ جہاں چوٹ لگ جائے یا اجتماع خون ہو جائے وہاں پر پانی کی پٹیاں کی

جاتی ہیں، اس سے خون کے دباؤ میں کمی آ جاتی ہے۔ مذکورہ علامات میں سے جب کوئی علامت شروع ہوتی ہے اور مریض کو اس بارہ میں معلوم ہو جائے تو وضو کو اچھے انداز میں کرنے اور متاثرہ مقام تک پہنچا کر ان تکلیف دہ علامات سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے وضو مسلمان کے لئے ایسی نعمت ہے جس کے فوائد کو دیکھ کر قدرت خداوندی کا نظارہ ہوتا ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو کی سنتوں پر اجمالی نظر

وضو کی سنتیں

- 1: وضو کی نیت کرنا (الجامع الصحیح للبخاری: 2/1، م: قدیمی)
- 2: بسم اللہ کہنا (سنن ابن ماجہ: 130، م: رحمانیہ)
- 3: دونوں ہاتھوں کو گتوں تک دھونا (سنن ابی داؤد: 26/1، م: رحمانیہ)
- 4: مسواک کرنا (نسائی: 18/1، م: رحمانیہ)
- 5: کلی کرنا (نسائی: 36/1، م: رحمانیہ)
- 6: ناک میں پانی ڈالنا (الصحیح للامام المسلم، 157/1، م: رحمانیہ)
- 8: ہاتھوں کو انگلیوں کی طرف سے دھونا نہ کہ کہنیوں کی طرف سے۔
- 9: ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (سنن ابن ماجہ: 134، م: رحمانیہ)
- 10: ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ (سنن ابن ماجہ: 131، م: رحمانیہ)
- 11: کانوں کا مسح کرنا (سنن ابن ماجہ: 133، م: رحمانیہ)
- 12: ہر عضو تین بار دھونا (سنن ابن ماجہ: 131، م: رحمانیہ)
- 13: ترتیب سے وضو کرنا۔
- 14: پے درپے وضو کرنا۔

15: اعضاء وضو کو مکمل مکمل کر دھونا۔

وضو کی سنتوں کی کچھ تفصیل

1. وضو کی نیت کرنا۔

نیت دل کے ساتھ ہو۔ زبان سے بھی کہہ لینا مستحب ہے اس کا وقت منہ دھونے کے وقت یا اس سے پہلے ہے۔ نیت نماز کی ہو یا ایسی عبادت کی ہو جو بغیر وضو جائز نہیں ہو، یا طہارت حاصل کرنے یا اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی نیت ہو۔ وضو شروع کرنے سے پہلے نیت کرے، کیونکہ بغیر نیت کے وضو کا ثواب نہ ہو گا اگرچہ وضو ہو جائے گا۔ (الجامع الصحیح للبخاری: 1/2، م: قدیمی) طریقہ: دل سے یوں نیت کرے، اگرچہ زبان کے ساتھ نیت کرنا بھی اولیٰ اور افضل ہے، کہ اے اللہ! میں ثواب کی نیت سے آپ کی رضا و خوشنودی اور پاکی حاصل کرنے کے لیے وضو کرتا ہوں۔

نیت کی فضیلت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھی نیت آدمی کو جنت میں لے کر جائے گی۔ (کنز العمال: 169/3، م: رحمانیہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔ (المجم الکبیر للطبرانی: 525/3، م: العلیمی)

ایک تیسری جگہ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کو اس کی نیت کے بقدر اجر عطا فرماتے ہیں۔ (کنز العمال: 169/3، م: رحمانیہ)

زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے:

سوال: وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں؟ بینو اتو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی التنویر ومن ادا بہ الجمع بین نیت القلب وفعل اللسان و فی الشرح ہذا رتبة وسطی بین من سن التلغظ بالنية و بین من کرهہ لعدم نقلہ عن السلف (رد المحتار ص 118 ج 1)

بدون نیت نہانے سے وضو ہو جائے گا:

سوال: بغیر کسی نیت کے یونہی نہا لیا جائے یا سمندر میں تیر لیا جائے تو کیا وضو خود بخود ہو جائے گا؟ اگر ہو جائے گا تو کیا سر کا مسح بھی ہو جائے گا؟ بینو اتو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو مع مسح صحیح ہو جائے گا، البتہ بدون نیت کے ثواب نہیں ملے گا۔

قال فی العلائیة وصرحوا بأنه بدونہا لیس بعبادة و فی الشامیة أی الوضوء بدون النیة لیس عبارة وذلك کان دخل الماء مدفوعاً أو مختاراً القصد التبرداً ولمجرد إزالة الوسخ كما فی الفتح (رد المحتار ص 99 ج 1)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم: احسن الفتاویٰ جلد 2 صفحہ نمبر: 10

2. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

کوئی ذکر الہی مثلاً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یا الْحَمْدُ لِلَّهِ وغیرہ پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی، اگر شروع میں پڑھنا بھول گیا تو جہاں یاد آئے پڑھ لینا افضل ہے، لیکن سنت ادا نہ ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ: 131، م: رحمانیہ، نور الایضاح: 32، م: قدیمی، عمدۃ الفقہ: 116/1، م: زوارا کیڈمی) وضو کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھی اس نے اپنا تمام جسم گناہوں سے پاک کر لیا اور جس نے وضو کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" نہیں پڑھی تو اس نے صرف اعضاء وضو کو پاک کیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح: 48/1، م: رحمانیہ) ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں ہوتا جو بسم اللہ پڑھ کر وضو نہ کرے۔ (المصنف لابن ابی شیبہ: 12/1، م: دار الکتب)

وضو شروع کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھونا جبکہ پاک ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو دھونا فرض ہے۔ بسم اللہ پڑھ لینے کے بعد ہر عضو کو مسلسل، ترتیب وار اور دائیں جانب سے حسب ذیل طریقے سے دھونا شروع کرے۔ (سنن ابن ماجہ: 131، م: رحمانیہ، نور الایضاح: 32، م: قدیمی) چنانچہ سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹھنوں (کلائی کے جوڑوں) تک تین دفعہ دھوئے۔ (سنن ابی داؤد: 1/26، م: رحمانیہ)

ہاتھ دھونے کی فضیلت:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو مسلمان اذان سنے پھر وضو کے لیے کھڑا ہو، تو پانی کا پہلا قطرہ اس کے ہاتھ کو لگتے ہی اس کے گناہ معاف ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ (مجمع الزوائد: 306/1، م: العلمیہ)

4. مسواک کرنا

تین بار کھلی کرنا اور ہر دفعہ جدا پانی لینا سنت ہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو پانی پہچانے میں مبالغہ کرنا یعنی غرغہ کرنا افضل ہے۔ ایک ہی دفعہ کے پانی یعنی ایک ہی چلو سے تین بار کھلی کرنا جائز ہے۔ پھر مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا مونے کپڑے سے دانت صاف کرے۔ (الجامع للصحیح للبخاری: 259/1، م: قدیمی، الدر المختار: 115/1، م: سعید)

طریقہ: مسواک کو تر کرے دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑے کہ انگوٹھا مسواک کے اوپر والے کنارے کے قریب اور چھوٹی انگلی آخری کنارے کے نیچے رکھے اور درمیان کی باقی تین انگلیاں اوپر کی جانب رکھے اور پھر پہلے اوپر کے دائیں جانب والے دانتوں میں پھیرے، پھر اوپر کے بائیں جانب والے دانتوں میں، پھر نیچے کے دائیں جانب کے پھر نیچے کے بائیں جانب کے، پھر زبان اور تالو پر بھی پھیرے اور اس طرح تین مرتبہ کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو پانی سے دھو کر پھیرے۔ (عمدۃ الفقہ: 136/1، م: زوار اکاڈمی، فقہی

رسائل: 1/14)

5 کھلی کرنا

پھر تین دفعہ کھلی کرے۔ (نسائی: 36/1، م: رحمانیہ)

طریقہ: کھلی کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں پانی لے کر منہ میں ڈالے اور اس طرح گھمائے کہ پورے منہ میں پانی پہنچ جائے، اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغہ کرے، اور یہ عمل تین مرتبہ کرے۔ (تسہیل بہشتی زیور: 156)

کھلی کرنے کی فضیلت:

حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کھلی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام وہ گناہ معاف کر دیتے ہیں جو اس دن اس کی زبان سے صادر ہوئے ہوں۔ (مجمع الزوائد: 311/1، م: العلمیہ)

(6) ناک میں پانی ڈالنا

پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈالے۔ (الصحیح للامام المسلم: 157/1، م: رحمانیہ)

طریقہ: دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک میں ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اس طرح ناک صاف کرے کہ پانی نرم ہڈی تک پہنچ جائے، بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو، اگر روزہ دار ہو تو اس قدر مبالغہ نہ کرے۔ یہ عمل بھی تین مرتبہ کرنا چاہیے اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہیے۔ (مسلم: 157/1، م: رحمانیہ، غنی: المستملی: 32، م: رشیدیہ)

ناک میں پانی ڈالنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان وضو کے دوران ناک میں پانی ڈالتا ہے تو پانی کے قطرے کے ساتھ اس کی ناک کے وہ تمام گناہ

معاف ہو جاتے ہیں جن کی بدبو اس کی ناک نے سونگھی ہو۔ (یعنی ناک کے واسطے سے ہونے والے گناہ) (مجمع الزوائد: 312/1، م: علمیہ)

(7) چہرہ دھونا

پھر پورا چہرہ دھوئے۔ (سورۃ المائدہ: 6، نسائی: 37/1، م: رحمانیہ)

طریقہ: دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر پیشانی کی طرف سے منہ پر ڈالے اور اس طرح ملے کہ پیشانی کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک کا حصہ اچھی طرح دھل جائے اور معمولی سا حصہ بھی خشک نہ رہے، اور یہ عمل بھی تین مرتبہ اس طرح کرے کہ ہر مرتبہ پورا چہرہ دھل جائے۔ (عمدۃ الفقہ: 126/1، م: زوارا کیڈی)

چہرہ دھونے کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جب وضو کرنے والا اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں جو اس کی آنکھوں نے کیے ہوں۔ (مجمع الزوائد: 310/1، م: علمیہ)

(8) ڈاڑھی کا خلال کرنا

چہرہ دھونے کے بعد ڈاڑھی کا خلال کرے۔ ڈاڑھی اگر گھنی ہو یعنی اندر کی کھال نظر نہ آتی ہو تو اس کا خلال کرے، اور اگر کھال نظر آتی ہو تو اس کھال تک پانی پہنچانا ضروری ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 132، م: رحمانیہ)

طریقہ: دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالیں اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی طرف لے جائیں۔ لیکن اگر وضو کرنے والا حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہو تو اسے ڈاڑھی کا

خلال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خلال کرنے کی صورت میں بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اور حُرْم کے لیے بال توڑنا ممنوع ہے۔ (ابوداؤد: 31/1، م: رحمانیہ، رد المحتار: 117/1، م: ایچ ایم سعید)

(9) کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا

پھر دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوئے۔ (سورۃ المائدہ: 6، سنن ابی داؤد: 26، 25/1، م: رحمانیہ)

طریقہ: دایاں بازو انگلیوں سے کہنی کی طرف اس طرح دھوئے کہ بشمول کہنی کے کوئی حصہ خشک نہ رہے، پھر اسی طرح تین بار بایاں بازو دھوئے، اور یہ عمل بھی تین مرتبہ اس طرح کرے کہ ہر مرتبہ پورا ہاتھ دھل جائے، اگر انگوٹھی وغیرہ پہنی ہو تو حرکت دے لے تاکہ پانی پہنچ جائے۔ (سنن ابی داؤد: 26، 25/1، م: رحمانیہ، فقہی رسائل: 22/1، م: مین اسلامک پبلشرز)

(10) ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنا

اس کے بعد ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرے۔ (الموسوعۃ الفقہیہ: 51/11، م: علوم اسلامیہ)

طریقہ: رائج قول کے مطابق انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں ڈال کر خلال کرے۔ (الہندیہ: 7/1، م: رشیدیہ کوئٹہ) بعض فقہاء کرام نے ایک دوسرا طریقہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح رکھے کہ دونوں کی انگلیاں آپس میں مل جائیں اور پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو اوپر کی طرف کھینچ دے، پھر اسی طرح دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرے۔ (عمدۃ الفقہ: 120/1)

انگلیوں کا خلال نہ کرنے پر وعید:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تم پانی کے ذریعے انگلیوں کا خلال کرتے رہو یا آگ ان کا خلال کرے گی۔ (مجمع الزوائد: 326/1، م: دار الکتب العلمیہ)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی

انگلیوں کا پانی کے ذریعے خلال نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے ذریعے اس کی انگلیوں کا خلال کریں گے۔ (الترغیب والترہیب: 103/1، م: رشیدیہ) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، ہاتھوں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور پانی ٹپکتا ہوا ہو یہی طریقہ اولیٰ ہے۔

دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک ہاتھ کی تھیلی اس ہاتھ کی پشت پر جس کا خلال کرنا ہے رکھ کر اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچنے اور اسی طرح دوسرے ہاتھ کا خلال کرے۔ پاؤں کے خلال اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں کے ذریعہ پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر کو خلال کرے اور دائیں پاؤں کی چھنگلیاں سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلیاں پر ختم کرے۔ پانی میں ہاتھ یا پاؤں داخل کر دینا خلال کے لئے کافی ہے خواہ پانی جاری ہو یا نہ ہو۔ اگر انگلیاں بالکل ملی ہوئی ہوں تو خلال واجب ہے

(11) سر کا مسح کرنا

پھر پورے سر کا مسح کرے۔

طریقہ: پہلے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں اور تھیلیوں کو سر کے اگلے حصے سے گدی تک لے جائے پھر گدی سے سر کے اگلے حصے تک لے آئے۔ (مسلم: 156/1، م: رحمانیہ)

سر کا مسح کرنے کی فضیلت:

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرنے والا اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنتا تھا۔ (مجمع الزوائد: 311/1، م: العلمیہ)

12. دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

سر کے مسح کے فوراً بعد دونوں کانوں اور گردن کا مسح کرے۔ (سنن ابن ماجہ: 133، م:

رحمانیہ) طریقہ: چھوٹی انگلی کو کان کے سوراخ میں ڈال کر حرکت دے اور شہادت والی انگلی سے کان کے اندرونی حصوں کا اور انگوٹھے سے کان کے بیرونی حصے کا مسح کرے اور ساتھ ہی انگلیوں کی پشت سے گردن کا بھی مسح کرے۔ (حاشیۃ الطحطاوی: 72، م: رحمانیہ)

۱۲. ترتیب سے وضو کرنا یعنی جس ترتیب سے فرائض میں بیان ہوا

13. وضو کے اعضاء کا پے در پے دھونا

اس طرح کہ پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھونے لگنا، خشک ہونے کا اعتبار معتدل موسم کے مطابق ہوگا عذر کے ساتھ توقف۔ جائز ہے یعنی اگر پانی ختم ہو گیا تو اس کے لئے جائے۔ زبدۃ الفقہ - جلد 2 صفحہ نمبر: 7)

14. دونوں پاؤں دھونا

اور آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ (سورۃ المائدہ: 6)

طریقہ: پہلے دائیں پاؤں پر اوپر کی جانب سے پانی ڈال کر اسے بائیں ہاتھ سے اس طرح ملے کہ کوئی جگہ بھی خشک نہ رہے، ایسا تین مرتبہ کرے، اور پھر بائیں پاؤں دھونے کے لیے اس پر اوپر سے نیچے کی طرف پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اس طرح ملے کہ کوئی حصہ بھی خشک نہ رہے، اور یہ پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے۔ (عمدة الفقہ: 1/127)

پاؤں دھونے کی فضیلت:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان وضو کرتا ہے، پس جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف وہ پاؤں سے چل کر گیا ہو۔ (الترغیب والترہیب: 94/1، م: رشیدیہ)

وضو کے مستحبات و آداب

۱. وضو کے جو اعضاء دو دو ہیں ان میں دائیں کو پہلے دھونا اور پھر بائیں کو مگر دونوں کانوں کا

مسح ایک ساتھ کرے۔

۲۔ گردن کا مسح

۳۔ پانی اندازہ سے خرچ کرنا زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی اور خلاف ادب ہے اور پانی میں بہت کمی نہ کرے کہ جس سے اچھی طرح دھونے میں مشکل ہو

۴۔ وضو کے لئے ایک سیر یعنی تقریباً ایک لیٹر سے کم پانی نہ ہو

۵۔ انگوٹھی، چھلا، کڑے، چوڑیاں اور نتھ وغیرہ اگر ڈھیلی ہوں، ان کو حرکت دے کر ان کے نیچے پانی پہنچانا، لیکن اگر تنگ ہوں تو ان کے نیچے پانی پہنچانے کے لئے حرکت دینا فرض ہے

۶۔ وضو خود کرنا بلا عذر کسی سے مدد نہ لینا (اگر کوئی اپنی مرضی سے مدد دے اور وضو کرنے والا اعضاء کو خود دھوئے تو بلا عذر بھی مضاائقہ نہیں)

۷۔ وضو کرتے وقت بلا ضرورت دنیاوی باتیں کرنا

۸۔ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۹۔ منہ پر پانی آہستہ سے ڈالنا یعنی منہ پر طمانچہ سانہ مارے

۱۰۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔

۱۱۔ کانوں کے مسح کے وقت کانوں کے سوراخوں میں چھوٹی انگلی کا سر بھگو کر ڈالنا

۱۲۔ ہمیشہ اور خاص طور پر سردیوں میں ہاتھ اور پیر کو دھوتے وقت پہلے گیلے ہاتھ سے ان کو ملنا تاکہ دھوتے وقت اچھی طرح اور آسانی سے ہر جگہ پانی پہنچائے

۱۳۔ مستعمل پانی کپڑوں سے بچا کر رکھنا۔

۱۹۔ منہ دھوتے وقت اوپر سے نیچے کو پانی ڈالنے اور ہاتھ پیروں پر انگلیوں کی طرف سے ڈالے، سر کا مسح اگلی طرف سے شروع کرے۔

□

۲۰۔ پاؤں پر پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ملنا

۲۱۔ اعضاء کا دھونا جہاں تک واجب ہے اس سے کچھ زیادہ دھونا

۲۲۔ جس کپڑے سے استنجاء کے مقام کو پونچھا ہو اس سے اعضاء وضو کو نہ پونچھنا

۲۳۔ مٹی کے برتن سے وضو کرنا

۲۴۔ وضو کے وقت اگر برتن چھوٹا ہو تو جیسے لوٹا وغیرہ تو بائیں طرف رکھنا اور اگر بڑا ہو جیسے

ٹب وغیرہ تو دائیں طرف رکھے اور ہاتھ ڈال کر چلو سے پانی لے

۲۵۔ ہاتھوں کو نہ جھاڑنا

۲۶۔ نماز کے لئے وضو کی نیت کرنا اور نیت دل و زبان دونوں سے کرنا

۲۷۔ ہر وضو کو دھوتے وقت بسم اللہ، درود شریف، کلمہ شہادت اور حدیثوں میں آئی ہوئی دیگر

دعائیں پڑھنا

۲۸۔ وضو کا بچا ہوا پانی قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پینا

۲۹۔ وضو کے بعد درود رکعت تحیۃ الوضو پڑھنا

۳۰۔ وضو کے بعد درود شریف و کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا اللھم اجعلنی من

التّوّابین واجعلنی من المطہرین واجعلنی من عبادک الصّالحین ط

۳۱۔ اعضاء وضو کو نہ پونچھنا جبکہ اس کی ضرورت نہ ہو اور جب پونچھے تو کچھ نمی رہنے دے

۳۲۔ جب وضو کر چکے تو دوسری نماز کے وضو کے لئے پانی بھرنا

مکروہات وضو

اصول یہ ہے کہ جو چیزیں مستحب ہیں ان کے خلاف کرنا مکروہ ہے اسی طرح جو چیزیں مکروہ

ہیں ان سے بچنا مستحب ہے، کچھ مشہور مکروہات درج ذیل ہیں

۱۔ ناپاک جگہ پر وضو کرنا یا ناپاک جگہ پر وضو کا پانی ڈالنا

۲. کلی کے لئے بائیں ہاتھ سے پانی لینا

۳. بائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا

۴. بلا عذر دائیں ہاتھ سے نال صاف کرنا یا استنجاء کرنا

۵. منہ پر سختی سے یعنی طمانچہ کی طرح پانی مارنا

۶. پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ مستحب طریقہ پر وضو ادا نہ ہو

۷. پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا

۸. تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھونا

۹. تین بار نیا پانی لے کر مسح کرنا

۱۰. وضو کے اعضاء کے علاوہ کسی اور عضو کو بلا ضرورت دھونا

۱۱. وضو کرنے میں بلا ضرورت دنیاوی باتیں کرنا

۱۲. وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا

۱۳. مسجد میں اپنے لئے کسی پرتن کو خاص کر لینا

۱۴. عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

۱۵. وضو کے پانی میں تھوکنے یا ناک صاف کرنا خواہ وہ جاری پانی ہو

۱۶. مسجد کے اندر وضو کرنا

۱۷. لوٹے یا کپڑے وغیرہ پر اعضاء وضو سے پانی ٹپکانا

۱۸. بلا عذر ایک ہاتھ سے منہ دھونا

۱۹. گلے (حلقوم) کا مسح کرنا

۲۰. دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا

۲۱. ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا

۲۲. وضو کے لئے بلا عذر کسے دوسرے سے مدد لینا

۲۳. سنت طریقے کے خلاف وضو کرنا۔

وضو میں نیت کرنے حکمتیں۔

مسلمان کی نیت کا اثر پوری زندگی پر محیط ہوتا ہے، نیت مسلمان اور غیر مسلم میں فرق کرتی ہے اسی بنیاد پر آخرت میں فیصلے ہونگے۔

نیت کہ جنت میں خلود اور ابدی زندگی کی بنیاد پر عمل پر نہیں بلکہ بندہ کی نیت پر رکھی گئی ہے اگر اس کی بنیاد عمل پر ہوتی تو آخری حیات کی مدت بھی اتنی ہی ہونی چاہئے تھی جتنی کہ اس عمل کی تھی یا بہت سے بہت اس سے دو گنی لیکن چونکہ اس کی بنیاد نیت پر رکھی گئی ہے اور اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر ہمیشہ جے گا تو ہمیشہ خدا کی اطاعت ہی کریگا اس کی نیت میں کوئی چیز حائل ہوتی ہے تو وہ موت ہوتی ہے اس کا تو کوئی قصور نہیں ہوتا اس لئے اس کو اس کی نیت کے مطابق دوام اور خلود کا بدلہ مل جاتا ہے اور یہی حال دوزخ میں کافر کا بھی ہے [ترجمان السنہ ۲/ ۹۸]

ہاتھ دھونے کے اسرار و حکمتیں

سب سے پہلے ہاتھ دھونے سے انسان کا خون دباؤ سے باہر نکلتا شروع ہو جاتا ہے، رفتہ رفتہ اعضاء گیلے ہوتے جاتے ہیں تو خون کی گرمی بھی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایک نکتہ ذہن میں رہے پورے وضو میں ہاتھوں کو بار بار گیلیا کرنا پڑتا ہے جو بتدریج انسانی افکار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہاتھوں کی ساخت کچھ اس قسم کی بنی ہوئی ہے جو گرم سرد اسی قسم کی دوسری کیفیات کو آسانی سے برداشت کر لیتے ہیں۔ جسم کے دوسرے اعضاء اس قسم کی صفات سے محروم ہوتے ہیں۔ خون کا دورانیہ سر سے پاؤں کی طرف جاتا ہے، ہاتھ درمیان

میں آتے ہیں اس لئے ہاتھوں کو سب سے پہلے دھویا جاتا ہے۔ انسانی زندگی میں ہاتھوں کا کردار بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ جو بھی چیز پکڑنی ہو ہاتھ سے پکڑنی پڑتی ہے۔ کسی چیز کو چھونا ہو تو ہاتھ آگے بڑھایا جاتا ہے۔ اگر کوئی مضرت رساں چیز سامنے سے آجائے تو بچاؤ کے لئے ہاتھ آگے بڑھتا ہے، وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں کیونکہ مختلف چیزوں کے چھونے سے مختلف کیمیکلز اور جراثیم ہاتھ میں لگ جاتے ہیں، اگر ہاتھوں کو نہ دھویا جائے تو یہی مضرت رساں مادے انسانی صحت کو تباہ کرنے کے لئے حلق سے نیچے اتر جاتے ہیں۔ اگر اسی حالت میں جسم کے مختلف حصوں پر خارش کی جائے تو انفیکشن ہو سکتا ہے جلد پر دانے نکل سکتے ہیں۔ جلد کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے۔ ہاتھ دھونے سے انگلیوں کے پوروں سے مخصوص قسم کی توانائی خارج ہوتی ہے جس سے ہمارا برقی و اعصابی نظام متحرک ہو جاتا ہے۔ مختلف بیماریاں از قسم پھپھوندی، ایگزیم، گرمی کے دانے وغیرہ نکلے ہوں تو جلد ختم ہو جاتی ہیں اگر نکلنے والے ہوں تو ان کے اسباب کا سد باب ہو جاتا ہے، کام کاج کے دوران انسانی ہاتھ کچھ ایسی اشیاء کو بھی چھوتے ہیں جو بیکٹیریا اور دیگر خطرناک قسم کے جراثیموں کا مجموعہ ہوتے ہیں اگر اسی حالت میں کسی نازک حصے کو چھو لیا جائے تو بہت سے امراض جنم لیتے ہیں۔

وضو میں ہاتھوں پر سب سے زیادہ پانی کا بہاؤ ہوتا ہے تمام اعضاء ہاتھوں کی مدد سے ہی صاف کئے جاتے ہیں۔ ابتدائے وضو سے اختتام وضو تک ہاتھوں کا کردار بنیادی ہوتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے جب انسان وضو کرتا ہے جو اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے تک سے صفائی ہو جاتی ہے (ترمذی) اس سارے عمل سے پہلے اللہ کا نام لیا جاتا ہے بسم اللہ پڑھ کر وضو کی ابتداء کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہاتھ دھوئے جاتے اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے انگلیوں کے درمیان دوسری انگلیاں پھیری جاتی ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے، اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو یہ وضو صرف اس کے اعضاء وضو کو ہی پاک کرتا ہے (سنن دارقطنی)

تقضائے حاجت کا کایناتی اصول۔

علم الاسرار والے کہتے ہیں جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو کائنات میں ایک بل جل پیدا ہوتی ہے اور ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور ذکر اللہ سے کائنات میں خاص ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور وہ لہریں جو انسانی ضروریات سے تعلق رکھتی ہیں اس طرف متوجہ ہوتی ہیں، انسانی ہمت و ارادہ کی بنیاد پر یہی لہریں مقصد برآوری کا کام دیتی ہیں یعنی وہ چیزیں جو اس مقصد سے متعلقہ ہوتی ہیں جمع ہو جاتی ہیں یوں انسانی ارادہ پورا ہوتا ہے اور ضرورت کی تکمیل ہوتی ہے۔ وضو کی برکت سے انسانی توجہ میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے، یکسوئی وہ کشش اور آلہ ہے جس سے کسی بھی چیز کو حاصل کیا جاسکتا ہے، احادیث مبارکہ میں نماز کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے وہ نماز کی حقیقی غرض و غایت ہے۔

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ صحیح البخاری (19/1)
یہ کیفیت بہت کم نصیب ہوتی ہے اکمال وضو سے اس کیفیت کو پانا آسان ہوتا ہے۔ یہ استغراقی کیفیت کائنات میں بل جل پیدا کر دیتی ہے اس حالت میں جو کچھ مانگا جائے عطاء کیا جاتا ہے، وضو نماز کا مقدمہ اور پہلا قدم ہے اگر یہ ٹھیک رکھا گیا تو اگلا قدم عبادت میں حلاوت ملے گی ورنہ پریشانی و بے مزگی رہے گی۔

کلی کرنے کے اسرار اور طبی نکات

وضو حفظان صحت کے زریں اصولوں میں ایک ہے، روزمرہ کی زندگی اور آلودگی

نے سانس لینا دو بھر کیا ہوا ہے۔ اور صحت مواد و جرثوموں کا ایک نہ تھمنے والا طوفان انسانی صحت کے درپے ہے، چہاں اطراف سے گرد و غبار کیمیکلوں کی بوجھاڑ میں زندگی بسر کر رہے ہیں جو ہمہ وقت انسانی صحت کو متنبہ کرتا رہتا ہے، ہوا، زمین ہمارے استعمال کی ہر چیز دشمن بن کر صحت کو کھوکھلا کر رہی ہیں، جسم انسانی کی حیثیت صحت کے لئے ایک قلعہ کی سی ہے، اللہ تعالیٰ نے جسم انسانی کی جلد اس انداز کی بنائی ہے کہ اس پر جرثوموں کا حملہ کارگر نہیں ہوتا اور جراثیم جلد کے راستے سے داخل نہیں ہو سکتے، البتہ جلد پر ہونے والے زخم، منہ ناک کے سوراخ ہر وقت ان کی زد میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وضو کے ذریعہ سینہ صرف ان سوراخوں کو بلکہ جسم کے ہر اس حصے کو جو عام طور پر کپڑوں سے ڈھکا ہوا نہیں ہوتا آسانی سے امراض کی آماجگاہ بن سکتا ہے، دن میں ہر نماز کے وقت انہیں صاف کرنے اور وضو میں دھونے کے احکامات دئے ہیں۔

ناک منہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ذریعہ سے خطرناک مواد و جراثیم، سانس، کھانے، پینے کے ذریعہ داخل ہو سکتے ہیں، کلی کرنا، ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا وضو کا حصہ ہے۔ سنکنا انگلی پھیر کر صاف کرنا میل کچیل کو ہٹانا نمازی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ منہ میں جمع شدہ مواد کو مسواک انگلی اور پانی کی مدد سے صاف کیا جاتا ہے۔ تخیر معدہ کی وجہ سے منہ میں گندی بو پیدا ہو جاتی ہے، بند منہ کی بو بھی انسانی خون میں دباؤ کا سبب بن سکتی ہے۔ مسواک کی وجہ سے مسوڑھوں، زبان اور گلے کے غدود، حلق، سانس کی نالی، نظام ہضم پر درجہ بدرجہ اثرات مرتب ہوتے ہیں تمام امراض کا راستہ وہی ہے جو کھانے پینے اور سانس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کھانے پینے کے باریک ذرات مسوڑھوں اور دانتوں میں چسٹے رہ جاتے ہیں صاف کر لیا جائے تو بہتر ورنہ منہ میں تعفن کا سبب بنتے ہیں یہی تعفن جب خمیر میں تبدیل ہو جاتا ہے تو دانتوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے خون کا آنا مسوڑھوں میں

پیپ پیدا ہونا۔ دانتوں کی جڑوں کا کمزور ہونا۔ تو ہوتے ہی ہیں ساتھ میں معدہ کی بھی بیماریاں جنم لینا شروع ہو جاتی ہیں انسان مجموعہ امراض بن جاتا ہے۔ کلی اور مسواک ایسے اعمال ہیں جو وضو کا حصہ ہیں۔ وضو کے وقت مسواک عمل ان تمام امراض سے محفوظ رکھتا ہے تو تھ برش اور تو تھ پیسٹ بنانے والی کمپنیاں لاکھوں روپے اس بات پر خرچ کرتی ہیں لوگوں کو بتلائیں کہ دن میں تین بار برش کرو تا کہ دانت سلامت رہیں، ہزاروں روپے خرچنے کے باوجود مطلوبہ نتائج نہیں مل پاتے جو نماز ادا کرے وہ پانچ وقت منہ صاف کرتا ہے مسواک کرتا ہے اسے برش کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی اس کا منہ صاف، دانت چمکدار، سانس خوشبودار معدہ طاقت ور۔

منہ اور ناک کی صفائی کے طبی فوائد

حکیم محمد یسین دنیا پوری مرحوم لکھتے ہیں۔ قدرت نے ہماری پرورش۔ صحت اور طاقت کو قائم رکھنے کے لئے دو ہی سلسلے رکھے ہیں: اول، آلات الہوا، دوم آلات الغذاء۔ ان دونوں سلسلوں میں جو ایک سلسلہ بھی کسی وجہ سے کمزور اور خراب ہو جائے تو ہماری پرورش رک جاتی ہے، صحت طاقت اور جوانی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے، اور سچ پوچھو تو آلات الغذاء سے آلات الہوا اہم اور ضروری اعضاء ہیں جن کا خیال رکھنا ہماری کے لئے زیادہ ضروری ہے۔ غذا زیادہ سے زیادہ دن میں دو تین دفعہ کھائی جاتی ہے لیکن ہوا کی ضرورت ہمیں ہر وقت دامن گیر رہتی ہے۔ ہم ایک منٹ میں 18 بار سانس لیتے ہیں یعنی ایک گھنٹہ میں 1080 سانس لیتے ہیں اس حساب سے ہر رات دن یعنی 24 گھنٹوں میں 25920 بار سانس لیتے ہیں گویا ہم ہر دم نئی سے نئی غذا لینے پر مجبور ہیں۔

مگر جس طرح غذا سے متعلق قانون قدرت کی نافرمانی ہمارے آلات الغذاء کے لئے نقصان

اور کمزور کر دینے والی ہوتی ہے اسی طرح ہوا سے متعلق قانون قدرت کی خلاف ورزی یعنی حفظانِ صحت کے قوانین پر نہ چلنا ہمارے آلاتِ الہو کی خرابی اور ان کی کمزوری کا باعث بنتی ہے، جس طرح غذا کی نالی کا دروازہ منہ ہے اور اس کو صاف نہ رکھنے والا شخص آلاتِ غذا کی تکلیفوں کے واسطے تیار رہتا ہے، باسی اور ناصاف خوراک کا ہر لقمہ معدہ کے اندر نئی قسم کی آلودگیوں سے کئی قسم کی تکلیفیں اور علامات پیدا کر کے صحت کو نقصان پہنچا سکتا ہے (گندہ دہنی اور مسواک نہ کرنا، کھانے کے بعد کلی نہ کرنا وغیرہ بھی اس شامل ہیں) ٹھیک اسی طرح ہوا کی نالی کا دروازہ ناک ہے جس کا صاف نہ رکھنا یا اس کا صحیح طور پر استعمال نہ کرنا علامات گونا گوں پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ بجائے ناک کے منہ سے سانس لینا از حد نقصان دہ ہے ایسا کرنے سے بغیر صفائی کے ہوا منہ کے راستے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے و نقصان کا باعث بنتی ہے، اسی طرح اگر ہم ناک کو صاف نہ رکھیں تو اندر جانے والی ہوا کسی قدر صاف و عمدہ کیوں نہ ہو جب گندے نھنوں سے گزرے گی تو ان موادِ خبیثہ کو ساتھ لئے ہوئے پھیپھڑوں کے اندر جائے گی جس سے ہوا کی تمام نالیاں گندی ہو جائیں گی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے آلاتِ الہو اس سے متاثر ہو کر ضرور بیمار اور کمزور ہو جائیں گے اس کے بعد ادنیٰ ادنیٰ اسباب سے بھی نزلہ زکام اور کھانسی ہونے لگتی ہے مثلاً ذرا سی گرد و غبار، موسم کی ادنیٰ تبدیلی تھوڑی سی قبض اور معمولی کھٹی مٹھی اشیاء کے استعمال سے ناک گلا اور پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں، آدمی تھوڑی سی سرد یا گرم آب و ہوا متاثر ہو رہتا ہے (نظر یہ مفرد اعضاء اور دمہ 49)

ناک کی صفائی کے حیرت انگیز فوائد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب مومن وضو کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی جھڑ جاتے ہیں

(مسند احمد) کلی کرنے کے بعد ناک میں پانی ڈالا جاتا ہے، ناک انسانی جسم میں ایک نہایت اہم اور قابلِ توجہ عضو ہے، ناک کی زبردست صلاحیت یہ ہے کہ آواز میں گہرائی اور سہانپن پیدا کرتا ہے، زرا انگلیوں سے ناک کے نھنوں کو دبا کر بات کرنے کی کوشش کیجئے آپ کو فرق محسوس ہو جائے گا، ناک کے اندر پردے آواز کی خوبصورتی میں ایک مخصوص کردار ادا کرتے ہیں، کاسہ سر کو روشنی فراہم کرتے ہیں، ناک کے خاص فرائض میں صفائی کے کام کو بڑا دخل ہے، ناک پھیپھڑوں کے لئے ہوا کو صاف، گرم اور موزوں بناتی ہے، ہر آدمی کے اندر روزانہ تقریباً پانچ سو ملے فٹ ہوا ناک کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔ ہوا کی اتنی بڑی مقدار سے ایک کمرہ بھرا جاسکتا ہے۔ برف باری کے موسم میں نمجد اور خشک دن آپ برف پوش میدان میں اسکیٹنگ شروع کر دیں لیکن آپ کے پھیپھڑے خشک ہوا سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، وہ اس کی ایک رتق قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، انہیں اس وقت بھی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو گرم اور مرطوب فضا میں ملتی ہے یعنی وہ ہوا جس میں 80 فیصد رطوبت ہو اور جس کا درجہ حرارت 90 فاران ہائٹ سے زیادہ ہو۔ پھیپھڑے جراثیم سے پاک دھوئیں یا گرد و غبار اور آلودگیوں سے مصفا طلب کرتے ہیں، ایسی ہوا فراہم کرنے والا معمولی انرکنڈیشنز ایک چھوٹے ٹرنک کے برابر ہوتا ہے لیکن ناک کے اندر نظام قدرت نے اتنا مختصر و مجتمع کر دیا ہے کہ چند انچ لمبا ہے۔

ناک ہوا کو مرطوب بنانے کے لئے تقریباً چوتھائی گیلن نمی روزانہ پیدا کرتی ہے، صفائی اور دوسرے سخت کام نھنوں کے بال انجام دیتے ہیں، ناک کے اندر ایک خورد بینی جھاڑو ہے، اس جھاڑو کے اندر غیر مرئی روئیں ہوتے ہیں ہوا کے ذریعے معدہ کے اندر پہنچنے والے مضر جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ جراثیم کو مشینی انداز میں پکڑنے کے علاوہ غیر مرئی روؤں کے پاس ایک اور دفاعی ذریعہ ہے جسے انگریزی میں (Lysozinum) کہتے ہیں اس دفاعی

ذریعہ سے ناک آنکھوں کو (Infection) سے بچاتی ہے۔ جب کوئی نمازی وضو کرتے وقت ناک کے اندر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے اندر کام کرنے والی برقی روروان غیر مرئی روؤں کی کارکردگی کو تقویت پہنچاتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان بے شمار پیچیدہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں، احمدیاد ص 194)

ناک میں پانی ڈالنے کے طبی فوائد

صفائی کرنا زور سے سکنا اور چھوٹی انگلی سے صاف کرنا۔ ایسا عمل ہے جسے ہم ہر نماز سے پہلے دوہراتے ہیں۔ طبی لحاظ سے اس عمل کے اتنے گہرے اثرات ہیں کہ بہت سی ادویات سے انسان کو بے نیاز کر دیتا ہے۔ ناک کی گندگی صاف ہو جائے تو بہت سے ایسے عناصر جو انسان کی صحت کو تباہ کر سکتے تھے صاف ہو جاتے ہیں۔ خالق علیم نے سانس کے لئے ناک کو بطور فلٹر ڈیزائن کیا ہے، اس میں اگنے والے بال سانس کے لئے فلٹر کا کام دیتے ہیں، موسم کے لحاظ سے انسانی جسم کے ٹمپرچر کے مطابق یہ ہوا کو گرم یا ٹھنڈا کرتے ہیں یعنی اگر جسمانی لحاظ سے ہوا ٹھنڈی ہے تو اسے گرم کر کے جسم میں داخل کرتے ہیں اور اگر ہوا جسمانی لحاظ سے گرم ہے تو اسے ٹھنڈا کر کے جسم میں جانے دیتے ہیں، ہوا میں جو کثافتیں آلودگی، اور مضر صحت ہوا کو صاف کر کے جسم میں داخل ہونے دیتے ہیں، خوشبو بدبو کا احساس بہت بڑی نعمت ہے خیشوم یا بانسہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سانس کے راستے کوئی مضر صحت عنصر اندر نہ جانے پائے۔ تازہ پانی سے دن میں پانچ بار اس ایئر فلٹر کو صاف کیا جاتا ہے۔ اس معمولی عمل سے انسانی تنفس کے امراض دور ہو جاتے ہیں۔ کچھ امراض کی ابتداء منہ سے ہوتی ہے جیسے ایڈز کی ابتدائی علامات میں سے منہ کا پکنا بھی ہے، منہ کی پھپھوندی، منہ کا پکنا، مختلف اقسام کے چھالے۔ کھانے پینے کے بعد بچے ہوئے ذرات کچھ دیر بعد متعفن ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے فقہانے لکھا ہے کھانے پینے کے بعد

نماز سے پہلے کلی ضرور کرو۔۔۔ ٹانسلز گلے پکنا، گلے کا کینسر وغیرہ کلی غرارے اور مسواک کی برکت سے دور ہو جاتے ہیں۔۔۔

ناک غدود بڑھنا کا موثر حل۔

کچھ لوگ مختلف عوارضات کا شکار ہوتے ہیں من جملہ ان میں سے ایک ناک کے غدود کا بڑھنا بھی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ناک کی ہڈی بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے سانس لینے میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ کچھ لوگ تو تنگ آ کر اس کا آپریشن کر دیتے ہیں، کچھ عرصہ بعد پھر سے غدود پھول جاتے ہیں۔ دراصل یہ ناک کی ہڈی نہیں غدود ہوتے ہیں جن کی ہڈی یا غدود بڑھتے ہیں ان کی قوت شاہمہ عمومی طور پر کمزور ہو جاتی ہے کچھ عرصہ بعد انہیں خوشبو یا بدبو کا احساس کم ہو جاتا ہے حساسیت کی صورت میں بہت زیادہ بھی ہو سکتا ہے یعنی مزاج معتدلہ بگڑ کر رہ جاتا ہے۔

وضو کے اندر ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا سنت ہے، اسے سکنا اور جھاڑنا بھی مستحبات سے ہے اس عمل مسنونہ کا ثواب و اجر تو بہت بڑی چیز ہے اس کا احاطہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے لیکن طبی طور پر وضو کے اندر ناک میں پانی پہنچانے، انگلی پھیر کر صاف کرنے، ناک سکھانے کے جو بے شمار فوائد ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ناک غدود بڑھنے نہیں پاتے کیونکہ ناک کے غدود اس وقت بڑھتے ہیں جب غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے یعنی صفرا کی کثرت ہوتی ہے، صفرا کی شدت کو پانی کی نرمی سے توڑا جاسکتا ہے، جو لوگ وضو میں ناک کی صفائی اور اسے تر کرنے کے عمل کو مکمل کرتے ہیں ان کی ناک اس تکلیف سے محفوظ رہتی ہے، جو لوگ ناک کے غدود یا ہڈی کے بڑھ جانے سے پریشان ہوں انہیں چاہئے کہ وضو میں ناک میں پانی پہنچانے کا اہتمام فرمائیں اگر موقع ملے تو دلی گھی یا سرسوں کا تیل ایک دو قطرے ناک میں ڈکالیا کریں امید ہے کہ بہت راحت محسوس کریں گے، کچھ لوگ

سوتے وقت ناک سے سانس نہیں لے سکتے منہ کھول کر انہیں سانس لینا پڑتا ہے ایسے لوگوں کو بھی اس عمل سے فائدہ پہنچے گا۔

چہرہ دھونے کی حکمتیں

اس کے بعد چہرہ دھویا جاتا ہے، چہرہ ہر وقت کھلا رہتا ہے اڑنے والی گرد و غبار، آلودگی نا صاف ہوا دھوئیں کے بادل۔ موسمی اثرات سب چہرے کی تازگی کو متاثر کرتے ہیں۔ وضو میں چہرہ کو دھونا فرض و ضروری قرار دیا گیا ہے، پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک دھونا لازمی ہے، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک چہرے کی حدود راجع ہیں اس حصے کو تین بار مل کے دھونا کہ ایک بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے فرض ہے۔ چہرہ کی صفائی انسان کو آلودگی اور کیمیکل ملے اثرات جو ہماری فضا کا جزو لازم بن چکے ہیں سے حفاظت کرتا ہے۔ چہرہ کو بارونق اور چمکدار بناتا ہے۔ خوبصورت کو برقرار رکھتا ہے۔ چہرہ پر داڑھی خلال ان اعصاب و غد کو متحرک کرتا ہے جن کے سست ہو جانے کی وجہ سے دانت۔ جڑے۔ کان کا بیرونی حصہ درد و الم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چہرہ کے جن حصوں کو دھویا جاتا ہے ان میں آنکھ کے اوپر کا حصہ بھی ہے طب نبوی میں اس مقام کے بارہ میں آیا ہے رسول اللہ نے فرمایا جب تم تیل لگاؤ تو آنکھوں کی اوپر والی ہڈیوں سے شروع کرو اس سے تمہیں یہ فائدہ ہوگا کہ سرد درزائل ہو جائے گا (حکیم ترمذی، نوادر الاصول 72/2)

وضو میں یہ جگہ بار بار دھوئی اور ملی جاتی ہے اس دوران پانی کی بوندیں آنکھوں میں داخل ہوتی ہیں اور بھونپیں بھی اس سے گیلی ہوتی ہیں یہ عمل آنکھوں کی حفاظت میں بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ آنکھیں گرد و غبار کی وجہ میلی ہو جاتی ہیں ان میں گرد و غبار کے ساتھ نقصان دہ ذرات چلے جاتے ہیں وضو کے دوران دھونے سے آنکھیں صاف ہو جاتی ہیں اور نقصان دہ مواد زائل ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے امراض میں عمومی طور پر دو قسم کی ادویات

استعمال کی جاتی ہیں۔ باریک پاؤڈر سرمہ وغیرہ، دوسری سیال قطرات کی شکل میں تجربات شاہد ہیں کہ اعصابی و رطوبتی امراض میں خشک ادویات اور خشکی اور گرمی کے امراض میں سیال ادویات زیادہ کام کرتی ہیں۔ اس لئے اطباء کرام نے طرح طرح کے سرمے اور قطور ترتیب دئے ہیں ماہر معالج اپنی ضرورت کے مطابق کسی بھی طریق کو اختیار کر سکتا ہے۔ انسانی وجود کو پانی کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے، پانی کی کمی بہت سے ناگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔۔۔

علم تشریح الاعضاء والے کہتے ہیں پپوٹوں کے اندرونی سطح پر باریک باریک گلیٹیاں ہوتی ہیں الٹا کر دیکھنے سے یہ موتیوں کی لڑیوں کی دکھائی دیتی ہیں اوپر والی گلیٹیاں نیچے والی گلیٹیوں کی نسبت لمبی ہوتی ہے ان کی نالیاں آزاد پپوٹوں کے کناروں پر آخر ختم ہوتی ہیں، ان گلیٹیوں سے ایک قسم کی چکنی رطوبت خارج ہوتی ہے تو پپوٹوں کے کناروں کو تر رکھتی ہے پپوٹوں کو باہم چپکنے سے باز رکھتی ہے جب ان کی رطوبت خارج نہیں ہوتی کسی وجہ سے بند ہو جاتی ہے تو مریض بردہ یا مائی بومی ان سسٹ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وضو ان کناروں کو تر رکھنے کا سبب اور اس بیماری سے حفاظت ہے (ہیبومن اناتومی و فزیالوجی حکم جیلانی خان صفحہ 302)

چہرہ تروتازہ ہی اچھا لگتا ہے نوجوان طبقہ اس تازگی کو برقرار رکھنے کے لئے قیمتی لوشن اور کریمیں استعمال کرتا ہے لیکن یہ کیمیکلز ملے لوشن اور کریمیں چہرے کی نازک جلد پر گہرے نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ لڑکیوں کے چہرے پر غیر ضروری بال نکالنا شروع ہو جاتے ہیں، ہر ایک لوشن و کریم کے بنانے والوں کا دعویٰ ہوتا ہے کہ ہمارے مصنوعات قدرتی تروتازگی لوٹائے گی لیکن ایسا نہیں ہوتا یہ چہرے کی رنگت کے ساتھ ساتھ اس کی تروتازگی کو بھی دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں۔ پانی انسانی ضرورت کی چیز ہے وضو میں چہرہ کو بار بار

دھونے والے حضرات چہرہ پر تروتازگی حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ پانی میں جلد کے ضروری اجزاء موجود ہوتے ہیں، باقاعدگی سے وضو کرنے والوں کو تروتازگی کے لئے کسی لوشن یا کریم کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی انہیں چہرہ کی تازگی وضو کے صدقہ میں مل جاتی ہے۔

فضائی آلودگی کا نقصان اور وضو میں چہرہ دھونے کی اہمیت

آج کل جب ہم گھروں سے نکلتے ہیں اور ہمارا گزرا ایسے مقامات سے بھی ہوتا ہے جہاں جراثیم بکثرت پائے جاتے ہیں مثلاً بعض مقامات پر کوڑے کے ڈھیر پڑے ہوتے ہیں یا جانوروں اور انسانوں کا فضلہ کھلا پڑا ہوتا ہے، کہیں کہیں تو مختلف حیوانات کے اجسام کے ناکارہ حصے جیسے آنتیں اور خون وغیرہ پھینک دئے جاتے ہیں یہ تمام مقامات جراثیموں کی آماجگاہ ہیں اور جب یہ کھلے پڑے ہوتے ہیں تو ان کے جراثیم فضاء کو آلودہ کر رہے ہوتے ہیں اور جب انسان ایسی جگہ سے گزرتا ہے تو یہ جراثیم انسان کے چہرے اور ہاتھوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، اگر ہم دن میں کم از کم پانچ مرتبہ اپنا چہرہ دھوئیں تو ہم ان جراثیموں سے بچ سکتے ہیں جو چہرے پر پہنچنے کے بعد منہ اور ناک کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہو کر مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

عصر حاضر کا سب سے بڑا مسئلہ آلودگی ہے، صنعتی ترقی نے ہمیں اس مسئلہ سے دوچار کر دیا ہے، فیکٹریوں کی چمنیوں سے نکلنے والی گیسیں اور گاڑیوں کے سلینسر سے نکلنے والا دھواں فضاء کو آلودہ کر رہے ہیں، اس فضاء کے اندر کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ کے علاوہ سلفر ڈائی آکسائیڈ شامل ہوتی ہے، اگر یہ گیسیں بکثرت فضاء میں موجود ہوں اور ایک انسان پسینہ سے شرابور ہو تو چہرے پر موجود پسینہ کے قطرات ان گیسوں سے تعامل کر کے مختلف تیزابوں (کاربانک ایسڈ، سلفورک ایسڈ) میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہ پسینہ سے بننے والے تیزاب انسانی جلد کو خراب کر دیتے ہیں، اس لئے چہرہ دھونے سے پسینہ اور

زہریلے کیمیکلز وغیرہ کی تیز دھل جاتی ہے اور انسانی جلدی امراض اور چہرے کی الرجی سے محفوظ و مامون رہ سکتا ہے (اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں 297)

ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا

اس کے بعد کہنیوں کی باری آتی ہے انہیں بھی تین بار مل کر دھویا جاتا ہے تین بار اس عمل کو دوہرانا مسنون ہے تاکہ وہ رگیں اور مسامات صاف ہو جائیں جو کام کار کی وجہ سے آلودہ ہو کر رک گئے ہیں۔ فقہ کی مشہور کتاب میں لکھا ہے۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا انگوٹھی، چھلا، چوڑی، کنگن وغیرہ کے نیچے پانی پہنچانا اور اگر وہ ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچ سکے تو ان کو ہلا کر پانی پہنچانا فرض ہے۔ اگر کوئی چیز آٹا وغیرہ ناخنوں وغیرہ پر جما ہوا ہو تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے آج کل ناخنوں پر ناخن پالش وغیرہ لگاتے ہیں اس کی موجودگی میں۔ وضو غسل درست نہیں (زبدۃ الفقہ جلد 2 صفحہ نمبر: 6)

جلد کے غدود جو فاضل مواد کے اخراج کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں مستعدی سے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہنیوں تک بازو میں وہ تمام اہم رگیں پائی جاتی ہیں جو دل و دماغ جگر سے منسلک ہوتی ہیں، اطباء کرام مختلف امراض اور علامات میں ان رگوں کو چھیڑا جاتا ہے۔ حجامہ، فصد کے لئے امراض مختلفہ میں مختلف رگوں سے خون نکال کر علاج کیا جاتا تھا۔ عیون الاطباء میں ان اطباء کا خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے جو فصد لگانے میں مہارت رکھتے تھے، ماہرین نے ان رگوں کے الگ الگ نام تجویز کئے ہوئے ہیں اور بیماریوں کے لئے ان رگوں سے خون نکالا جاتا ہے ان ناموں میں سے رگ صافن۔ باسلیق وغیرہ رکھے گئے ہیں۔ جدید طب میں بھی ان رگوں کی اہمیت کم نہیں ہوئی انجیکشن لگانے گلوکوز ڈریپ لگانے کے لئے بازو پر ابھری ہوئی رگوں سے کوہی منتخب کیا جاتا ہے۔ جس قدر رگیں بازو میں ابھری ہوئی ہوتی ہیں اتنی پورے وجود میں اور کسی دوسری جگہ ابھری ہوئی نہیں

ہوتیں۔ حکمائے کرام نبض شناسی کے لئے بھی کلائی کی رگ کو کام میں لاتے ہیں۔

طبی کتب میں کلائی کی رگ کو نبض کے لئے منتخب کرنے کی بہت سی حکمتیں لکھی ہیں۔ بوعلی سینا نے اس بارہ میں تفصیلاً گفتگو کی ہے ابن نفیس نے بھی کلام بسیط کیا ہے۔ ایک تو دیکھنے میں آسانی رہتی ہے دوسرے اعضائے رئیسہ کی قربت کی وجہ سے تشخیص امراض میں آسانی رہتی ہے۔ تیسرے بازوؤں کی رگوں میں گیسز کی مقدار کم ہوتی ہے گوکہ گردن کی رگ، کنپٹیوں کی ابھری ہوئی رگیں، پاؤں کے ٹخنے کی ابھری ہوئی رگیں بھی اس بارہ میں کام دیتی ہیں لیکن جو نتائج کلائی بازوؤں کی رگ دیکھنے سے ملتے ہیں دیگر مقامات میں زیادہ مہارت طلب ہوتے ہیں۔ طبی نکتہ نگاہ سے جسم پر ابھرنے والی رگوں والے مقامات کو وضو میں دھویا جاتا ہے بغور جائزہ لیں اس بات کی تصدیق ہو جائے گی، جو حصے وضو میں نہیں دھوئے جاتے وہاں رگیں ابھری ہوئی نہیں ہوتیں ان رگوں کا ابھار بے سبب نہیں ہے صحت و تندرستی کے لئے ان مقامات کو ملنا دھونا ان پر پانی بہانا اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھونا بہت سے فوائد نافعہ رکھتا ہے۔

وضو کی ایک سنت اعضاء کو ”ملنا“

علمائے کرام نے وضو کی 13 سنن نقل کی ہیں ان میں سے ایک سنت اعضائے وضو کو مل کر دھونا بھی نقل کیا ہے، صاحب مظاہر حق دس چیزیں فطرت ہیں پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”چھٹی چیز براجم یعنی جوڑوں کی جگہ کو دھونا، براجم کہتے ہیں انگلیوں کی گانٹھوں (جوڑوں) کو اور اس کی اوپر کی کھال کو جو چنٹ دار ہوتی ہے اس میں اکثر میل جمع ہو جاتا ہے، خصوصاً جو لوگ ہاتھ سے اپنا کام کاج کرتے ہیں ان کی انگلیاں سخت ہو جاتی ہیں اور ان پر میل جم جاتا ہے لہذا ان کو دھونے کی تاکید فرمائی جا رہی ہے، اسی طرح بدن کے وہ اعضاء جن میں میل جم جانے کا گمان ہو جیسے کان، بغل، ناف، انگوٹھی (غسل میں) دھونے کا

یہی حکم ہے (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد اول)

ملنے سے جہاں پانی رگوں کے اندر تک پہنچتا ہے وہیں پر جسم کے وہ حصے جنہیں ملا جاتا ہے ایک قسم کی تازگی محسوس کرتے ہیں اور ملنے، دھونے کے بعد ان کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے، ہاتھوں سے ملنے اور مسلنے سے رگوں میں خون کا بہاؤ بہتر ہو جاتا ہے۔

سر کے بال اور مسح

چوتھائی سر کا مسح کرنا مسح کم از کم تین انگلیوں سے کرے، ایک یا دو انگلیوں سے جائز نہیں۔ ٹوپی یا عمامہ یا اوڑھنی یا برقعے وغیرہ پر مسح کیا تو درست نہیں۔ سر پر خضاب یا مہندی کی تہہ (یعنی جب خضاب یا مہندی لگانے کے لئے اوپر لیپ دی جاتی ہے) لگی ہوئی ہو تو اس کے اوپر سے مسح جائز نہیں (زبدۃ الفقہ جلد 2 صفحہ نمبر: 6)

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا اگر کسی کے ہاتھ یا پیر کی انگلیاں بالکل ملی ہوئی ہوں یعنی ان میں کھلا فاصلہ نہ ہو تو ان میں خلال کرنا فرض ہے۔ اگر اعضاء غنسل وضو میں کوئی چکنی چیز لگی ہوئی ہو تو اس کے اوپر سے پانی بہہ جانا شرط ہے۔ اندر تک اثر کرنا۔ شرط نہیں لہذا اس کا غنسل وضو جائز ہے

سر پہ مسح کرنے سے ہاتھوں کی تری بالوں پر لگ جاتی ہے چڑے تک نہیں پہنچ پاتی۔ بال رکھنے کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا جو طریقہ ہے وہ سر کے بال منڈھانے کا ہے گوکہ شائل میں یہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے کہ لمبہ جمہ و فرہ یعنی کانوں کی لوٹک۔ کانوں کے درمیان تک اور کانوں سے اوپر تک بال رکھے لیکن عمومی طور پر معمول سر منڈھانے کا تھا، ایک روایت میں یوں آیا ہے اے اللہ! سر منڈھانے والوں پر رحم فرما اے اللہ! سر منڈھانے والوں پر رحم فرما، اے اللہ! سر منڈھانے والوں پر رحم فرما (تین بار دعا دی) چوتھی بار فرمایا اے اللہ! سر کے بال چھوٹے کرانے والوں پر رحم فرمایا (صحیح بخاری 617/2 صحیح مسلم باب تفضیل الحلق

81/4 سنن ابن ماجہ باب الحلق (1012/2) جو انسان سر کے بال منڈھاتا ہے، وہ نبی ﷺ کی تین بار مانگی گئی دعا کی فضیلت کو پہنچتا ہے اور بال کٹانے والا ایک بار۔ وضو میں سر منڈھانے والے کے لئے یہ خاصیت موجود ہے کہ مسح کرتے وقت ہاتھوں کی تری سر کی جلد کو معمولی سا ترکرتی ہے جس کے اپنے فوائد و فضائل ہیں۔

طبی تجربات اس پر شاہد ہیں کہ بالوں کو برابر رکھنا چھوٹے ہوں یا بڑے، صحت کے لئے ضروری ہے کیونکہ انسان صرف کھانے پینے یا سانس لینے پر ہی گزارا نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے دیگر غیر مرئی شعاعوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ رات کے وقت خنکی اور دن کے وقت دھوپ اس کی صحت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں، اگر سر پر بال یکساں ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے یہ الگ بحث ہے تو یہ کائناتی شعاعیں برابر اثر انداز ہوتی ہیں بصورت دیگر بالوں کی کسی جگہ کمی اور کسی جگہ زیادتی انسانی مزاج و صحت کے لئے ٹھیک نہیں۔ اہل علم نے فیشی بالوں کو ناپسند کیا ہے

سر کا مسح کرنا

اس کے بعد تازہ پانی لیکر سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ پھر کانوں کا اور گردن کا۔ اس سارے عمل میں ان اعضاء کو معمولی مقدار پانی سے ترک کیا جاتا ہے جو ہماری نفسیات و جذبات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو خواہ مخواہ پورے طور پر کام کرنا چھوڑ دیں۔ کانوں میں گیلی انگلیاں ڈال کر صفائی کرنا، میل کچیل اور ان ذرات سے کانوں کو صاف کرنا جن کی کثرت قوت شنوائی کو متاثر کر سکتی ہے کو دور کر دیا جاتا ہے۔

سر کا مسح کرنے میں بھی بہت سی سائنسی حکمتیں پائی جاتی ہیں، اہل علم جانتے ہیں کہ کاسہ سر کے اوپر بال آدمی کے اندر انیٹینا کا کام کرتے ہیں معمولی عقل و شعور والا بھی جانتا ہے کہ آدمی اطلاعات کے ذخیرے کا نام ہے جب تک اسے کسی عمل کے بارے میں اطلاع نہ ملے وہ

کوئی کام نہیں کر سکتا مثلاً کھانا ہم اس وقت کھاتے ہیں جب ہمیں بھوک لگتی ہے پانی اس وقت پیتے ہیں جب ہمارے اندر پیاس کا تقاضا ہوتا ہے، سونے کے لئے اس وقت لیٹتے ہیں جب اطلاع ملتی ہے کہ اب ہمارے اعصاب کو آرام کی ضرورت ہے، خوشی کے جذبات تو احساسات ہمارے اوپر اس وقت مظہر بنتے ہیں جب ہمیں خوشی کے متعلق کوئی اطلاع فراہم کرے، اسی طرح غیظ و غضب کی حالت کا انحصار بھی اطلاع پر ہے۔ دراصل اس بات کی طرف متوجہ کر دیتی ہے کہ ہم یہ کام اللہ کے لئے کر رہے ہیں، وضو کے ارکان پورے کرنے کے بعد جب ہم سر کے مسح تک پہنچتے ہیں تو ہمارا ذہن غیر اللہ سے ہٹ کر اللہ کی ذات میں مرکوز ہو چکا ہوتا ہے، مسح کرتے وقت جب ہم سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو سر کے بال ان اطلاعات کو قبول کرتے ہیں جو ہر قسم کی کثافت محرومی اور اللہ سے دوری کے متضاد ہیں یعنی بندہ کا ذہن اس بات کو قبول کرتا ہے جو مصدر اطلاعات (اللہ تبارک و تعالیٰ) سے براہ راست ہم رشتہ ہے۔

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا

اس کے بعد جب انسان سر کا مسح کرے تو اس کے لئے بزرگوں نے فرمایا کہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اَللّٰهُمَّ اِظْلِمْنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ۔ اے اللہ! مجھے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیے گا اس دن جس دن آپ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ جب میدان حشر میں لوگ جمع ہوں گے تو وہاں پر شدید گرمی کا عالم ہوگا اور سورج قریب ہوگا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ لوگ اس دن اپنے پسینے میں غرق ہوں گے، بعض لوگوں کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا، بعض لوگوں کی کمر تک پسینہ ہوگا، بعض لوگوں کے سینے تک پسینہ ہوگا اور بعض لوگوں کے ہونٹوں تک پسینہ ہوگا، اس طرح لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حشر کے دن کی اس

گرمی سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس لئے بزرگوں نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ: اے اللہ! جس دن آپ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، مجھے اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرما۔ اصلاحی خطبات جلد نمبر 13 صفحہ نمبر: 142

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس پانی سے کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا (یعنی نیا پانی لے کر مسح کیا)۔ (جامع ترمذی اور مسلم نے اس روایت کو زیادتی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ جس میں دیگر اعضاء وضو کے دھونے کا بھی ذکر ہے)۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ نمبر: 390

کانوں کا مسح کرنا۔

کانوں کا مسح کرنا وضو کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ ہے، کان کے اندر پانی سے ترکی ہوئی شہادت کی انگلی اور باہر کی طرف انگوٹھے سے مسح کرنے سے کانوں کا ہر قسم کی آلودگی دور ہو جاتی ہے اور اس سے سماعت پر گہرے اثرات اثرات مرتب ہوتے ہیں، جب کانوں کا مسح کیا جاتا ہے تو دل کو عجیب و غریب مسرت میسر آری ہے۔ پورے سر اور کانوں کا مسح سنتِ مؤکدہ ہے (فتاویٰ محمودیہ جلد 8 صفحہ نمبر: 100)

کانوں اور گردن کے مسح کے طبی فوائد۔

کان اور گردن انسانی جسم کا وہ حصہ ہیں جہاں انسانی اعضاء اور انسانی حواس کے بنیادی پوائنٹ ہوتے ہیں انسانی حساسیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے اگر ان مقامات سے پاس ہرنے والی لہریں (سگنلز) رک جائیں تو انسانی حواس اور اس کا کردار نہ ہونے کے برابر ہو جاتی ہے۔ کان سننے کا آلہ ہیں، یہ انسانی جسم کے کو متوازن رکھتے ہیں اگر کانوں کا اعتدال بگڑ جائے تو انسانی صلاحیتوں پر برا اثر مرتب ہوتا ہے، کان قدرت کا شاہکار ہیں اسکے گھماؤ اور اس سے منسلک چہرہ اور کمری ہڈیاں کتنی اہم اس کا انداز کرنا بہت مشکل ہے یہ

چیزیں تو رہیں ایک طرف کانوں پر اگنے والے بال تک اہم کردار کے حامل ہوتے ہیں، اس لئے کانوں کو تر کرنا، ان کا مسح کرنا انہیں صاف رکھنا انسانی صحت اور انسانی حواس کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔

انسانی وجود اور اس کے حواس کمپیوٹر سے ملتے جلتے انداز میں کام کرتے ہیں، کام کرنے کے لئے مناسب حرارت اور نرمی، تسلسل، صحیح سمت بہت اہم ہوتے ہیں، کان اور گردن اس کے قریبی حصے فضاء میں بکھری صحت مند لہروں کو دماغ تک پہنچاتے ہیں، ان لہروں کے تسلسل سے دماغ اپنے فیصلے مرتب کرتا ہے، انسانی وجود میں کان دراصل انٹین ہیں جو ماحول اور فضاء سے ضرورت کی توانائیاں اور لہریں وصول کر کے دماغ کو ارسال کرتے ہیں، کانوں کی خاصیت ہے یہ آوازوں اور لہروں وغیرہ میں تمیز کرتے ہیں ہمیں وہی کچھ سنواتے ہیں جو ہم سننا چاہتے ہیں، ضرورت پڑنے پر یہ معمولی سی آواز کو بھی سن لیتے ہیں جب ضرورت نہیں ہوتی تو شور و ہنگامے بھی متوجہ نہیں کر سکتے۔

کانوں میں اگر رطوبت زیادہ ہو جائے تو بھاری پن اونچا نسا ئی دینے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے، وضو کے دوران کانوں کا مسح ہلکا سا ارتعاش پیدا کرتا ہے جو بلغم کے اجتماع کو روکنے کا سبب بنتا ہے جب کسی چیز کو ملا جائے تو وہاں عمومی طور پر رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح اگر کانوں میں خشکی کا غلبہ ہو جائے تو خارش، جھنھناہٹ، سیٹیوں کی آوازیں آنا، غیر طبی شور کا سنائی دینا۔ اونچی آوازوں کے تحمل کا نہ ہونا جیسی علامات رونما ہوتی ہیں، وضو کے دوران کانوں کا مسح کرنا اور ہلکی تری کا پہنچانا صحت کے لئے کارآمد ہے اگر کانوں کا ٹھیک انداز میں مسح کیا جائے اور تازہ پانی کا استعمال کیا جائے تو کانوں کی ان غیر صحت مند علامات سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اطباء کرام کانوں میں ہمیشہ ادویات یا تیل، بادام روغن کو نیم گرم ڈالنے کی ہدایت کرتے ہیں تاکہ اندرونی حساس اعضاء کسی بھی نقصان سے محفوظ رہ سکیں،

لیکن وضو میں اتنا اہتمام مشکل ہوتا ہے اس لئے ہاتھوں کی حرارت اور پانی کی کم مقدار اس قدر اعتدال اختیار کر جاتے ہیں کہ کسی قسم کے نقصان کا امکان باقی نہیں رہ جاتا۔

گردن کا مسح کرنا

گردن کا مسح ایک ایسا عمل ہے جو انسان کے خونی دباؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے ذہنی تناؤ ختم ہو جاتا ہے بلڈ پریشر نارمل ہونے لگتا ہے۔ بڑھے ہوئے افکار سے گلو خلاصی ہوتی ہے۔ گردن وہ مقام ہے جہاں پر اعصاب اگتے اور پورے جسم کو کنٹرول کرنے کے لئے تقسیم ہوتے ہیں گردن کی رگیں خبر رساں اور حکم رساں اعصاب مجموعہ ہوتی ہیں، یہ رگیں جہاں وجود کو قابو میں رکھنے کے لئے اہم کردار ادا کرتی ہیں وہیں پر مختلف علامات کی نشان دہی بھی کرتی ہیں۔ جس میں مختلف امراض کا احساس گردن اور اس کے گرد و نواح میں محسوس کیا جاتا ہے۔ نروس سسٹم کی معمولی خرابی بھی اسی جگہ سے تشخیص کی جاتی ہے۔ انسانی جسم میں پائے جانے والے اعضاء کا کردار متعین ہے۔ حرکتی اعضاء مسکولر ہیں گرمی پیدا کرنے والے اور جسمانی حرارت کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری غدد پر عائد ہوتی ہے اور احساس کرنا اور اس کے مطابق جسم کی حفاظت کے احکامات جاری کرنا یہ اعصاب کی ذمہ داری۔ عضلات کا مزاج خشک، غدد کا گرم اور اعصاب کا ٹھنڈا ہوتا ہے، اعصاب رطوبتی مزاج رکھنے کی وجہ سے رطوبتی مواد کی موجودگی میں ہی کام کرتے ہیں۔ گردن نروس سسٹم کا گیٹ وے ہے اور اس میں حساسیت بہت زیادہ موجود ہوتی ہے یہاں پر معمولی تراوت بھی بہترین نتائج پیدا کرتی ہے۔ جہاں زیادہ پانی بہانے کی ضرورت تھی جیسے ہاتھ چہرہ بازو، پاؤں وہاں پر ہر عضو کو تین تین بار دھونے اور ملنے کی تاکید موجود ہے لیکن گردن کے لئے جتنی نمی درکار تھی وہ گیلے ہاتھ کے مسح سے پوری ہو جاتی ہے یہاں پانی بہانے کی ضرورت نہیں تھی اس لئے مسح کافی قرار دیا گیا ہے۔

کچھ لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ گردن کا مسح بلڈ پریشر اور امراض دماغی اور اعصابی تناؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس بات میں شک نہیں کہ گردن کے مسح سے یہ فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن خون کا ابھار اور گرم ہونا اعصاب کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ جگر و دیگر جسمانی غدد کی افیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے غدد کی تاثیر گرم ہوتی ہے اور فشار الدم گرمی کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے ہاتھوں کی تری اس میں ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتی ہے۔ پہلے چہرہ دھویا جاتا ہے اور چہرہ کی حدود میں ماتھا، کنپٹیاں، بھونیں۔ کان کی لو وغیرہ شامل ہیں ان پر تین بار پانی بہایا جاتا ہے جس سے خون کے ابھار اور بلند دباؤ میں کافی حد تک کمی واقع ہو جاتی ہے گردن کا مسح اس عمل کی تکمیل کر دیتا ہے۔

وضو بلڈ پریشر اور غصہ کا علاج

اذا غضب احدکم فلیتوضاء کہ جب تمہیں غصہ آئے تو وضو کرلو (خلاصہ الاحکام لنووی 122/1، الادب بیہقی 55/1) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی وجہ سے آتا ہے، شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے، جب تم پانی سے بچھاؤ گے تو ٹھنڈی ہو جائے گی۔ جب تمہیں غصہ آئے تو وضو کرلو (المسند الموضعی باب علاج الغضب 488/17)

دوسری حدیث ہے تمہیں جب غصہ آئے تو خاموشی اختیار کرلو (جامع الاحادیث 373/3 مجمع الزوائد 70/8) اعوذ باللہ پڑھو (سبل السلام 657/2) علامہ ملا علی القاری لکھتے ہیں جب انسان ایک حالت سے دوسری حالت میں جاتا ہے تو اس کی کیفیات بھی بدل جاتی ہیں (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ 3194/8) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کسی کو غصہ آئے اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جائے گا، اگر پھر

بھی غصہ نہ جائے تو لیٹ جائے (ابو داؤد جامع الاصول من احادیث الرسول کتاب الغضب والغيظ 6202/8، شرح السنہ للبخاری 365/6 شعب الایمان بیہقی 309/6)

کتاب جامع العلوم والحکم میں ہے ”یہ بڑھے ہوئے غصہ کو دور کرنے کے لئے بہت بڑی دوا ہے۔ غصہ میں ایسی باتوں کا ظہور ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بعد میں نادم ہونا پڑتا ہے (جامع العلوم والحکم 146/1)

ان تمام احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد معمولی سمجھ بوجھ والا انسان بھی اس بات کا قائل ہو جائے گا کہ خون کے بڑھے دباؤ کو وضو کے ذریعہ سے قابو کیا جاسکتا ہے۔ اس بارہ میں ایک بات کی وضاحت کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طب جدید میں ہر بڑھے ہوئے دباؤ کو بلڈ پریشر ہائی کہا جاتا ہے وہ عدد کی سوزش کی وجہ سے ہو یا پھر معدہ میں گیس کی وجہ سے جو لوگ ان دونوں میں فرق نہیں کر پاتے وہ بلڈ پریشر کا علاج نہیں کر سکتے۔

غصہ ہمیشہ عدد کے التهاب کی وجہ سے آیا ہے جس میں بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے وضو اس جگہ تیر بہدف کام کرتی ہے جو دباؤ گیس یا معدہ کی خرابی کی وجہ سے ہوگا اس میں مریض کو غصہ نہیں آتا بلکہ تفکرات میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو چیزیں اشیاء التهابی بلڈ پریشر کے لئے نافع ہوتی ہیں گیس کی وجہ سے ہونے والے دباؤ میں نقصان دیتی ہیں۔ یاد رکھئے وضو گرمی کے زور کو توڑتی ہے۔ ان احادیث کے مطالعہ سے ایک باریک نکتہ یہ بھی سامنے آتا ہے کہ غصہ والے فرد کو (جس کا خون گرم ہو کر اوپر چڑھ گیا ہے) کھڑے کو بیٹھ جانے اور بیٹھے کو لیٹ جانے کی تلقین کی جا رہی ہے، اگر غضبناک انسان وضو کر لیتا ہے تو اسے مکمل ثمرات ملتے ہیں۔ جب کہ گیس کی وجہ سے ہونے والے بلڈ پریشر کے مریض کو حرکت نفع دیتی ہے کیونکہ حرکت گرمی کی پیدائش کا سبب ہے اور گیس والے مریض کو گرمی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کو حرکت کرنا فائدہ مند ہے اور حقیقی بلڈ پریشر کے مریض کو حرکت

نقصان دہ ہے اس باریک نکتہ کو ذہن نشین کر لیں زندگی میں بہت فائدہ دیگا۔ گیس والا بلڈ پریشر نماز کو لمبے رکوع و سجود والی نماز سے فائدہ ہوتا ہے۔

دونوں پاؤں دھونا

سب سے آخر میں پاؤں کو دھویا جاتا ہے انگلیوں کا خلال کیا جاتا ہے۔ پاؤں دھونے کے عمل کو بھی تین بار کیا جاتا ہے۔ اس عمل سے انسانی صحت پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں انگلیوں کے درمیان مسح کیا جاتا ہے جس سے انسانی صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں، بھاری وجود والے لوگوں کی انگلیاں عمومی طور پر ساتھ ملی ہوتی ہیں ان کے درمیان گندگی میل کچیل اور ناصاف شدہ پانی کے قطرے پسینہ وغیرہ جمع ہوتے رہتے ہیں جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جس سے ہر وقت عمل اخراج جاری نہ رہتا ہو اس سے نکلنے والا مواد کچھ تو ہوا لگنے یا جسمانی حرارت سے خشک ہو جاتا ہے کچھ کثیف حصہ بیرونی طرف لگا رہ جاتا ہے اگر اسے بروقت صاف کر لیا جائے تو صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں بصورت دیگر یہی مواد تعفن کا سبب بنتا ہے اور مدت متعینہ کے بعد چمڑے پر سڑاندگی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ان نازک جگہوں پر فنگس پھوڑے پھنسیاں یا پھر گلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

دماغ اطلاعات قبول کرتا ہے اور یہ اطلاعات لہروں کے ذریعے سے منتقل ہوتی ہیں، اطلاع کی ہر لہر ایک وجود رکھتی ہے وجود کا مطلب متحرک رہنا ہے، قانون یہ ہے کہ روشنی ہو کہ پانی اس کے لئے بہاؤ ضروری ہے اور بہاؤ کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مظہر بنے اور وہ خرچ ہو، جب کوئی بندہ پاؤں دھوتا ہے تو زائید روشنیوں کا ہجوم پیروں کے ذریعے ارتھ ہو جاتا ہے اور جسم انسانی زہریلے مادوں سے محفوظ ہو جاتا ہے

مشاہدہ کیا گیا ہے کہ انسانی بدن سے ہر وقت زہریلے مواد پسینہ کی شکل میں خارج ہوتے

رہتے ہیں، بسا اوقات انہی بخارات کے چند زہریلے اثرات مسامات بدن میں جمع ہو جاتے اور خطرناک امراض کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں اور صحت و تندرستی کا خاتمہ کر دیتے ہیں اگر صفائی کا خیال رکھا جائے، بالخصوص کھلے ہوئے اعضاء کو دھویا جائے تو یہ خطرہ دور ہو جاتا ہے اور وضو صفائی کا بہترین ذریعہ ہے۔

وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنے کے طبی فوائد

وضو میں انگلیوں کا خلال کیا جاتا ہے جو اس غیر ضروری مواد کے زائل کرنے کا سبب بنتا ہے یوں انسانی تکلیف دہ عمل سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خلال کرو کیونکہ یہ صفائی ہے اور صفائی ایمان کی طرف بلاتی ہے اور ایمان اپنے صاحب کے ساتھ جنت میں جائے گا (رواہ طبرانی فی الاوسط 215/7 جامع الاحادیث 232/11 کنز العمال فی سنن الاقوال 300/9) دوسری روایت حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو انگلیوں کا خلال پانی کے ساتھ نہیں کرتا اللہ اس کا خلال قیامت کے دن آگ سے کرے گا (الجم الکبیر لطبرانی 64/22۔ الترغیب والترہیب للمذری، جامع الاحادیث 402/21)

طبی زبان میں اس کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ ابتدائی طور پر جو مواد بیماری کا سبب بن سکتی ہے وہ پانی کی معمولی دھلائی سے دور کی جاسکتی ہے جب یہی مواد پختہ ہو کر اس قدر سخت ہو جاتا ہے کہ جب تک اسے گرمی نہ پہنچائی جائے اس کا ازالہ ناممکن ہوتا ہے۔

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”میں نے رسول اللہ کو دیکھا، جب آپ وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی (چھنگلیاں) سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی درمیانی حصوں کو) ملتے تھے (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

انسانی صحت کو سمجھنے اور اسے برقرار رکھنے کے طریقے دریافت کرتے ہوئے بہت سوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں، ہر ایک نے اپنے نکتہ نظر سے سمجھا ان لوگوں نے انسانی صحت کو

برقرار رکھنے کے لئے بہت سے طریقے دریافت کے لئے، کچھ اپنے دریافت کئے ہوئے نکات کو سمجھا سکے کچھ اپنے مافی الضمیر کا ٹھیک انداز میں اظہار نہ کر سکے، من جملہ ان طریقوں میں سے ایک طریقہ آ کو پریش کا بھی ہے جس میں ہاتھ پاؤں کے مخصوص مقامات کو دبا کر امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے جہاں سنت نبوی ﷺ کی تکمیل ہوتی ہے وہیں پردن میں پانچ دفعہ ان پوائنٹ کو دبانے سے مختلف امراض کو کنٹرول کر نیک سبب بھی ہاتھ لگ جاتا ہے، یہ نعمت ہمیں اس انداز میں بخشی گئی کہ ہر ایک اس سے استفادہ کرے اور صحت کے ان رموز سے مفت میں لطف اندوز ہو۔

کتب احادیث میں وضو کا جو مسنون طریقہ ملتا ہے اس کے مطابق ان تمام مقامات کو ملا جاتا ہے جہاں ماہرین نے امراض سے متعلقہ مقامات کی نشان دہی کی ہے، عمومی طور پر ہاتھ پاؤں اور کان کے مخصوص پوائنٹ کو ملا جاتا ہے، آ کو پریش میں انہی مقامات کو مختلف علامات و امراض میں چھو جاتا دیا جاتا ہے۔ ان احادیث پر غور فرمائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (وضو میں) اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا اس کے ساتھ دونوں کانوں کا بھی (اسی طرح کانوں کے اندرونی حصہ کا، انگوٹھوں کے برابر والی انگلیوں سے مسح فرمایا اور اوپر کے حصہ کا دونوں انگوٹھوں سے (مسلم) حضرت ربیع بنت معوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تو (کانوں کا مسح کرتے ہوئے) دونوں کانوں کے سوراخوں میں بھی اپنی انگلیاں ڈالیں (سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، احمد)

شوگر کا مریض

شوگر کے مریضوں کے پاؤں پر پھنسیاں اور کارنکل پھوڑے نکلتا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ اعصابی سوزش کا نتیجہ ہوتے ہیں جہاں یہ پھوڑے نکلتے ہیں عمومی طور پر شوگر کی وجہ

سے یہ مقامات بے حس ہو جاتے ہیں جب ان مقامات پر پھوڑے نکلنے سے تو احساس نہ ہونے کی وجہ سے پیہ نہیں چلتا اور انکا پھیلاؤ خطرناک حد تک بڑھ جاتا ہے وضو کے دوران پاؤں کو مل کر تین بار دھونا ہوتا ہے سادہ طریقے سے پانی بہا دیا جائے تو ممکن ہے کہ بات چھپی رہ جائے لیکن پاؤں کو مل کر دھویا جائے ایک بار نہیں تین بار تو کسی بھی غیر معمولی ابھار یا زخم کو بروقت معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ملنے سے بے حس اور سن اعصاب میں خون کی روانگی بڑھ کر بے حسی کو ختم کرنے کا سبب بنتی ہے دھونا اور ملنا بے حس مقامات کو صحت مند رکھنے کے لئے بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جن اعضا وضو میں دھویا جاتا ہے روزمرہ زندگی میں ان سے بہت زیادہ کام لئے جاتے ہیں دوسرے حصے اس قدر کردار ادا نہیں کرتے جس قدر وضو والے اعضا کرتے ہیں ان میں قوت مدافعت کے ساتھ ساتھ قوت برداشت بھی دیگر حصوں سے زیادہ ہوتی ہے، گرمی سردی دیگر موسمی اثرات برداشت کرنے کی صلاحیت جس قدر ان جگہوں میں ہوتی دوسرے حصے اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو چیزیں اللہ نے ہمیں دی ہیں ان کے اسرار و بھید اس قدر ہیں شمار کرنے پر آئے تو ضخیم مجلات تیار کئے جاسکتے ہیں۔ ماہرین کو چاہئے وضو کے عمل سے انسانی جسم و نفسیات پر جو گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا بغور جائزہ لیں، ان فوائد و اثرات سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اس بات کی وضاحت تو دوسری کتاب ”تحریک علامات اور علاج“ میں کر چکے ہیں اس جگہ وضو کی مناسبت سے کچھ باتیں لکھنا فوائد سے خالی نہ ہوگا۔

وضو ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتا ہے، انسان ہجوم افکار سے نکل کر یکسوئی حاصل کرتا ہے۔ ذہنی دباؤ سے نجات پا کر راحت محسوس کرتا ہے، بغیر وضو نماز نہیں ہوتی یہ شرعی حکم ہے اگر اسے طبی زبان میں یوں کہا جائے کہ نماز کی روح وضو میں مضمر ہے نماز کی حقیقی غرض و غایت وضو کے عمل سے ظاہر ہوتی ہے تو بے جا نہ

ہوگا۔ وضو کا عمل انسان کے افکار ذہنی تفکر اور اعصابی تناؤ سے نجات کا سبب بنتا ہے۔ وضو کے عمل سے گزرنے کے بعد انسان کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ ٹھیک طریقے سے وضو کر لیا جائے تو اس کی فضیلت حدیث مبارکہ یوں وارد ہوئی ہے۔

وضو کے اسرار و فوائد علمائے اسلام کی نظر میں

وضو کے اسرار امام ابن القیم کی نگاہ میں

مسواک بنانے کے لئے سب سے عمدہ پیلو کی لکڑی ہے، کسی نامعلوم درخت کی مسواک ہرگز نہ کی جائے ممکن ہے وہ زہریلی ہو، اس کے استعمال میں اعتدال برتنا چاہئے اس لئے کہ اس کا بہت زیادہ استعمال دانتوں کی چمک دمک اور ان کی رونق ختم کر دیتا ہے کیونکہ وہ معدہ سے اٹھنے والے بخارات اور میل و کچیل کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتا ہو جاتا ہے، اگر اعتدال کے ساتھ مسواک کا استعمال کیا جائے تو دانتوں میں چمک پیدا ہوتی ہے مسوڑھوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے زبان کی گرہ کھل جاتی ہے منہ کی بدبو ختم ہو جاتی ہے اور دماغ پاک صاف ہو جاتا ہے اور کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے بہتر یہ کہ مسواک عرق گلاب میں تر کر کے استعمال کی جائے، سب سے عمدہ مسواک اخروٹ کے جڑ کی ہوتی ہے

چنانچہ تیسیر نامی کتاب میں لکھا ہے، اطباء کا خیال ہے اگر کوئی شخص ہر پانچویں دن اخرو وٹ کی جڑ کی مسواک کرے تو اس سے تنقیہ دہن ہوتا ہے، اس کی صفائی اور تندگی ذہن پیدا ہو ہے مسواک کرنے کے بیشمار فوائد ہیں، منہ کی بدبو ختم کر کے خوشبو پیدا کرتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، بلغم ختم کرتی ہے، نگاہوں کو جلا بخشتی ہے، دانتوں کی زردی ختم کر کے صاف و شفاف بناتی ہے معدہ کو درست کرتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی اور باضمہ کی معاون ہے۔ کلام کے مجاری کو سہل بناتی ہے، مسواک کرنے کے بعد ذکر و اذکار کرنے میں ادائیگی نماز کے لئے انسان میں نشاط پیدا ہو جاتا ہے، نیند کو زائل کرتی ہے، اللہ کی رضا کے حصول کا ایک اہم سبب ہے، فرشتے پسند کرتے ہیں، نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہر وقت مسواک کرنا مستحب ہے مگر نماز اور بیدار ہونے اور منہ کا ذائقہ بدلنے کے وقت زیادہ بہتر ہے (طب نبوی ابن القیم صفحہ 393)

وضو کے اسرار حضرت شاہ ولی اللہ کی نظر میں

علم اسرار الدین کے بارہ میں دو لوگوں نے زیادہ لکھا ہے، ان میں سے ایک امام غزالی ہیں دوسرے شاہ ولی اللہ ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں ”بہر حال نفس کی حالت بعض امور میں دفعۃً بدل جایا کرتی ہے، ایک عادت سے دوسری عادت کے لئے اس میں بیداری آجایا کرتی ہے، نفسانی علاجوں کے لئے اس قسم کی تبدیلیاں مفید و عمدہ ہیں، اس قسم کی بیداری اس چیز سے پیدا ہوتی ہے جس کا کامل الطہارت ہونا طبیعتوں اور دلوں میں راسخ ہو گیا ہے اور ایسی چیز صرف پانی ہی ہے اور طہارت صغیر صرف ہاتھ پاؤں منہ دھونے سے حاصل ہوتی ہے، تمام آباد ملکوں میں یہ معمول جاری ہے کہ یہ اعضاء قدرتی طور پر کھلے ہوئے رہتے ہیں، لباس بدنی سے جدا رہتے ہیں نبی ﷺ نے اس طرح پر بدن پر کپڑا پہننے سے کہ کوئی عضو بھی کھلا ہوا نہ رہے منع فرمایا، اس کی طرف اشارہ کیا ہے تو ان اعضاء

کے کھلے رہنے سے ان کے دھونے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی اور اعضاء میں البتہ حرج ہو سکتا ہے تمام شہر والوں کا معمول ہے کہ روزانہ ان اعضاء کو دھوتے ہیں جب سلاطین و امراء کے حضور میں جائیں یا عمدہ و پاکیزہ کام کرنے کا قصد کریں گے تو ان اعضاء کو ضرور دھولیں گے اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ ان اعضاء پر اکثر غبار میل وغیرہ کا اثر جلد پر ہوتا رہتا ہے، اور باہم ملاقات کے وقت بھی یہی اعضاء نظر پڑتے ہیں۔ اور اس تجربہ سے بھی شہادت ملتی ہے کہ ہاتھ پاؤں دھونے سے اور منہ اور سر پر پانی چھڑکنے سے نفس پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ خواب یا نہایت بے ہوشی اس سے دور ہو جاتی ہے، اس کا تجربہ اور علم اطباء کی تجویز سے بھی ہوتی ہے وہ اس شخص کے لئے جس کو غشی ہو یا اسے زیادہ اسہال آتے ہوں یا کسی کی فصد زیادہ لی گئی ہو یہی پانی چھڑکنا تجویز کرتے ہیں۔ تدبیر ثانیہ کے ابواب میں سے جن پر انسانی کمالات کا مدار ہے اور لوگوں کے لئے بمنزلہ فطرت کے ہو گئے ہیں طہارت بھی ایک باب ہے، اس کی وجہ سے فرشتوں کے ساتھ قرب و اتصال ہو جاتا ہے، شیاطین سے بعد ہوتا ہے، حجۃ اللہ البالغہ صفحہ 111 باب 44 وضو اور غسل کے اسرار میں

وضو کی حکمتیں حضرت تھانوی کی نظر میں

حضرت مجدد ملت الشیخ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

جس قدر وضو کی حکمتیں و اسرار ہم بیان کریں گے وہ سب اس میں پائی جاتی ہیں، بلکہ اور بھی بہت سے حکمتیں اس میں اور دوسرے احکام میں ایسی بھی ہیں جہاں تک ہمارا علم نہیں پہنچا۔

اول حکمت

وضو ترک غفلت: اب ہم ترتیب وار وضو کی حکمتیں آیات قرآنی و احادیث نبویہ ﷺ و کتب علم الابدان سے لے کر بطور خلاصہ لکھتے ہیں، لہذا واضح ہو کہ وضو انسان کو ظاہری و باطنی گناہوں اور غفلت ترک کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اگر نماز بغیر وضو کے پڑھنی مشروع

ہوتی تو انسان اسی طرح پردہ غفلت میں سرشار رہتا اور غافلانہ نماز میں داخل ہو جاتا، دنیاوی ہموں و شواغل میں پڑ کر نشیلے آدمی کی طرح ہو جاتا۔ لہذا اس نشہ غفلت کو اتارنے کے لیے وضو شروع ہوا ہے تاکہ انسان باخبر و باحضور ہو کر خدا کے آگے کھڑا ہو۔

دوم حکمت

وضو حفظِ ما تقدم: مشاہدہ و طبی تجارب اس امر کے شاہد ہیں کہ انسان کے اندرونی جسم کے زہریلے مواد اطرافِ بدن سے خارج ہوتے رہتے ہیں اور وہ ہاتھ پاؤں یا اطرافِ منہ و سر پر آ کر ٹھہر جاتے ہیں اور مختلف اقسام کے زہریلے پھوڑے و پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں، اور اطرافِ بدن کو دھونے سے وہ گندے مواد رفع ہوتے رہتے ہیں۔ یا تو جسم کے اندر ہی ان کا جوش پانی سے بجھ جاتا ہے یا خارج ہوتا رہتا ہے۔

سوم حکمت

وضو حصولِ حبِ الہی: بنیتِ اطاعتِ الہی ظاہری و باطنی نظافت کا پابند خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: {إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ} یعنی خدا تعالیٰ باطنی و ظاہری طہارت و صفائی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس جس صفت سے انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کا شرف عطا ہو لازم ہے کہ اس سے متصف رہے۔

چہارم حکمت

وضو غلبہٴ ملکیت بر بہیمیت: جب طہارت کی کیفیت نفس میں راسخ ہو جاتی ہے تو ہمیشہ کے لئے نورِ ملکی کا ایک شعبہ اس میں ٹھہر جاتا ہے اور بہیمیت کی تاریکی کا حصہ مغلوب ہو جاتا ہے

پنجم حکمت

وضو از یادِ عقل: طہارت سے طبیعت میں عقل کا مادہ بڑھتا رہتا ہے اور جہاں عقل تام ہو گئی

وہاں حضورِ الہی بھی تام ہوگا۔

ششم حکمت

وضو و نور و سرور: گناہوں اور کسل کے باعث جو روحانی نور و سرور اعضا سے سلب ہو چکا تھا وضو کرنے سے دوبارہ ان میں عود کر آتا ہے۔ یہی روحانی نور قیامت میں اعضائے وضو میں نمایاں طور پر درخشاں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ آپ حضرت ﷺ فرماتے ہیں:
 إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًا مَجْلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ۔ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔ یعنی قیامت کے دن میری اُمت جب آوے گی تو وضو کے آثار سے ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے روشن ہوں گے، اس لیے تم میں سے جو کوئی اپنی روشنی بڑھا سکے وہ بڑھائے۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے: تبليغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء۔ یعنی جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک مؤمن کو جنت کا زیور پہنایا جاوے گا۔

ہفتم حکمت

وضو قربِ ملائکہ: طہارت کی وجہ سے انسان کو فرشتوں کے ساتھ قرب و اتصال ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں اس کو شرفِ باریابی عطا ہو، کیوں کہ طہارت کی وجہ سے انسان کو شیاطین سے بعد ہو جاتا ہے۔

ہشتم حکمت

وضو شعارِ الہی میں بطہارت داخل ہونا: چوں کہ نماز عظیم الشان شعارِ اللہ میں سے ہے، لہذا شعارِ الہی میں داخل ہونے کے لیے وضو لازم ٹھہرایا گیا۔ چنانچہ آپ حضرت ﷺ فرماتے ہیں: مفتاح الصلاۃ الطہور۔ یعنی نماز کی کنجی وضو ہے۔

نہم حکمت

وضو عرض حال: رعایا کو بغرض مطلب و حال اور احکام شاہانہ سننے کے لیے دربار شاہی میں جانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس وجہ سے تمام آداب و تعظیمات جو وقتِ حضورؐ کی دربارِ بجا لاتے ہیں وہ سوال ہی کی مد میں شمار کیے جاتے ہیں، مگر جیسے عرض مطلب کے لیے زبان اور حکم سننے کے لیے کان چاہئیں ایسا ہی حضورؐ دربار کے لیے ہاتھ، منہ، پاؤں کا دھونا اور درستی لباس کی ضرورت ہے اور یہ سب کچھ مدسوال و عرض حال ہی میں شمار کیے جاتے ہیں۔ پس جب امرا و سلاطین کے حضور میں جاتے یا کسی عمدہ یا پاکیزہ کام کا قصد کرتے ہیں تو ان اعضائے وضو کو دھو لیتے ہیں، کیوں کہ ان پر اکثر گرد و غبار، میل کچیل کا اثر بوجہ ان کی بڑبگی کے ہوتا رہتا ہے اور باہم ملاقات کے وقت بھی یہی اعضا نظر پڑتے ہیں۔

وہم حکمت

وضو حصولِ تقویت و بیداریِ اعضائے رئیسہ: تجربہ سے شہادت ملتی ہے کہ ہاتھ پاؤں کے دھونے سے اور منہ اور سر پر پانی چھڑکنے سے نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے اور اعضائے رئیسہ میں تقویت و بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ غفلت اور خواب اور نہایت بے ہوشی اس فعل سے دور ہو جاتی ہے۔ اس تجربہ کی تصدیق حاذق اطبا سے ہو سکتی ہے، کیوں کہ جس کو غشی ہو یا زیادہ اسہال آتے ہوں یا کسی کی فصد لی گئی، ہو اس کے اعضائے مذکور پر پانی چھڑکنا تجویز کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ قریشی نے اپنی کتاب ”موجز“ میں اور دیگر اطبانے بھی لکھا ہے: فإنه ينعش الحرارة الغريزة، ويقويها، وينفع الغمى الحادث عن الكرب الحماسي وغيره۔ یعنی منہ، ہاتھ پاؤں پر پانی چھڑکنا حرارتِ غریزہ کو تازہ اور قوی کر دیتا ہے اور حجام وغیرہ کی تکلیف سے جو بے ہوشی پیدا ہو اس میں یہ امر نافع ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انسان کو امر ہوا کہ اپنے نفس کی کاہلی اور پڑمردگی و سستی و کثافت کو بذریعہ وضو دور کرے، تاکہ خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہونے کے لائق ہو سکے، کیوں کہ وہ سدا

□

ہوشیار و بیدار ہے۔ (احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ نمبر: 45)

مسواک

مسواک کے معنی

(سُوك - رگڑنا) دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی دانت صاف کرنے کی لکڑی دانت یہ عموماً نیم، کیکر پھلا ہی کی ہوتی ہے نیم کی مخصوص لکڑی جس کے سروں کو ریشہ دار بنا کر دانت صاف کیے جاتے ہیں تو تھ برش

مسواک کے مترادفات

(جمع) مسواکیں دانتدانتون

مسواک کے انگریزی معنی

tooth-brush

مسواک سے متعلق اشعار

مری آہ دل سوزاں کو سن کو مت ہنس اے زاہد

کہ یہ شعلہ لگائے گا تری مسواک میں دھندا

بوسہ لبہائے گلگوں جو لیے

رنگ ہے ہر ریشہ مسواک پر

وضو اور مسواک کی اہمیت

مسلمانوں کے لئے جس دین و مذہب کو پسند کیا گیا ہے وہ اسلام ہے، جس کے مفہوم سے ہی سلامتی کی بہترین تصویر سامنے آتی ہے۔ اسلام کے نام لینے والے جنہوں نے اپنے گرد تنگ دائرے کھینچے ہوئے ہیں اور انہیں وہ اسلام کا نام دیتے ہیں اس کے ثبوت

میں وہ ان احادیث و شواہد کو لاتے ہیں جو معمول بہا نہیں ہوتے۔ وضو اور مسواک ایسے تحائف ہیں جو ساری زندگی ہر وقت و ہر آن معمول بہا رہے، کوئی بھی مسک یا فرد ان کی افادیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

جبریل امینؑ نے ابتدائی وحی میں وضو کی تعلیم دی یعنی اسلام کی ابتداء ہی وضو سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ توفیق دے تو زندگی کی آخری گھڑیوں میں اگر وضو نصیب ہو جائے تو عند اللہ قبولیت میں کوئی کسر باقی نہیں رہ جاتی۔ وضو اور مسواک کا اہتمام اس قدر تھا کہ بغیر وضو کے ذکر اللہ تک نہیں فرماتے تھے۔، مسواک وضو کی جان و روح ہے، صحیح احادیث میں جو نماز مسواک کے ساتھ کی جانے والی وضو کے ساتھ ادا کی جائے اس نماز کے مقابلہ میں جو بغیر مسواک کی جائے ستائیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔

سیرت طیبہ کا مطالعہ فرمائیں پوری حیات طیبہ میں جس قدر وضو اور مسواک کے عمل کو کیا گیا اس قدر کوئی بھی عمل ثابت نہیں ہے، روایات میں آتا ہے کہ صرف ایک رات میں مسواک کرنے کا عمل تین بار کیا جاتا تھا، اس قدر اہم اور ضروری عمل کو امت نے پس پشت ڈال دیا ہے، مسواک ایک سنت قائمہ و لازمہ ہے جس کی افادیت کسی عمر یا کسی دور میں کم نہیں ہو سکتی رہتی دنیا تک اس افادیت مسلم رہے گی جو اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے وہ جلد یا بدیر اس کا خمیازہ کسی نہ کسی انداز میں ضرور بھگتیں گے۔ علماء نے لکھا ہے اگر کوئی قوم مسواک کی سنت کو ترک کر دے تو ان سے مقابلہ کرنا دیگر لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کسی شہر کے باشندے مسواک کا انکار کر دیں تو امام ان سے مرتدین کی طرح قتال کرے۔

علامہ شعرانی نے کشف الغمہ میں لکھا ہے ”نبی ﷺ کا فرمان ہے جو شخص مسواک سے اعراض کرے، بے رغبتی دکھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسحاق کہتے ہیں جو شخص عمداً

مسواک چھوڑ دے اس کی نماز باطل ہے۔ نبی کسی بھی زمانے میں ہو اس کا کام بلا حکمت کے نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کا کوئی بھی عمل بغیر عند اللہ قبولیت کے نہیں ہے۔ مسواک ایک ایسا عمل ہے جو نبوت کی زندگی اور نبوت کے گھرانے پر پوری طرح چھایا ہوا ہے۔ اس کی ایک جھلک احادیث کی روشنی میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ فرماتے ہیں میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی زبان مبارک پر مسواک کا سرا تھا (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روای ہے رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے منہ صاف فرماتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم ہر وقت مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھا کرتے تھے (مسلم)

انبیاء کی چار سنتیں ہیں (1) حیاء (2) خوشبو (لگانا) (3) مسواک کرنا (4) نکاح کرنا (ترمذی)

مسواک فضلات منہ و معدہ کا علاج ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مسواک کو لازم پکڑو یہ بہترین چیز ہے یہ حفر کو ختم کرتی اور بلغم کو قطع کرتی ہے، نظرتیز مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، منہ کے بھبکاؤ کو ختم کر کے معدہ کی اصلاح کرتی ہے، جنت میں درجات میں اضافہ کا سبب اور فرشتوں سے تعریف کراتی اللہ کی خوشنودی کا

ذریعہ اور شیطان کو غصہ دلاتی والی ہے۔ تاریخ دمشق لابن عساکر (71/15)

حضرت علیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین باتیں بغیر علاج کے

(فالتو) بلغم کو زائل کرتی ہیں (1) مسواک کرنا (2) روزے رکھنا (3) قرآن کریم کی تلاوت کرنا (العلاج بالاعشاب 41) عمومی طور پر فضائل مسواک پر لکھی جانے والی کتب لکھا ہوا ملتا ہے کہ مسواک بلغم کو صاف کرتی ہے ذہانت کو بڑھاتی ہے۔ یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب لوگ اس قسم کی خوراکیں کھایا کرتے تھے جن سے بکثرت بلغم اور جسم میں رطوبات جنم لیا کرتی تھیں اب وقت کے بدلاؤ اور حالات کے مطابق لوگوں کی خوراکوں میں تبدیلی آگئی ہے، پہلے لوگ گھی دودھ، جو، شکر، وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے تھے۔ اب یہ چیزیں متروک ہو چکی ہیں دودھ کی جگہ کیمیکل کے سیال نے لے لی ہے۔ گھی کی جگہ ڈالڈا آگیا ہے شکر کی جگہ چینی آچکی ہے، انسان جو خوراک استعمال کرتا ہے اس کے جسم میں اخلاط بھی اسی طرح کے پیدا ہوتے ہیں۔ اب چٹ پٹے کھانوں نے انسان کے اندر بلغم کی جگہ صفرا پیدا کرنا شروع کر دیا ہے، پہلے رطوبتی امراض ہوا کرتے تھے آج صفراوی امراض کی کثرت ہے، مسواک رسول اللہ ﷺ کا دائمی عمل تھا زندگی میں کیا جانے والا آخری عمل بھی، مسواک اللہ کی رضا، حضرت جبریل کی تاکید رسول اللہ ﷺ کا دائمی عمل ہے اس کے روحانی و جسمانی فوائد لاتعداد ہیں، مسواک کرنے سے اگر غیر ضروری بلغم ختم ہوتی ہے تو اس سے غیر ضروری صفرا بھی ختم ہوتا ہے۔

مسواک نسیان کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔

نسیان کے بارہ میں طبی نکتہ نگاہ سے اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں یہ بلغمی مرض ہوتا ہے جب بلغم کی کثرت ہو جائے تو عارضہ نسیان جنم لیتا ہے عمومی طور پر لوگ عارضہ نسیان میں بادام سونف وغیرہ کھاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اس سے دماغ تیز ہوتا ہے۔ اگر دماغ خشکی کا شکار ہے، اعصابی کمزوری محسوس ہوتی ہے، یا گرمی کی شکایت ہے تو بادام سونف ضرور فائدہ دیں گے، اگر نسیان بلغم کی کثرت کی وجہ سے ہے تو بادام و سونف نقصان دیں

گے۔ ایسے لوگوں کو کڑوے درخت جیسے پیلو، نیم، کیکر، سکھ چین، وغیرہ کی مسواک فائدہ دیگی اور خوراک کی طور پر آملہ کا مربہ۔ بھنے چنے کھٹی اشیاء فائدہ دینگی، لیکن مسواک کا عمل ہر دو جگہ پر کام کرتا ہے۔

مسواک کے معنی

مسواک کے لغوی معنی ”رگڑنے“ یا ”ملنے“ کے ہیں، علماء کی اصطلاح میں مسواک اس لکڑی کو کہا جاتا ہے جو دانتوں پر ملی یا رگڑی جائے جس سے دانتوں کا میل اور زردی دور ہو جائے یوں بھی کہہ سکتے ہیں وہ شاخ یا لکڑی جس سے دانتوں کی صفائی اور کھانے کے ذرے کو دانتوں میں باقی رہ جاتے یا منہ میں پیدا شدہ ناگوار بو کو زائل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اسے مسواک کہا جاتا ہے۔

ہر قوم دانتوں اور منہ کی صفائی کا بندوبست کرتی ہے ہر ایک اپنا اپنا انداز ہوتا ہے، اہل ہند مسواک کو زیادہ پسند کرتے ہیں، تازہ مسواک کو دانتن کہا جاتا ہے۔ مسلمان تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا اہتمام کرتے ہیں لیکن ہندو لوگ صبح بیداری کے بعد جب حاجات ضروریہ سے فارغ ہوتے ہیں تو درخت کی تازہ مسواک (دانتن) کا استعمال کرتے ہیں۔

چہل احادیث

(1) بیداری کے بعد کی سنتیں اور ان کے منافع

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے سب سے پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر استنجا فرماتے پھر مسواک کرتے پھر خوشبو طلب فرماتے (ابوداؤد طیالسی 272/1)

(2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے تھے (بخاری فی الوضوء۔ مسلم الطہارۃ، نسائی الطہارۃ ابن ماجہ ابوداؤد

الطہارت) گلے کی خرابی کی صورت میں مسواک کرنے سے تکلیف کم ہو جاتی ہے انسان راحت محسوس کرتا ہے رات کو سونے سے پہلے مسواک کرنے کی عادت گلے کی انفیکشن سے محفوظ رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گلے میں موجود ٹائفلز بیکٹیریا کو جمع ہونے کی سب سے اچھی جگہ ہے، کسی سے پوشیدہ نہیں جب انسان نیند سے بیدار ہوتا ہے اس کی آواز تبدیل ہو جاتی ہے۔ قَالَ ابْنُ دَقِيقِ الْعِيدِ: فِيهِ: اسْتَحَبَّابُ السَّوَاكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ، لِأَنَّ النَّوْمَ مُقْتَضٍ لِتَغْيِيرِ الْفَمِ لِمَا يَتَصَاعَدُ إِلَيْهِ مِنْ أَجْزَةِ الْمَعْدَةِ۔ عمدة القاری شرح صحیح البخاری (3/186) علامہ عینی نے ابن دقین العید کے حوالے سے لکھا ہے کہ بیداری کے بعد مسواک کرنا مستحب ہے کیونکہ نیند کی حالت میں معدہ سے اٹھنے والے بخارات منہ کا ذائقہ خراب کر دیتے ہیں۔

”سنت نبوی اور جدید سائنسی اکتشافات“ کے مصنف لکھتے ہیں ”رات کو سونے سے پہلے برش (مسواک) کرنا میں نے ایک ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ وہ کیوں؟ کہنے لگے دن میں تو انسان بولتا رہتا ہے، منہ کو حرکت دیتا رہتا ہے جس کی وجہ سے جراثیم کو ہلاک کرنے کا موقع نہیں ملتا مگر رات کو جب آدمی منہ بند کر کے سو جاتا ہے تو سارا منہ ساکن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جراثیم کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ دانتوں کو خراب کرنے کا لہذا ڈینٹل ڈاکٹر اس بات کی تصدیق کریں گے کہ رات کو جتنے دانت خراب ہو سکتے ہیں اتنے دن کو نہیں ہو سکتے، اب ویسٹ میں کہتے کہ رات کو دانت پر برش کر کے سونا چاہیے“ (صفحہ 8) صحیح بخاری شریف کے مشہور شارح علامہ ابن بطال لکھتے ہیں: أَنَّ السَّوَاكِ سُنَّةٌ مَوْكِدَةٌ لِمَوَظَبَتِهِ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ۔ شرح صحیح البخاری لابن بطال (1/363)

ٹائلسز انسانی جسم کا بہت ہی اہم حصہ ہیں انسان کی جسمانی بڑھوتری اور گروتھ کی بنیاد ان ٹائلسز پر منحصر رہتی ہے۔ گلے کی تکلیف میں مبتلا لوگوں کے معالجین مریضوں کو سونے سے

پہلے مسواک وغیرہ کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اگر غراہوں کے ساتھ مسواک کے عمل کو بھی کر لیا جائے تو افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک شعر: لَوْلَمْ يَقْلُ انِّي رَسُولَ اللَّهِ لَكَانَ شَاہِدَ فِی ہَدِیْہِ یَنْطِقُ۔۔

اگر آپ ﷺ یہ نہ فرماتے کی میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ ﷺ کے طریق خود بول اٹھتے کہ ضرور آپ نبی ہیں اور آپ کی گواہی دیتے ہیں (ذا المعاد فصل 102)

(3) رسول اللہ ﷺ زبان کے اطراف میں مسواک فرمایا کرتے تھے اور آع آع کی آواز آیا کرتی تھی (صحیح ابن حبان 3/355)

(4) حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مسواک منہ کو صاف کرنے کا ذریعہ اور اللہ کی رضا کا سبب ہے (صحیح بخاری باب سواک الرطب والیابس 2/682 سنن ابن ماجہ باب السواک 1/106)

(5) ام المومنین عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں رسول اللہ گھر میں داخل ہونے پر سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا تھا (مسلم، ابن ماجہ باب السواک 1/106 صحیح ابن حبان باب فرض الوضوء 3/357)

(6) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی پھپھو عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں شامل ہیں۔ مونچھیں کٹوانا۔ داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کے درمیانی جگہ کی صفائی کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کو صاف کرنا، استنجا کرنا (صحیح مسلم باب خصال الفطرة 1/153 سنن ابن ماجہ باب الفطرة، سنن ترمذی باب تعظیم الاظفار 5/91)

حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنی بے نظیر کتاب ”حجتہ اللہ البالغہ“ میں لکھا ہے ”ہر ملت اور ہر جماعت کے مخصوص شعائر اور ممتاز نشانات ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حال محسوس و مشاہدہ ہوتا ہے یہ دس چیزیں بھی مسلمانوں کی خاص علامات ہیں جو ملت حنفیہ کے تمام طائفوں اور جماعتوں میں ہر زمانے ہوتی چلی آ رہی ہیں، اسی وجہ سے

انہیں فطرت کہا گیا ہے، (حجۃ اللہ البالغہ)

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اگر اپنی امت کی مشقت کا ڈرنہ ہوتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کو ضروری قرار دیتا (بخاری و مسلم)

(8) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں بلغم کو بغیر علاج کے ختم کر دیتی ہیں وہ ہیں مسواک، روزہ اور تلاوت قرآن کریم (العلاج والاعشاب)

(9) صحابہ کرام بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے کان پر مسواک ایسی رکھی ہوتی تھی جیسے کاتب کے کان پر قلم ہوتا ہے (سنن ترمذ السواک 23/1، شرح السنۃ للبیہقی 58/1، شرح ابی داؤد للعینی 149/1)

(10) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے منہ صاف رکھو

مسواک کے ذریعہ سے کیونکہ منہ قرآن پڑھنے کا راستہ ہے (ابن ماجہ)

(11) علامہ ابن قیم لکھتے ہیں، مسواک کرنے سے تین فائدے ہیں نمبر خدا کی رضا۔ دوسرا

فائدہ سنت کا قیام، تیسرا نفع اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا۔ تنبیہ الغافلین بأحادیث سید
الأنبياء والمرسلین للسر قندی (ص: 295)

(12) حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ایسی دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں اس نماز سے جو بغیر مسواک کئے ادا کی جائیں 27 گنا اجر میں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں، مسواک وضو کا حصہ

ہے اور وضو ایمان کا حصہ ہے (الترغیب فی فضائل الأعمال واثاب ابن شاہین صفحہ 146/1 السنن الکبریٰ بیہقی 38/1 شعب الایمان 27/2 مسند الحارز واندلسی باب السواک 277/1)

(13) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کو ہم نے مسواک کا اس قدر ذکر کرتے ہوئے

سنا ہمیں خوف ہونے لگا کہ کہیں اس بارہ میں قرآن میں کوئی حکم نازل نہ ہو جائے (الترغیب والترہیب کتاب الطہارت 100/1 اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزائد المسانید العشرۃ 74/1 مسند ابی یعلیٰ)

(71/12)

(14) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہمیں مسواک کا حکم دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ مسواک کر کے نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پیچھے ایک فرشتہ بھی کھڑا ہوتا

ہے، وہ فرشتہ اس کی قرأت سنتا ہے اور منہ کے قریب ہونے لگا ہے یا اسی طرح کے الفاظ مروی ہیں، یہ قربت اتنی زیادہ بڑھتی ہے کہ فرشتہ پڑھنے والے کے منہ پر اپنا من رکھ دیتا

ہے۔ اب جو بھی قرآن پڑھنے والے کے منہ سے تلاوت نکلتی ہے سیدھی فرشتے کے پیٹ میں داخل ہو جاتی ہے، پس تم اپنے منہ کو صاف رکھو قرآن کے لئے (الترغیب والترہیب للمندری

102/1 السنن الکبریٰ بیہقی 38/1 مسند البزار 372/1، شعب الایمان 381/2)

شیخ احمد دیدات لکھتے ہیں: اگر مسواک اور پانی سے منہ کو اچھی طرح صاف کیا جائے تو منہ میں ایسی شعاعیں بن جاتی ہیں جن کے باعث تلاوت قرآن اور حمد و تسبیح میں حلاوت و سرور

پیدا ہوتا ہے (اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں ص 269)

(15) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی نماز جو مسواک کر کے پڑھی جائے اس نماز سے جو

بغیر مسواک کے ادا کی جائے ستر گنا ثواب رکھتی ہے (الترغیب والترہیب جامع الاحادیث

441/14، شعب الایمان 26/2 مسند احمد 272/3)

(16) حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں، ارشاد فرمایا چار

چیزیں مرسلین کی سنتیں ہیں۔ ختنہ کرنا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا (سنن

ترمذی، الترغیب والترہیب 101/1) بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم، حضرت

شیث، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت

یوسف، حضرت موسیٰ حضرت سلیمان، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ، حضرت حنظلہ بن صفوان

علیہم السلام جو اصحاب الراہ کے نبی تھے اور سرکارِ دو عالم ﷺ دنیا میں مختون ہی تشریف

لائے یعنی پیدائشی محتون تھے ان کے ختنہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی (مظاہر حق)
(17) ام المومنین ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کرتے تھے جبریل مجھے مسواک کی اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنی داڑھیں گھسنے کا شبہ ہونے لگا (طبرانی فی الکبیر 251/22۔ الترغیب والترہیب 102/1 کنز العمال 319/9)

(18) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ رات کے وقت دو، دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ہر دو رکعت کے بعد مسواک فرمایا کرتے تھے (سنن ابن ماجہ 106/1 سنن النسائی الکبریٰ 424/1، مسند ابی یعلیٰ 82/5)

(19) روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ رات کے وقت چار چار مرتبہ مسواک کیا کرتے تھے (البدرا لمیر 707/1)

(20) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رات (سونے سے پہلے) رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا برتن اور مسواک رکھ دی جاتی تھی، جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہوتے اس کے بعد مسواک فرمایا کرتے تھے (البدرا لمیر 708/1 سنن الکبریٰ بیہقی 39/1 سنن ابی داؤد 21/1)

(21) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہو گیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کے دانتوں پر کریرٹا جما ہوا ہے مسواک کیوں نہیں کرتے؟ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خطرہ نہ ہوتا تو میں مسواک کو لازم قرار دے دیتا (طرح الترتیب فی شرح التقریب 63/2 البدرا لتمام شرح بلوغ المرام باب الوضوء 179/1 المسند الجامع 290/3) اس حدیث میں لفظ 'والفلاح' کا لفظ ہے یعنی کی یا دانیوں پر چڑھنے والی زردی جو کثرت کہ وجہ سے دانتوں پر سخت تہیہ بنا دے (نوادر الاصول من احادیث الرسول)

(22) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر مسواک

اور جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا لازم ہے (کشف الستار عن زوائد البزار 300/1 مجمع الزوائد ونبی الفوائد 172.2 کنز العمال 312/9)

(23) ابن سعد ابی خیرہ الصباحی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے اراک (پیلو) کی ٹہنی عطاء فرمائی اور ارشاد فرمایا اس سے مسواک کیا کرو (جامع الاحادیث 319/4 کنز العمال فی سنن القوال 320/9 عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری باب السواک یوم الجمعة 40/10)

(24) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے سنت ہیں۔ وتر کی نماز۔ مسواک۔ اور رات کا قیام (مجمع الزوائد 407/4 المعجم الاوسط لطبرانی 165/4، کنز العمال)

(25) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بے شمار مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا (سنن الترمذی السواک للصائم 104/2 شرح السنن للبخاری 258/3 سنن الدارقطنی 202/2)

(26) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو دیکھا جس کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ پس مسواک اور قچی منگوائی۔ مسواک کو مونچھوں کے اوپر رکھا اور برابر کر دیا (مسند طحیسی 95/1 التبیان فی الموضوع عن الاحادیث 12464/1)

(27) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب نبی ﷺ رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے (بخاری، مسواک کرنے کا بیان)

(28) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ نے فرمایا میں نے تم لوگوں سے مسواک کے بارہ میں بہت بیان کیا (اسے لازم پکڑو) (بخاری جمعہ کے دن مسواک کرنے کا بیان) یعنی مسواک کے بارہ میں بہت زیادہ اور تاکیدا بیان کر دیا ہے تمہیں مسواک کی اہمیت سمجھ جانی چاہئے۔

(29) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت فرماتے ہیں۔ دس چیزیں سنت ہیں۔ مونچھیں کتر وانا۔ داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخنوں کا کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی سے استنجا کرنا، راوی مصعب کہتے ہیں دسیوں بھول گیا شاید وہ کلی کرنا ہے (مسلم وضو کا بیان باب خصائل فطرۃ 153/1 ابن ماجہ باب الفطرۃ 107/1 سنن ترمذی 91/5)

(30) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب دکھایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں دو آدمیوں نے مجھے کھینچا ان میں سے ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا، میں وہ مسواک چھوٹے کو دیدی تو مجھے کہا گیا بڑے کو دو تو میں وہ مسواک بڑے کو دیدی (بخاری 91/1 کنز العمال فی سنن الاقوال 24/9، مسلم خواب اور اس کی تعبیر)

(31) ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو مرد کسی مسلمان مرد کا حق قسم کھا کر ناجائز طور پر حاصل کرے اس پر اللہ جنت حرام فرما دیتے ہیں اور دوزخ اس پر واجب کر دیتے ہیں، اس پر لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ذرا سی چیز ہی کیوں نہ فرمایا اگرچہ وہ پیلو کی مسواک ہی کیوں نہ ہو (سنن ابن ماجہ، فیصلوں کا بیان 779/2 سنن الکبریٰ بیہقی 481/3)

(32) حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے لیکن مسواک وضو کا حصہ ہے (مصنف ابن ابی شیبہ باب ما ذکرہ فی السواک 156/1، کنز العمال 388/9 جامع الاحادیث 22/8 الترغیب فی فضائل الاعمال و ثواب ابن شہین 146/1)

(33) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور پھر مجھے دیدیتے تاکہ میں اسے دھو ڈالوں، چنانچہ میں (آپ سے مسواک لیکر) پہلے اس سے خود مسواک کرتی پھر دھوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی (سنن ابی داؤد)

(34) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارہ میں منقول ہے کہ وہ (ایک رات) سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سوئے۔ ابن عباس کہتے ہیں رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا پھر یہ آیت پڑھی: **إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ** (190) **الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** (191) **رَبَّنَا إِنَّكَ مِنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ** (192) **رَبَّنَا إِنَّنا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ** (193) **رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْبِعَادَ** (194) **فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا أَلْكَفَرَنَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخْلَ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ** (195) **لَا يَغُرَّتْكَ تَقَلُّبُ**

الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ (196) مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (197) لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ (198) وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (199) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (200) - ترجمہ۔۔۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی اپنے) پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر۔ اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ

کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مردہ ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کر دوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کر لوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (یہ) خدا کے ہاں سے بدلا ہے اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ (اے پیغمبر) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔ (یہ دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) خدا کے ہاں سے (انکی) مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔ اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو خدا پر اور اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں۔ اور خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں تیار ہے اور خدا جلد حساب لینے والا ہے۔ اے اہل ایمان (کفار کے مقابلوں میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جھکے رہو اور خدا سے ڈرو تا کہ مراد حاصل کرو۔ (ترجمہ آیات مکمل ہوا) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو رکعت نماز ادا فرمائی، جس میں قیام رکوع اور سجود کو طویل کیا پھر دو رکعت ادا کرنے بعد سو گئے، خراٹے لینے لگے۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یعنی تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر مرتبہ مسواک کرتے اور آیتیں پڑھتے تھے اس کے بعد آپ نے وتر کی تین رکعتیں ادا کیں (مسلم، ابوداؤد)

(35) حضرت براء ابن عازب رضی اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سوتے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو نماز والا وضو فرمایا کرتے تھے (بخاری 97/1 مسلم باب ما یقول عند النوم 77/8 سنن الترمذی 467/5)

(36) حضرت عائشہؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے فوت ہوئے۔ ہمارا دستور تھا کہ جب بیمار ہوئے تو ہم آپ کے لئے دعائیں پڑھ کر شفا طلب کرتے چنانچہ ہم نے یہ کام شروع کر دیا۔ رسول کریم ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائیں اور فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ، فی الرفیق الاعلیٰ، اتنے میں عبدالرحمن آگئے ان کے ہاتھ میں ہری مسواک تھی۔ آں حضرت ﷺ نے اس کو دیکھا، میں جان گئی اور فوراً لیکر چبایا اور نرم کر کے آپ کے ہاتھ میں دیدی، آپ ﷺ نے اچھی طرح دانتوں پر مسواک فرمائی پھر وہ مسواک آپ مجھے دینے لگے اور آپ کے ہاتھ سے گر پڑی۔ خدا کا فضل دیکھو اس نے آپ کے آخری دن میں میرا لعاب دہن آپ کے لعاب دہن کے ساتھ ملا دیا (بخاری غزوات کا بیان، شرح السنہ للبخاری 52/7 لمعجم الکبیر للطبرانی 31/22 مسند احمد 42/428) اس حدیث شریف سے ایک نکتہ ذہن میں آیا کہ جو بیوی آنکھ کے دیکھنے سے منشاء نبوت سمجھ جائے وہ دین کی سمجھ میں کس قدر بڑھی ہوئی ہوگی؟ (الایام النضرۃ فی سیرۃ العطرۃ 14/2)

(37) ابن سباق رسول اللہ ﷺ کے جمعہ کے خطبہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا۔ اے گروہ مسلم! یہ جمعہ کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے، پس اس میں غسل کرو جس کے پاس خوشبو لگائے بغیر کسی تکلف کے اور اس دن مسواک کو لازم پکڑو (الاستاذ کارا بن عبدالبر 362/1 الموطا وروایۃ یحییٰ اللیثی باب ما جاء فی السواک، المعجم الاوسط للطبرانی 372/3)

(38) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے لئے

مسواک اتارنے پیلو کے درخت پر چڑھا میری پنڈلیاں بہت کمزور تھیں (تہلی تھیں) لوگ انہیں دیکھ کر ہنسنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ شاید پنڈیلیوں کی کمزوری کو دیکھ کر، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میرے جان ہے یہ تہلی پنڈلیاں میزان میں بہت بھاری ہونگی (صحیح ابن حبان 546/15 مسند البزار 24/5 تہذیب الآثار للطبری 241/4 مسند ابی یعلیٰ المصلیٰ 209/9 الادب المفرد للبخاری 235/2)

(39) حضرت ابی زید الفافقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک تین ہی قسم کی بہتر ہیں، اگر پیلو میسر نہ ہو تو عنم یا صنوبر (ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ 143/20، کنز العمال 321.9)

(40) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے (الطب النبوی باب تعاهد السواک 306/1 جامع الاحادیث 392/12 مسند الشہاب 164/1 کنز العمال فی سنن الاقوال 311/9 معجم الاعرابی باب الحیم 639/2)

صفائی اور مسواک کے متعلق ایک مفید مضمون

اسلام ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت مذہب ہے اسلام نے جہاں انسان کو دل کے تڑکیہ، دماغ کی تطہیر، کان زبان اور نظر کی حفاظت کا حکم دیا ہے وہیں اسے اپنے ظاہر کو بھی پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام میں نہ تو رہبانیت ہے جس میں ظاہری صفائی و ستھرائی کو جرم تصور کیا جائے اور نہ ہی اسلام میں ظاہری حسن پرستی کا کوئی تصور ہے کہ باطن اور دل و دماغ گندگی و غلاظت سے بھرے رہیں اور ان کو پاک صاف کرنے کی کوئی کوشش نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اس لئے اتارا ہے کہ اس سے تطہیر و پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا کام لے سکیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ (فرقان: 48)۔ ترجمہ: ”اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنے والا۔ اور سورۃ الحج میں ہے: ”ثم لیقضوا تفشهم“ اپنے جسم سے میل کچیل کو دور کرو۔ اور سورۃ مدثر میں

کپڑوں کو بھی پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

”وَتِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ“ اور اپنے کپڑے پاک و صاف رکھئے اور پلیدی سے دور رہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں خاص طور پر اہل قبا کی اس لئے تعریف و توصیف فرمائی کہ وہ جسمانی صفائی ستھرائی کا خوب اہتمام کرتے تھے جیسا کہ سورہ توبہ میں ہے: تَقْوَمَ فِيهِ فِيهِ رَجُلٌ يَتَطَهَّرُ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهِّرِينَ۔

ترجمہ: ”قبائیں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک و صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“ اگر آپ صرف پاکیزگی کے اعتبار سے اسلام کا موازنہ دوسرے مذاہب سے کریں تو یقیناً آپ یہ تسلیم کریں گے کہ اسلام دنیا کا پاکیزہ ترین مذہب ہے۔ دنیا میں ایسے مذاہب بھی ہیں جن کی تعلیمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جسم کے کسی حصے سے بال نہ کاٹے جائیں اور نہ صاف کئے جائیں۔ بتلائیے اس کے بغیر پاکیزگی اور صفائی کیسے حاصل ہو سکے گی؟ امریکن، یورپین اور انگریز بڑے مہذب اور صفائی پسند کہلاتے ہیں، لیکن ان کے ہاں وضو اور غسل جنابت کا کوئی تصور نہیں، استنجاء میں پانی کے بجائے ٹیشو پیپر استعمال کیا جاتا ہے، کھڑے کھڑے پیشاب کرنا، اس کے بعد پانی یا کسی اور چیز کے استعمال کے بغیر چل دینا۔ جس کی بناء پر جسم اور کپڑے دونوں ناپاک ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ نجاست اور ناپاکی کی حالت میں رہتے ہیں۔ ہندو پنڈتوں اور جوگیوں کے ہاں صفائی کا کوئی اہتمام نہیں، بلکہ ان کی سوچ یہ ہے کہ مہینوں غسل نہ کرنے اور گندہ رہنے سے بھگوان خوش ہوتا ہے۔ غرضیکہ آپ کسی بھی سوسائٹی، کسی بھی معاشرہ اور کسی بھی مذہب والوں کے ساتھ مسلمانوں کا موازنہ نہ کر کے دیکھ لیں، انشاء اللہ! آپ پاکیزگی اور صفائی میں مسلمانوں کو صف اول میں پائیں گے۔

ویسے تو اسلام ہمیں جسم کے ہر حصہ کو پاک و صاف رکھنے کا حکم دیتا ہے، مگر منہ اور دانتوں کی پا

کیزگی اور صفائی پر بہت زیادہ زور دیتا ہے اس لئے کہ انسان جو چیز بھی کھاتا ہے اس کا واسطہ اور ذریعہ منہ اور دانت ہی ہیں، انسان غذا کو دانتوں سے چباتا ہے اس کے بعد وہ غذا معدہ میں جاتی ہے۔ منہ اور دانت اگر بد بودار اور گندے ہوں گے تو بد بودار اور جراثیم آلودہ کھانا معدہ میں جائے گا، جس سے طرح طرح کی مہلک بیماریاں پیدا ہوں گی۔ دانتوں کو پا کو صاف رکھنے کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسواک کا حکم دیا ہے۔ مسواک کے بہت سے فائدے ہیں جن کا ملاحظہ آپ اگلے صفحات میں کریں گے، مگر ان میں سے دو فائدے بہت ہی نمایاں ہیں۔ اس سے منہ پاک و صاف ہوتا ہے

۲۴ اللہ تعالیٰ اس سے راضی اور خوش ہوتا ہے۔ مسواک نبی کریم کی پاکیزہ اور پیاری سنت ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (آل عمران ۳۱) ترجمہ: ”اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔“ اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے ایک تو اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں گے اور دوسرے گناہ معاف فرمادیں گے، بندے کو اور کیا چاہیئے؟

کیا شان ہے اللہ نے محبوب نبی کی محبوب خدا ہے وہ محبوب نبی ہے

بندے کی محبت سے ہے آقا کی محبت جو پیرِ واحد ہے وہ محبوب خدا ہے

ہر سنت حضرت پر چل، سر کے بل اے دل کر دے جو خدا تجھ کو ادب دان محمد

کیا بات ہے حضرت کی اطاعت کے شرف کی شاہانِ دو عالم ہیں غلامانِ محمد

یقینی بات ہے کہ انسان کی سعادتِ ابدی و عزتِ سرمدی خداوندِ جل و علی کی محبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی پر موقوف ہے، بالخصوص جس وقت امت میں کئی قسم کی

خرابیاں پھیل جائیں، سنتوں کی جگہ بدعات اور رسومات جڑ پکڑ لیں معاشرت، معاملات اور طرز زندگی میں اعدائے اسلام کے طریقے اپنائے جائیں، جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے والوں کی تھیک کی جائے، طعن و تشنیع اور دل خراش جملوں سے ان کی مہمانی کجائے، ایسے وقت میں جو باہمت و پرعزم مسلمان سرکف ہو کر حضور کی سنتوں پر عمل کر کے ان کو زندہ کرنے میں سردھڑکی بازی لگائے گا، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوشہید و ن کا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

”عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أجر مائة شهيد“ (رواه البيهقي في كتاب الزهد) ترجمہ ”حضرت ابوہریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت میری امت میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے اس وقت جو میری سنتوں کو مضبوطی سے تھامے گا، اللہ تعالیٰ اس کو سوشہیدوں کا اجر و ثواب عطا کرے گا مسواک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم سنت ہے، عوام تو عوام خواص تک اپنی غفلت اور سستی سے اس سنت کو چھوڑے ہوئے ہیں، ماڈرن اور بزعم خویش روشن خیال طبقہ اس کو معیوب سمجھتا ہے، ایسے دور میں جو شخص اس سنت پر عمل پیرا ہو کر اسے زندہ کریگا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دے گا، یقیناً وہ سوشہیدوں کے اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ بندہ نے اس سعادت ابدی کے حصول کے حرص میں شہید اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ”کشف النقاب عما یقولہ الترمذی فی الباب“ سے مسواک کے فوائد، مسائل اور آداب کے متعلق سوا حدیث و آثار پر مشتمل ایک حسین گلدستہ تیار کیا ہے۔ ماخوذ۔ ماہنامہ البینات کراچی ربیع الاول ۱۴۲۸ھ اپریل ۲۰۰۷ء صفحہ نمبر: 3

مسواک اور انبیاء کرام کا طریق حسنہ

الحمد للہ فرش زمین پر حضرت ابوالبشر سیدنا آدم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر حضور نبی آخر الزمین رسول معظم ﷺ تک جتنے بھی انبیاء و مرسلین عظام علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ان تمام پیغمبروں کا طریق مسواک ورشہ و سنت رہی ہے۔

وَأَمَّا السَّوَاكُ فَلِأَنَّهُ طَرِيقُ التَّزْوِيلِ وَالْوُحَى الْوَارِدِ وَمَوْضِعُ نَجْوَى الْمَلَائِكَةِ فَكَانُوا يَقْصِدُونَ تَطْيِيبَهَا وَتَطْهِيرَهَا لِئَلَّا يُؤْذِيَ الْمَلِكُ وَتَضْيَعُ حُرْمَةُ الْوُحَى۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول (2/255)

قرآن و حدیث میں مذکورہ واقعات مسواک کی اہمیت کے بارہ میں واضح دلیل ہیں۔ مسواک نہ صرف سنت نبوی کی تکمیل ہے بلکہ دم آخر ”کلمہ طیبہ“ سے مشرف تاباں ہونے کا اعزاز ملتا ہے، اس لئے مسواک عالم انسانیت کے لئے عطیہ اکرم ہے۔

مسواک کرنے کے سنت یا مستحب مواقع

(1) بیدار ہونے کے بعد (2) وضو کرتے وقت (3) قرآن کریم کی تلاوت کے لئے (4) حدیث شریف پڑھنے پڑھانے کے لئے (5) منہ میں بدبو ہو جائے اس وقت (6) وضو اور نماز کے درمیان اگر وقفہ زیادہ ہو جائے (7) ذکر الہی سے پہلے (8) خانہ کعبہ یا حطیم میں داخلہ سے پہلے (9) اپنے گھر میں داخلہ کے بعد (10) بیوی سے مقاربت سے پہلے (11) کسی مجلس خیر میں جانے سے پہلے (12) بھوک پیاس لگتے وقت (13) موت کے آثار طاری ہونے سے پہلے (14) سحری کے وقت (15) کھانے سے پہلے (16) سفر میں جانے سے پہلے (17) سونے سے پہلے (اسوہ حسنہ) (18) کوئی ایسی چیز کھائے جس سے منہ میں بو پیدا ہو (19) دانت میلے ہو جائیں (المسعودۃ الفقہ الکویتیہ 4/140)

عمومی طور پر جہاں اللہ کا ذکر کیا جائے مسواک کرنی چاہئے، مستحب ہے کہ انسان دانت صاف کرے، منہ کی بدبو زائل کرے، جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں پر ملائکہ کی حاضری

ہوتی ہے، آداب مجلس ہے کہ مسواک کی جائے جہاں اللہ کا ذکر ہو یا پھر کسی کی موت قریب ہو اس جگہ ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ ملائکہ بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے آدمی کراہت محسوس کرتے ہیں یعنی بد بو اور گندگی سے۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرماتے ہیں ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ گراں کوئی چیز نہیں کہ وہ اپنے ساتھ والے انسان کے دانتوں کے درمیان کھانے کی کوئی چیز پائیں جب وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو (المعجم الکبیر لطبرانی 177/4) کوشش کیجئے کہ ملائکہ کے لئے ایسا ماحول مہیا جائے کہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل سے بھی ثابت ہے (سلسلہ آداب الاسلامیہ 6/7)

مسواک کے کچھ فوائد

علمائے کرام نے مسواک کے کچھ فوائد لکھے ہیں، منہ کو صاف رکھتی ہے۔ اللہ کی رضا کا سبب ہے۔ دانتوں کو چمکاتی ہے۔ منہ و سانس کو مہکاتی ہے، مکر کو مضبوط کرتی ہے، مسوڑھوں کی تقویت کا سبب ہے، بڑھاپے کو جلد آنے سے روکتی ہے، حلق کو صاف رکھتی ہے، عقل کو بڑھاتی ہے، اجر میں اضافہ کرتی ہے، نزع کے عالم میں نرمی کا سبب بنتی ہے، مرتے وقت کلمہ یاد رہتا ہے، دور حاضر کے اطباء مسواک کی خصوصی تاکید کرتے ہیں دانتوں کے امراض، ان کا میل اپن، کریڑا، التهاب مسوڑھے۔ منہ کے چھالے۔ اس کے علاوہ اخلاط عصبیہ عینیہ نفسیہ اور ہضمیہ کے درنگی کے لئے (الفقہ السلامی وادلہ 458/1)

ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے ملائکہ کو خوش کرتی اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے شیطان کو غصہ دلاتی ہے، بھوک لگاتی ہے (کنز العمال 320/9) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں مسواک کو اپنے کے لئے لازم کرلو اور ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی وجہ سے نماز کو ثواب بناوے گنا یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

مسواک کے دو فائدہ خصوصی طور پر لکھے گئے ہیں ایک دنیاوی یعنی منہ کا صاف ہونا جو صحت برقرار رکھنے کا اہم ذریعہ ہے۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا سبب ہے اللہ کی رضا ہی کائنات کا خلاصہ ہے جسے اللہ کی رضا حاصل ہوگئی اسے دونوں جہانوں کی کامیابی مل گئی۔

مسواک کا اخلاقی و معاشرتی اثر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تم اپنے کپڑے دھوؤ، اپنے بالوں کی اصلاح کرو اور مسواک کر کے نظافت و زینت حاصل کرو کیونکہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے، اس لئے ان کی عورتوں نے (کثرت سے زنا کیا) (جامع الصغیر) صفائی اور پاکیزگی انسانی فطرت میں شامل ہے اسلام نے جائز زینت اختیار کرنے کی تاکید کی ہے، مسواک کرنے سے منہ کی بد بو زائل ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ اپنی ظاہری شکل و صورت کو مناسب انداز میں بنا سنوار کر رکھنا بہترین عمل ہے، مسواک نہ کرنے کی وجہ سے منہ سے بد بو آنے لگتی ہے جو مرد و خواتین دونوں نے کے اذیت کا سبب ہے، انسانی طبیعت صفائی کو پسند کرتی ہے کہیں ایسا نہ ہو یہ سستی و غفلت مردوں و خواتین میں باہمی نفرت و کراہت کا سبب بن جائے جب مرد حضرات گندے مندے رہیں گے تو ان کی خواتین ان لوگوں کی طرف رغبت کرنے لگیں گی جو صاف ستھرے اور نظافت والے ہونگے اسی طرح خواتین اگر اپنے مناسب بناؤ و سنگھار کا اہتمام نہیں کریں گے تو ان کے مرد دوسری عورتوں کی طرف مائل ہونگے جب یہ میلان حد سے بڑھے گا تو زنا کا پیش خیمہ بنے گا مذکورہ بالا حدیث میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (فضائل مسواک)

اس وقت عام و باسگریٹ نوشی اور نسوار رکھنے کی چل نکل ہے، اسی طرح پان کھانا لٹکے وغیرہ کا استعمال یہ مہلکات ہیں جن کا بڑھا ہوا استعمال منہ کے کینسر کی طرف لے جاتا ہے، منہ سے بد بو آنے لگتی ہے صفائی مسواک وغیرہ کی پروا نہیں کی جاتی ان چیزوں کے عادی منہ میں بد بو

لئے پھرتے ہیں جب یہ اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کے منہ کی بدبو نفرت کا سبب بنتی ہے اور ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ عادات بدگھرا جڑنے کا سبب بنتے ہیں۔
علامہ مناویؒ نے ”جامع الصغیر“ کی شرح میں گھر میں داخلے وقت مسواک کرنے کے دو اسباب بیان فرمائے ہیں۔ اول یہ کہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کا حکم ہے اور سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اللہ کا نام گندے منہ لینا بے ادبی ہے اس لئے گھر میں داخلے کے وقت مسواک کی گئی تاکہ اللہ کا نام پاکیزہ منہ کے ساتھ لیا جائے۔ دوسرا سبب آدمی گھر میں داخل ہونے کے بعد اگر بیوی کا بوسہ لیتا ہے اور گندے منہ اور بدبو کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ نفرت و کراہت کا باعث ہے اس لئے اس قباحت و کراہت سے بچنے کا بہترین عمل مسواک کرنا ہے“

مسواک کے فوائد قدیم اطباء کی نظر میں

قدیم اطباء نے مسواک کے بارہ میں اپنے قیمتی تجربات لکھے ہیں، علمائے دین اور اطباء کرام قدیم نے مسواک کی اہمیت کے پیش نظر خالص مسواک کے موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔
یوحنا بن ماسویہ کی کتاب السواک والسنونات (الفہرست ابن ندیم 357/1)
کتاب السواک لابن شامہ (المعجم المفہر س)
خصائل السواک للشیخ ابی الخیر احمد بن اسماعیل القزوينی الطالقانی۔
فضل السواک لابن نعیم الاصبہانی۔

رسالۃ فی مسنونۃ السواک، ابی سعید الخادمی۔ (معجم المطبوعات العربیہ والمغربیہ)
تحفۃ اسلاک فی فضائل السواک، للشیخ احمد بن محمد الزاہد المتوفی 819ھ)

تحفۃ النساء فی فضائل السواک، ابی العون محمد بن احمد بن سالم السفارینی (ایضاح المکتون
رسالۃ فی حق السواک۔۔۔

رسالۃ فی سننہ السواک للنساء کما یسن للرجال عالم بن محمد حمزہ، کوزل حصاری (خزانۃ التراث
رسالۃ للنساء فی معرفۃ فضیلۃ الاستیاک۔ علی بن سلطان ملا علی القاری۔ المتوفی 1014
رسالۃ فی السواک محمد بن عمر الغمری۔
رسالۃ السواک محمود شکر الالوسی۔
رسالۃ فی السواک محمد بن محمد الخادمی المتوفی 1176ھ۔
الکلمۃ فی السواک احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ المتوفی 728ھ۔
ارشاد السالک ببیان سنۃ السواک محمد مراد المتوفی 1361ھ۔
بوعلی سینا القانون فی الطب میں لکھتے ہیں ”جیسا کہ ہم نے المفردات میں ذکر کیا ہے۔
مسواک کا معاملہ اعتدال کے ساتھ ہونا چاہئے اس سے دانتوں کی بوسیدگی ختم ہو جاتی ہے،
دانت مضبوط، مسوڑھے جاندار بن جاتے ہیں، (معدہ سے) اٹھنے والے بخارات ختم ہو
جاتے ہیں، مسواک قابض اثرات کی حامل ہونی چاہئے کڑوی ہو، سونے سے پہلے مسواک
کرنا اچھا عمل ہے۔ (القانون فی الطب 267/2)

مسواک اور نظر کی حفاظت

آج ناقص خوراک و غذا ماحولی آلودگی۔ سونے جاگنے کی بے ترتیبی، اس مصروفیت
کے دور میں کمپیوٹر پر رات گئے تک ٹکٹنگی باندھے بیٹھے رہنا۔ صحت مند عادات کو ترک کر دینا،
کثیر الوقوع امراض کا سبب بن چکے ہیں، بالخصوص نظر پر اس کے بہت گہرے اثرات
دیکھنے کو ملتے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے بڑے بڑے نمبروں کی عینکیں استعمال کر رہے ہیں
ایک ایسا عمل سنت ہونے کے ساتھ ساتھ نسلوں سے چلا آرہا تھا عمل مسواک چھوڑ دیا گیا ہے
اس کی جگہ رنگ برنگے تو تھ پیسٹ اور برشوں نے لے لی ہے۔ ہم نے جو کام شوخی میں آخر
اور دوسروں کو اپنی امارت جتانے کے لئے شروع کئے تھے کہ ہم اتنے مہنگے برش اور پیسٹ

استعمال کر رہے ہیں۔ یہی چیزیں ہماری صحت اور تندرستی کو دیمک کی طرح چاٹ گئی ہیں ان پیسٹوں اور برشوں نے فائدہ تو اتنا زیادہ نہیں دیا البتہ ناقابل تلافی نقصان ضرور پہنچایا ہے سنت عمل مسواک کے ترک کرنے کا خمیازہ ہم نے اپنے دانت اور نظر کمزور کر کے بھگتا ہے شعبی کہتے ہیں مسواک آنکھوں کو جلا دیتی ہے اور منہ کو صاف رکھتی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ 157/1)

یعنی مسواک کا بابرکت عمل نگاہ کو بڑھائے گی اور دانتوں اور منہ کے امراض کو دور کرے گی یاد رکھئے فطری اشیاء کا مقابلہ ساختی اشیاء کبھی نہیں کر سکتیں۔ مصنوعی اشیاء بنانے والے بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے مصنوعات کو استعمال کرو فطری خوبیاں ابھر آئیں گی وضو اور مسواک نظر کے لئے بہترین اثرات و نتائج پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ انسانی ساختہ کوئی بھی چیز قدرتی ساختہ چیز کا مقابلہ نہیں کر سکتی پیٹ اور برشوں کو ایک خاص انداز میں بنایا جاتا ہے مختلف امراض اور علامات کے لئے انہیں تجویز کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دانتوں اور نظر یعنی آنکھوں کے لئے بے شمار مصنوعات بازار میں موجود ہیں۔ کثرت اس قدر ہے کہ عوام کیا خواص بھی انتخاب میں انگشت بدندان ہیں۔ انتخاب کے لئے ماہرین کے مشورہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ معالجین اس بات کا مشورہ دیتے ہیں کہ تمہارے دانتوں اور نظر کے لئے فلاں فلاں چیز بہتر رہے گی۔ لیکن سنت عمل میں ایسی کوئی بات نہیں کہ امیر غریب سب ایک ہی صف میں ہیں اور سب اس کی برکات سے جھولیاں بھر رہے ہیں۔

کم تو جہی پر افسوس ہے کہ

مسلمان بھی کتنے عجیب ہیں انہیں جو طریقہ زندگی بتلایا گیا ہے اسے یہ کمتر سمجھتے ہیں دوسروں کے پیچھے ایسے بھاگ رہے ہیں گویا اگر اس طرف نہ گئے تو زندگی میں بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ جب وہی لوگ ہمیں بتلاتے ہیں کہ تمہارے دین کا فلاں حصہ میں یہ حکمت

ہے اور اس کے یہ فوائد ہیں تو پھولے نہیں سماتے اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ جو چیزیں ہمیں شریعت نے دی ہیں ان کی قدر کر لی جائے۔ کیا ہم اپنے دین کے معاملہ میں اسی طرح دوسروں کی تصدیق کے منتظر رہیں گے؟ یاد رکھو مسلمان کا ایمان ہے رسول اللہ ﷺ کا ہر طریقہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہے، جو اللہ کی مرضی کے مطابق چلتا ہے اللہ اسے محروم نہیں رکھتا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ سنت پر عمل کرنے والے کے لئے قانون فطرت بدل جاتے ہیں لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ تبع سنت کی زندگی غیر متبع کی زندگی سے ضرور الگ و جدا گانہ ہوتی ہے، اتباع سنت کی برکات اسے قدم بقدم فیضیاب کرتی رہتی ہیں۔

امام ابن القیم لکھتے ہیں: یہ مسواک کی شان و فضیلت ہے جو حصول رضائے رب کا سبب ہے، اس کے بارہ میں نبی ﷺ نے اتنی کثرت سے اپنی امت کو تاکید کی ہے مبالغہ کی حد تک مسواک کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی ﷺ آخری لحات زندگی میں جب نماز ادا نہیں فرما سکے تو مسواک کا عمل اس وقت بھی کر لیا (المنازل المنیف فی الصبح الضیف 29/1)

عورتوں کے لئے مسواک کا حکم

المطالب والعالیہ میں ابن حجر عسقلانی ایک روایت حضرت واثلہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں: کان اصحاب النبی یوثقون مساویہکم فی ذوائب سیوفہم والنساء فی خمرہن۔ کہ صحابہ کرام اپنی مسواکوں کو اپنی تلواروں کی موٹھ کے ساتھ باندھا کرتے تھے اور عورتیں اپنی اوڑھنیوں میں باندھا کرتی تھیں (المطالب العالیہ 23/1)

اس حدیث شریف سے صحابیات کا مسواک کا استعمال کرنا ثابت ہوتا ہے۔ مردوں کی طرح عورتوں کے لئے مسواک مسنون ہے۔ حضرت یزید سے منقول ہے حضرت ام المومنین میمونہؓ کی مسواک ہمیشہ برتن پر رکھی رہتی تھی نماز یا کوئی دوسرا عمل مانع ہوتا الگ بات تھی

ورنہ آپ مسواک کر لیتیں یعنی مسواک کا استعمال کثرت سے تھا (مسواک کی فضیلت 25) شرح السنہ میں لکھا ہے صحابہ کرام مسواک اپنی چادر کے پلو اور پگڑی میں باندھا کرتے تھے اور جب سوتے تو سر ہانے کے نیچے رکھتے تھے۔ کشف الغمہ میں ہے صحابہ کرام سخت لڑائی کے وقت اپنی مسواکیں تلواروں کے قبضوں پر باندھا کرتے تھے، نماز کا وقت آتا تو استعمال فرماتے تھے

مسواک کس لکڑی کی بہتر ہے

مسواک کے بارہ میں علمائے حدیث و فقہاء نے اپنی اپنی آراء پیش کی ہیں، کتب احادیث و فقہ میں اس پر طویل اسحاث موجود ہیں۔ فقہائے کرام نے چار قسم کی مسواکیں بہتر قرار دی ہیں (1) اراک یعنی پیلو کی مسواک کے بارہ میں تمام علمائے کرام متفق ہیں، اسے سب سے افضل قرار دیتے ہیں، اس کی خوشبو بہتر اور اس میں منہ صاف کرنے کی خاصیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ وفد عبد القیس جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو اراک یعنی پیلو کی مسواک کا حکم ملا (المجموع للنووی 282/1 ابن عابدین 107.1 المغنی 79/1) بہر حال اراک یعنی پیلو کی مسواک کی فضیلت پر کسی کا کوئی اختلاف منقول نہیں ہے (موسوعة احکام الطہارة 479/4)

(2) کھجور کی شاخ کی مسواک اسے پیلو کی مسواک کے بعد مالکیہ و شافعیہ، حنبلیہ نے بہتر قرار دیا ہے لیکن حنفیہ نے اس بارہ میں کوئی بات نہیں کی ہے (شرح الصغیر 124/1 المغنی 79/1)

(3) زیتون کی مسواک اسے مذاہب اربعہ کے فقہاء نے مستحب قرار دیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ زیتون کی مسواک بہترین ہے (الموسوعة الکویتية 140/4) زیتون کے بارہ میں فرمایا کہ یہ میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مسواک ہے۔

(4) امام نووی فرماتے ہیں کسی بھی درخت کی شاخ ہو لیکن وہ منہ کی صفائی اچھے انداز سے



کرتی ہو (نیل الاوطار 124/1 البدر التمام شرح بلوغ المرام 150/1)

مسواک کڑوے درخت کی ہونی چاہئے جیسا کہ گزر اپیلو کی زیادہ بہتر ہے مستحب یہ ہے کہ اس کا سر چھگنا ہونا چاہئے مسواک کی لمبائی ایک بالشت ہو، مسواک دانتوں کی چوڑائی پر کرنی چاہئے لمبائی پر نہ کی جائے اس طرح مسواک سے مسوڑھے چھل جاتے ہیں (مظاہر حق) اگر کسی آدمی کے پاس مسواک نہ ہو یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں ایسی حالت میں انگلی سے دانت یا مسوڑھوں کو صاف کرنا چاہئے اسی طرح اگر مسواک کو نرم کرنے کے لئے پتھر وغیرہ نہ ملے تو ایسی صورت میں ان چیزوں کا استعمال بہتر رہتا ہے جن سے منہ کی گندی بو دور ہو سکے جیسے موٹا کپڑا، منجن یا صرف انگلی سے ہی صاف کر لے۔

طبی کتب میں لکھی ہوئی ایک غلطی کا ازالہ

البتہ جس درخت کے خواص و فوائد معلوم نہ ہوں کی مسواک استعمال نہیں کرنی چاہئے ہو سکتا ہے اس کے استعمال سے دانتوں کو نقصان پہنچے، یا اس کے مابعد نقصانات سامنے آئیں، اکثر طبی کتب میں لکھا ہوا دیکھا کہ وہ داڑھ دانت کے درد کے لئے آک (مدار) کی مسواک تجویز کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے جس کے دانت میں تکلیف ہو وہ آک کا دودھ المناک جگہ پر لگا دے درد بند ہو جائیگا۔ یہ زندگی کا ایک تلخ تجربہ تھا ہم نے اپنے گھر والوں پر اس کا تجربہ کیا درد بند ہوا کہ نہیں لیکن یہ بات نہیں بھوتی کہ جن داڑھوں میں آک کا دودھ بھرا گیا تھا وہ کچھ عرصہ کے بعد بھرنا شروع ہو گئیں، کچے پتھر کی طرح ذرات میں تقسیم ہو گئیں۔ راقم الحروف کا میدان عمل بھی طب ہے اس لئے یہ بات ضمناً لکھ دی ہے، آج جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں تو اس بات کی اہمیت معلوم ہوئی کہ جس درخت کے فوائد معلوم نہ ہوں اس کی شاخ بطور مسواک کرنا مناسب نہیں ہے۔

مسواک کی اہمیت

مسواک کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسواک کے ستر فوائد منقول ہیں جن میں سب سے ادنیٰ درجہ کا فائدہ یہ ہے کہ مسواک کرنے والا انسان موت کے وقت کلمہ شہادت کو یاد رکھے گا، اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ مسواک دائیں طرف سے شروع کی جائے، وضو میں کلی کے ساتھ مسواک کی جائے، سوکراٹھنے کے بعد مسواک کرنا سنت موکدہ ہے کیونکہ سونے کی وجہ سے منہ میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے، مسواک منہ کو اصلی حالت پر لاتی ہے، مسواک نرم ہونی چاہئے، جب بھی مسواک کرے اسے پانی سے دھو کر کام میں لائے۔ استعمال کرنے سے پہلے اور مسواک کرنے کے بعد مسواک کو صفائی کی غرض سے دھونا چاہئے، علمائے کرام کہتے ہیں کسی مجلس و مجمع میں اس طرح مسواک کرنا کہ منہ سے رال ٹپکتی ہو مکروہ ہے، خصوصاً علماء اور بزرگوں کے قریب اس طرح مسواک کرنا مناسب نہیں ہے۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ہر آدمی کے لئے تاکید ہے جب وہ گھر میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ سب سے پہلے مسواک کرے کیونکہ اس سے منہ میں بہت زیادہ خوشبو پیدا ہو جاتی ہے، جس سے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک میں اضافہ ہوتا ہے۔

کیا ایک مسواک کو زیادہ لوگ استعمال کر سکتے ہیں؟

جہل احادیث میں گزرا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ ﷺ کی مسواک کو خود بھی کیا کرتی تھیں، یعنی بیوی میاں کی مسواک کر سکتی ہے۔ اس بات کا جواز موجود ہے کہ ایک ہی مسواک میاں بیوی دونوں ہی استعمال کریں۔ میاں بیوی کا تعلق ہی ایسا ہوتا ہے اس طرح کرنے میں قباحت نہیں ہے بلکہ ایک سنت زندہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

عمون المعبود (شرح سنن ابی داؤد) میں لکھا ہے ”اس حدیث شریف نیک لوگوں کے آثار کو بطور تبریک لینے کا ثبوت ملتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا جائے، اس اہم بات یہ بھی سامنے آتی ہے کہ دوسرے کی مسواک کرنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ مسواک کو

دھو کر رکھنا چاہئے۔ رہی یہ بات کہ کوئی دوسرا انسان مسواک استعمال کر سکتا ہے کہ نہیں؟ بہتر یہ ہے کہ کوئی کسی کی مسواک استعمال نہ کرے، ہمارے زمانہ میں امراض دندان اس قدر بڑھ گئے کہ معالجین ان کے علاج سے پریشان ہو چکے ہیں مجھے ایک واقعہ بہت اچھی طرح یاد ہے ہمارے ایک چچا ہوا کرتے تھے اللہ انہیں غریق رحمت کرے فوت ہو چکے ہیں، انہوں نے کسی کی مسواک استعمال کی ان کا کہنا تھا میرے دانتوں میں کوئی بیماری نہ تھی، میں کچے چنے چبا لیا کرتا تھا گنے چوسا کرتا تھا کبھی خون آیا نہ درد ہوا اور نہ ہی کسی دانت میں نقصان ہوا، اس واقعہ کے بعد میرے دانتوں کی بنیادیں اکھڑ گئیں، میرے خیال سے دانتوں کا کوئی مرض ایسا نہیں جو مجھ نہ لگا ہو، خبردار کسی کی جھوٹی مسواک کبھی نہ کرنا مشاہدہ ہے کہ دیہاتیوں کی نسبت شہریوں کو امراض دندان زیادہ لگتے ہیں کیونکہ شہری لوگ آرام طلب اور نرم غذا اور بار بار کھانے کے عادی ہوتی ہے۔ شہروں کی آب و ہوا ان کی قوت مدافعت کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ وہ امراض کے لئے ترلقمہ ثابت ہوتے ہیں۔ مسواک کے دوران پیدا ہونے والے تھوک کا جب معانیہ کیا گیا اس کیمیائی تجزیہ نے ثابت کیا کہ 92 قسم کے جراثیم اور بیکٹیریا کی ہلاکت کا سامان اس میں موجود تھا یعنی اگر 92 منہ کے اندر بیمار یاں موجود ہوں تو مسواک ان سب کا بہترین علاج ہے (سلسلہ مقطعات من سیرۃ 14/15)

مسواک کو دھو کر استعمال کریں۔

مسواک کو ہمیشہ دھو کر استعمال کرنا چاہئے یہ سنت بھی اور احتیاط بھی، کچھ لوگ کھانے کے بعد مسواک کرتے ہیں اس عمل سے مسواک پر کھانے کے کچھ ذرات مسواک پر لگے رہ جاتے ہیں یا کھانے کا ذائقہ مسواک کے ریشوں پر باقی رہ جاتا۔ کچھ لوگوں کو دانتوں کی بیماری ہوتی ہے، خون پیپ وغیرہ رستا ہے مسواک پر اس کے اثرات باقی رہ جاتے ہیں یہ اشیاء لال بیگ، کاکروچ، چھپکلی وغیرہ ریگنے والے کیڑوں پسندیدہ ذائقہ ہوتا ہے، جب اپنی من پسند

چیز دیکھتے ہیں تو چائے لگ جاتے ہیں۔ یہی حال برش وغیرہ کا ہے،

مسواک حافظہ کو بڑھاتی ہے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے پانچ چیزیں نسیان (بھولنے کو) کو ختم کرتی ہیں اور حافظہ کو بڑھاتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں وہ پانچ یہ ہیں۔ مسواک کرنا۔ روزہ رکھنا۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنا، لوبان، اور شہد کا کھانا (مسند الفردوس 197/2 الغدواء والادواء صفحہ 82)

دائمی نزلہ اور مسواک۔

مسواک دائمی نزلہ کے لئے تریاق ہے، دائمی نزلہ کے وہ مریض جن کا نزلہ رکا ہوا ہوتا ہے وہ تسلسل کے ساتھ مسواک کریں تو جما ہوا بلغم ریشہ خارج ہو جاتا ہے۔ دائمی سردرد کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ناک اور گلے کے آپریشن سے نجات مل سکتی ہے۔

مسواک کا سب سے اہم فائدہ، خاتمہ بالایمان

وضو اور مسواک کی بہت سی خصوصیات و برکات تو سامنے آچکی ہیں بے شمار فضائل دینی کتب میں موجود ہیں مادی دنیا کے فوائد تو سامنے آتے ہیں رہتے ہیں ہر صاحب ذوق اور ضرورت مند اپنے ذوق و تحقیق کے مطابق فوائد تلاش کرتا رہتا ہے ہر ایک محقق کی ترجیح جدا گانہ تجسس کی عکاس ہوتی ہے، اس کے علاوہ ایک جہاں وہ بھی جہاں انسانی کاوش دم توڑ جاتی وہاں صرف ایمان و اطاعت کام آتے ہیں۔ اسلام کی خوبی یہ ہے وہ مادی و روحانی دونوں میدانوں میں سرکھپائی کے بجائے اغیار پر زیادہ بھروسہ کیا جاتا ہے وضو اور مسواک کا ایمان اور خاتمہ بالایمان کے ساتھ کیا تعلق ہے یہ بات صرف اطاعت کے دائرہ میں رہ ہی سمجھی جاسکتی ہے۔ کئی کتابوں میں لکھا ہوا دیکھا کہ ”ومن منافعه تذکیر الشہادۃ عند الموت رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ وکرمہ“ مسواک کی سنت زندہ کرنے کی برکت سے موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہو جاتا ہے (کشکول معرفت)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جب وقت نزاع قریب تر ہو تو مریض کے لئے مستحب ہے وہ مسواک کرے چنانچہ صحیح احادیث میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں منقول ہے آپ ﷺ نے انتقال کے وقت مسواک فرمائی تھی اور اس کی حکمت بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اس سے روح کا ٹکنا آسان و سہل ہو جاتا ہے اسی طرح فرشتوں کی خاطر کو خوشبو لگانا مستحب ہے نیز پاکیزہ کپڑے پہننا، نماز پڑھنا، غسل کرنا بھی مستحب ہے (مظاہر حق جلد دوم)

اسلام میں مسواک کرنے کی حکمت

حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں ”یوں تو بالعموم دانتوں کو صاف کرنا اور اجلا بنانا بڑے بڑے فوائد پر مبنی ہے مگر ساتھ ہی اس کے یہ بات بھی نہایت انسب اور عمدہ ہے کہ جب کسی عالی شان دربار میں جانا ہو تو قبل از حضور دربار ظاہری شکل و شبابت کا سنوارنا اور دانتوں کو صاف کرنا بھی بڑا ضروری ہے کیونکہ بات چیت کرتے وقت دانتوں کی زردی اور میل نظر پڑنے سے طبائع سلیمہ کو نفرت ہوتی ہے، بس احکم الحاکمین رب العالمین سے بڑھ کر کس کا دربار عالی شان ہو سکتا ہے؟ جس کے لئے یہ اہتمام کیا جائے کیونکہ ان اللہ جمیل یحب الجمال (احکام اسلام عقل کی نظر میں)

بغیر مالک کی اجازت کے کسی کے درخت سے مسواک بنانا جائز نہیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کسی نے اراک مسواک بھی کسی سے ہتھیالی تو وہ جہنم میں جائے گا، کیکر کے درخت کی طرح اراک کا درخت بھی ہوتا ہے جس کی لوگ مسواک بناتے ہیں اس کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا کہ سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر جو درخت ہوتے ہیں، یہ سرکاری ملکیت ہیں، مجاز آفیسر کی اجازت کے بغیر ان درختوں سے مسواکیں بنانا جائز نہیں ہے، مسواکیں فروخت کرنے والے ان درختوں سے مسواکیں لا کر فروخت کرتے ہیں بہت سے لوگ ان سے مسواکیں خریدتے ہیں یہ جائز

نہیں ہے۔ اسی طرح کسی شخص کی ذاتی زمین میں درخت ہوں تو مالک کی اجازت کے بغیر اس سے مسواک کا ٹٹا جائز نہیں ہے۔ غیر ملکیت سے مسواک لینا بھی گناہ ہے۔ یہ بات ذہن میں بٹھالیں کسی کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا مناسب نہیں ہے (تفسیر ذخیرۃ الجنان)

وضو، مسواک، اور ورزش

سادہ وضو اور مسواک والے وضو میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ وضو میں مسواک کا استعمال انسان کو جہاں اجر و ثواب میں زیادتی کا سبب ہوتا ہے وہیں پر طبی لحاظ سے مسواک کرتے وقت دائیں ہاتھ مسلسل استعمال ہوتا ہے۔ مسواک کرتے وقت انسان کو حرکت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ دائیں ہاتھ کی حرکت انسانی دل کو راحت پہنچاتی ہے مسواک کے وقت انسان بہت سی غیر ضروری سوچوں سے بچتا ہے کیونکہ مسواک کی حرکات اسے مصروف کر دیتی ہیں۔ وضو میں مسواک کا استعمال انسان کو عجیب راحت پہنچاتا ہے۔ جو لوگ نفسیاتی امراض اور ادم اور اوامہوں کے مریض ہیں انہیں چاہئے دس پانچ منٹ تک مسواک کرتے رہا کریں اس سے ان کے ذہنی تناؤ میں خاطر خواہ فرق پڑے گا۔ دائیں ہاتھ کا استعمال مسواک کرتے وقت خفیہ اثرات کا باعث بنتا ہے کیونکہ دائیں ہاتھ سے مثبت برقی رو خارج ہوتی ہے اس بات کی تحقیق جدید سائنس نے بھی کی ہے۔

ہم لوگ کس درخت کی شاخ کی مسواک بنائیں؟

(1) کیکر (2) نیم کی مسواک (3) سکھ چین (4) کنیر کی مسواک (5) زیتون۔

ہمارے ہاں پنجاب پاکستان میں عمومی طور پر لوگ نیم سکھ چین۔ اور کیکر کی مسواک کیا کرتے ہیں گو ان میں پیلو جیسے خاصیت تو موجود نہیں لیکن تازہ حالت میں ان درختوں کی شاخوں کو بطور مسواک کرنا طبی لحاظ سے فوائد کا حامل ہے کیونکہ ان کے اندر کیسیلا وکڑواپن پایا جاتا ہے

یہ دانتوں کی بیماریوں میں مفید ثابت ہوتے ہیں خواص کے لحاظ سے عضلاتی ہیں جو ماسخورہ پائپور یا دانتوں سے پیپ کا بہنا۔ دانتوں کی حساسیت یعنی گرم ٹھنڈے کا زیادہ محسوس ہونا وغیرہ میں مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن ایک دو بار کرنے کے بعد ان کے ریشوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے زیادہ دن استعمال نہیں کیا جاتا البتہ پیلو کی خاصیت جدا گانہ ہے کہ اس کی مسواک کو برسا ہا برس تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بہول کی مسواک سے سنت ادا ہو جائے گی

سوال: کیا صرف پیلو کا مسواک ہی استعمال کر سکتے ہیں یا کسی دوسرے درخت کی لکڑی سے بھی مسواک کا حق ادا ہو جائے گا؟ بہول کے مسواک میں کیا کوئی حرج ہے؟
الجواب حامداً ومصلياً: علماء کرام لکھتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ مسواک کڑوے درخت کی ہو اور اس کے ریشے نرم ہوں، بہول کی مسواک کرنے سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔ فقط، واللہ اعلم بالصواب۔ فتاویٰ فلاحیہ جلد 2 صفحہ نمبر: 56

ایک بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر کسی کو دانتوں کے امراض کا سامنا ہو تو پیلو کی مسواک کو دو چار دن کے بعد سرے سے کاٹ ڈالیں تازہ ریشے زیادہ طبی فوائد رکھتے ہیں، کنیر اور نیم کی مسواک خاصیت ہے کہ دانتوں کے متفرق امراض کا شافی علاج ہیں، ایسے لوگ جو گوشت کھانے کے بعد دانتوں میں درد یا خون کی شکایت لیکر آتے ہیں ان کا بہترین علاج کنیر یا نیم، سوکھ چین کی مسواکیں ہیں جسے جو بھی میسر آئے استعمال کر لے، نیم و کنیر سوکھ چین کی مسواکیں انہیں زیادہ فائدہ دیتی ہیں جن کے دانتوں سے خون جاتا ہو مسوڑھے پھولے رہتے ہوں، منہ سے گندی بو کے بھکے اٹھتے ہوں، مسواک کی لمبائی بالشت بھر ہونی چاہئے (حاشیہ طحاوی علی المراتی الفلاح)

مسواک کو دھو کر استعمال کیا جائے اور دھو کر ہی رکھا جائے (فتاویٰ رضویہ) اگر کسی کی صحت کا

اندازہ لگانا ہو تو اس کے دانتوں کو دیکھئے صاف دانت نفاست و صحت مند ہونے کی علامت ہیں جب کہ میلہ کر یڑہ لگے دانت بیماری اور غلاظت کی نشانی ہیں ایسے لوگ عمومی طور پر معدہ اور ہاضمہ کے امراض میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

کڑوے درختوں کی مسواک اور بھوک

اہل علم جانتے ہیں انسانی جسم اور معدہ میں اگر بلغم کی زیادتی ہو جائے تو بھوک ختم ہو جاتی ہے بلغمی مزاج کے لوگ بھوک کی کمی کا شکار ہوتے ہیں، اہل طب نے اس مسئلہ کا حل یوں تلاش کیا ہے کہ قاطع بلغم اشیاء مریض کے لئے تجویز کی جائیں کیونکہ تلخ اور کڑوی اشیاء مولد سودا ہوتی ہیں اور سودا کی خاصیت ہے بھوک لگانا۔ بھوک کی طلب معدہ کی بے چینی سے محسوس کی جاتی ہے، جب معدہ غذا کرتا ہے تو طبیعت میں اشتہاء طعام پیدا ہوتی ہے۔ نیم، پیلو، کیکر۔ سکھ چین، کنیر وغیرہ کی مسواک میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ انسانی طبیعت میں اشتہاء طعام پیدا ہوتی ہے کیونکہ منہ کی رگوں کا معدہ کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے بار بار اعتدال کے ساتھ مسواک کرنے سے انسانی معدہ غیر ضروری بلغم اور لیس دار مواد سے صاف ہو جاتا ہے یہی لیس دار مواد ہوتا ہے جو معدہ میں جانے والی غذا کو ہضم ہونے سے پہلے خمیر بنا دیتا ہے جس طرح کھٹائی دودھ کو خراب کر دیتی ہے اسی طرح یہ لیس دار مواد کھائی ہوئی غذا کو خمیر میں تبدیل کر دیتا ہے اور کھانے کے کچھ دیر بعد ہی پیٹ میں اچھار شروع ہو جاتا ہے، تبخیر سے انسان کا برا حال ہو جاتا ہے۔ کڑوی اور تلخ ذائقہ والی مسواک میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ معدہ سے اس قسم کے مواد کو ختم کر دیتی ہے۔

زیتون کی مسواک کے بارہ میں احادیث مبارکہ میں فضیلت واقع ہوئی ہے تفسیر مدارک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہترین مسواک زیتون کی ہے یہ مبارک درخت سے ہے، منہ کو صاف ستھرا رکھتی ہے، اور ہمک (نوا گوار بو) کو دور کرتی ہے

(الطبرانی فی الاوسط۔ مجمع الزوائد 100/3)

مسواک کی اہمیت بہت زیادہ ہے رسول اللہ ﷺ دوران سفر جن اشیاء کو ضروری خیال فرماتے تھے ان میں کنگھی، شیشہ، تیل، مسواک اور سرمہ شامل تھے (تفسیر قرطبی)

علامہ سیوطی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جامع صغیر میں ان الفاظ سے یہ روایت نقل فرمائی ہے: ”کان لا یفارقه فی الحضر ولا فی السفر خمس: المراءة، والمکحلة، و المشط، و السواک، و المدری۔“ ترجمہ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیا کرتے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے: آئینہ، سرمہ دانی، قینچی، مسواک اور کنگھی۔“ تشریح: ایک دوسری روایت میں چھ چیزوں کا ذکر ہے: آئینہ، شیشی، مقراض (قینچی) مسواک، سرمہ دانی اور کنگھی (فیض القدیر ج: ۵ ص: ۲۳۹ رقم الحدیث: ۶۹۰۶) ہنامہ البینات کراچی صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مارچ ۲۰۰۷ء صفحہ نمبر: 4

انسانی جسم کے کام کرنے کا اصول

انسانی جسم میں بہت سے امور مٹی یعنی زمین کی طرح پائے جاتے ہیں مثلاً پانی یا نمی کو ہی دیکھئے اگر کسی جگہ نمی پائے وہاں خشک چیز ڈال دی جائے یا پھیلی ہوئی نمی کو ایک جگہ سے خشک کر دیا جائے تو ساتھ میں پھیلی ہوئی اس طرف آنے لگتی ہے جب وہ بھی خشک ہو جائے تو ساتھ سے نمی اس طرف آنے لگتی ہے جب تک مکمل طور پر نمی ختم نہیں ہو جاتی یہ عمل جاری رہتا ہے۔ مسواک سے زبان منہ اور دانتوں سے فاضل رطوبات صاف ہوتی ہیں جب منہ کی رطوبتیں کم ہونے لگتی ہیں تو ساتھ والی رگوں کی نمی اس طرف آنے لگتی ہے یہ سلسلہ معدہ تک پہنچتا ہے اور مسواک کی رگڑ ان تمام فاضل رطوبات کو فنا کر دیتی ہے جو ذائقہ کے بطلان۔ دانتوں کے امراض۔ غدد کی خرابی معدہ کی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔

مسواک کے طبی فوائد

مسواک کے بارہ میں بہت سی روایات موجود ہیں مسواک ہر لکڑی کی بنائی جاسکتی ہے اور نہ ہی ہر چیز سے دانت صاف کئے جاسکتے ہیں۔ عمومی طور پر پیلو کی مسواک کی جاتی ہے۔ زیتون کی شاخ بھی بطور مسواک استعمال کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے پیلو کی مسواک کے بارہ میں لکھتے ہیں: مسواک وہ عمل ہے جو نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں سب سے آخر میں کیا۔ ابو بکر محمد بن زکریا رازی اپنی کتاب الحاوی فی الطب میں لکھتے ہیں: عیسیٰ بن ماسویہ کی کتاب میں لکھا ہے دانتوں کو مضبوط کرنے کے لئے مسواک کا استعمال کرو، یہ زبان (کی فاضل رطوبت) کو خشک کرتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، دماغ کا تنقیہ کرتی ہے، حواس میں لطافت پیدا کرتی ہے۔ دانتوں کو چمکاتی ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، ہر کو مسواک لازم پکڑ لیٹی چاہئے کیونکہ یہ گرم مزاج والوں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے (الحاوی فی الطب 1/442) ابن سینا کا کہنا ہے مسواک کو طول میں استعمال کرو یہ منہ کے اچھی طریقہ ہے بچوں کے لئے اس طریقہ میں خصوصی فوائد پائے جاتے ہیں (القانون فی الطب 2/274)

دوسری جگہ لکھتے ہیں مسواک کرنے میں اعتدال اختیار کرنا چاہئے یہ عمل دانتوں کو چمکاتا ہے ان کی مضبوطی کا سبب ہے اس سے مسوڑھے قوی ہو جاتے ہیں، مسواک دانتوں میں گڑھے پڑنے سے روکتی ہے، منہ صاف کرتی ہے، ایسی ٹہنی کی مسواک بہتر ہوتی ہے جس میں قوت قابضہ اور ہلکی سے کڑواہٹ ہو، سونے سے پہلے مسواک ضرور کرنی چاہئے (القانون فی الطب 2/267)

روائع طب الاسلامی کے مصنف لکھتے ہیں: بہت سی احادیث مسواک کے استعمال کے بارہ وارد ہوئی ہیں اس بات کی تاکید پائی جاتی ہے کہ سونے سے پہلے مسواک ضرور کی جائے (روائع الطب الاسلامی 1/63) حضرت نافع ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ان کا معمول تھا سوتے وقت، صبح بیداری کے وقت اور صبح کے وقت مسواک کیا کرتے تھے (الزہد والرفاق لعبد

اللہ ابن مبارک 1/436)

مسواک قاطع صفراء ہے

مسواک کے فوائد میں یہ بات تو اتر کے ساتھ نقل ہوتی آرہی ہے کہ مسواک قاطع بلغم ہے رطوبتی امراض میں مسواک بہت فائدہ دیتی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مسواک سے منہ کا گندہ پانی اور معدہ میں پیدا ہونے والے تعفن کیس و مواد ختم ہوتا ہے لیکن تجربات بتلاتے ہیں کہ مسواک جہاں بلغم کو قطع کرتی ہے وہیں پر صفر اکو بھی اعتدال پر لا کر جسمانی حدت کو ختم کرتی ہے۔ جن درختوں کی ٹہنیاں مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں اگر ان کا مزاج دیکھا جائے تو سب کا خشک سرد ہوگا۔ جیسے پیلو عضلاتی اعصابی ہے یہی فوائد نیم، سوکھ چین وغیرہ کے ہیں یہ مسواکیں اس وقت زیادہ مفید ہوتی ہیں جب دانتوں میں پیپ بلغم، ریشہ کی کثرت ہو، دانت مسوڑھوں کی کمزوری کی وجہ سے درخت کے پتوں کی طرح ہلتے ہوں، کڑوی مسواکیں ان تکالیف کو دوری کرنے کا سبب بنتی ہیں، البتہ زیتون کے خواص گرم تر ہیں یعنی غدی اعصابی ہیں زیتون کی مسواک کے خواص میں یہ بات شامل ہے کہ یہ ہلکی گرمی پیدا کرتی ہے جس سے ٹھنڈے مزاج کے حامل جرثومے خارج ہوتے ہیں، اگر گرمی کی وجہ سے منہ میں چھالے ہو جائیں یا بدبو پیدا ہو جائے تو زیتون کی مسواک بہتر فوائد رکھتی ہے یعنی یہ بوقت ضرورت گرمی پیدا کرتی ہے روکتی ہے اور اعتدال کے ساتھ اس کا اخراج بھی کرتی ہے۔ یہی شاخین عمومی طور پر مسواک کے طور پر کام میں لائی جاتی ہیں۔ طبی لحاظ سے ان کے فوائد میں جہاں بلغم ختم ہوتی ہے وہیں پر صفر اکو بھی اعتدال پر آ جاتا ہے۔

منہ کا ذائقہ اور مسواک

کثرت بلغم اور کھانے کے بیچ جانے والے باریک ریشے دانتوں اور مسوڑھوں پر

بہت برا اثر ڈالتے ہیں دن کے وقت گزارا ہو جاتا ہے لیکن رات کے وقت سونے کی حالت میں عمومی طور پر منہ بند رہتا ہے یہی چیزیں معدہ اور منہ کی گرمی سے متعفن ہو جاتی ہیں۔ جب مسواک کی جاتی ہے تو یہ فاضل مواد دانتوں اور مسوڑھوں سے صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر مسواک نہ کی جائے تو اسی مواد سے پیدا ہونے والے تعفن سے جہاں امراض دندان پیدا ہوتے وہیں پردماغ پر بھی پریشان کن اثرات پڑتے ہیں ایک وقت ایک بھی آسکتا ہے انسان دماغی خلل اور دیگر عوارض دماغی میں مبتلاء ہو سکتا ہے۔ یہ تعفن انسانی منہ سے ذائقہ سلب کر لیتا ہے اس کے بعد انسان کتنا بھی اعلیٰ و مزیدار پکوان کھائے بے لذت محسوس ہوتے ہیں۔ مسواک کی خاصیت ہے کہ زبان کی ان قوتوں کی حفاظت کرتی ہے جو انسان کو ذائقہ پہچاننے میں مدد دیتے ہیں۔ خدا نخواستہ اگر کسی کی زبان پھول جائے بولنے میں دشواری محسوس کرے یا بول نہ سکے۔ تکلم پر قادر نہ ہو اسے مسواک کا عمل پانچ وقت کرنا چاہئے زبان کے مختلف حصوں میں مختلف ذائقوں کی پہچان کی حس پائی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ زبان کے اطراف پر بھی مسواک پھیرا کرتے تھے (مسند احمد) حضرت حسن فرماتے ہیں تکلم انسانی زندگی کا حسن ہے (کنز العمال) زبان کی حسوں کا ماہرین جو تجزیہ کیا ہے وہ اس تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ حضرت زید بن خالد جب مسجد جاتے تو ان کے کان پر مسواک ہوتی تھی جیسے کاتب کے کان پر قلم ہوتا ہے، جب اقامت ہوتی تو وہ نماز شروع ہونے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے (مسند احمد)

گلے کے غدود دل کے پردے اور دماغ

مسواک ایک عظیم نعمت ہے ان کے لئے جو گلے کے غدود کے بڑھنے سے پریشان رہتے ہیں گلے کی بیماریاں انہیں بار بار پریشان کرتی ہیں۔ کچھ مریض ایسے بھی دیکھے گئے جن کے دماغ یا دل کی جھلیوں میں پیپ یا غیر ضروری مواد جمع ہو جایا کرتا تھا مسواک کی

برکت سے انہیں ان تکلیف دہ امراض سے نجات ملی۔ معدہ کے امراض میں گندہ دہنی اور دانتوں کے امراض پیپ ریشہ بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ منہ خوراک کا پہلا زینہ ہے اگر اس میں بیماریاں ہوں تو صحت مند غذا کے لئے کونسا راستہ بچتا ہے؟ جیسے ہی غذا منہ کے اندر جائیگی دانتوں اور مسوڑھوں کے اندر چھپے خطرناک وائرس خوراک کو بیمار اجزاء سے بھر دیں گے، اپنے کے لئے بھی خوراک کا بندوبست کر لیں گے مسواک ان کے خلاف مؤثر و یکتا مفید ہتھیار ہے۔

مسواک لو یا بیماری؟

بابا گرو نانک کے متعلق مشہور ہے وہ ہاتھ میں مسواک رکھتے تھے دانتوں پر اکثر مسواک کرتے رہا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے ”یہ لکڑی لے لو یا پھر بیماری لے لو“ بہت گہری اور پتے کی بات ہے اگر سمجھ میں آجائے (مسند علاج نبوی صفحہ 278) بڑی بات سمجھنے کے لئے زیرک دماغ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بڑوں کی باتیں بھی بڑی ہو کرتی ہیں کسی دانا کا قول ہے ”جب سے ہم نے مسواک کو چھوڑا ہے اسی دن سے ڈینٹل کی ابتداء ہوئی ہے“

حفظان صحت کا خیال رکھنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے منہ صحت یا بیماری کا دروازہ ہے اگر دانتوں کو صاف رکھو گے تو منہ سے اترنے والا نوالہ صحت کی علامت ہوگا۔ اگر گندے دانتوں اور بھکتے ہوئے منہ سے کھانا کھاؤ گے تو یہی لقمہ بیماری کا پیش خیمہ ثابت ہوگا،

ایک صحابی قثم بن تمام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے دانت پیلے زرد دیکھ رہا ہوں، تم لوگ مسواک نہیں کرتے؟ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں مسواک کو لازم قرار دیدیتا (مسند احمد)

مسواک کے بارہ میں تحقیق اور اس کا حکم

مسواک مسواک سے بنا ہے اور عربی میں ”ما یدلک بہ الا سنان“ یعنی وہ لکڑی وغیرہ جس سے دانتوں کو رگڑا جائے اور یہ ماخوذ ہے ”تساوکت الابل“ سے اور یہ اس وقت کہتے ہیں جب کہ اونٹ کمزوری کی وجہ سے آہستہ اور نرم چال چل رہے ہوں، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسواک نرمی کے ساتھ کرنی چاہیے۔ ماہنامہ البینات کراچی ربیع الاول ۱۴۲۸ھ اپریل ۲۰۰۷ء صفحہ نمبر: 3۔

عصر حاضر کی مشہور کتاب زبدۃ الفقہ جلد 2 صفحہ نمبر: 20 میں لکھا ہے۔

مسواک کے فوائد علمائے کرام نے مسواک کے اہتمام میں تقریباً ستر فائدے لکھے ہیں۔

ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱. منہ کو صاف کرتی ہے۔

۲. فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

۳. اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

۴. شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔

۵. نیکیوں کو زیادہ کرتی ہے۔

۶. مسواک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔

۷. نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے۔

۸. پل صراط پر چلنا آسان ہو جائے گا۔

۹. مسوڑھوں دانتوں اور معدے کے قوت دیتی ہے اور دانتوں کو سفید کرتی ہے ۱۰. بلغم کو قطع

کرتی ہے۔

۱۱. کھانے کو ہضم کرتی ہے۔

۱۲. منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔

۱۳. صفر اکودور کرتی ہے۔

۱۴. ریح نکلنے کو آسان کرتی ہے۔

۱۵. بڑھاپا دیر میں آتا ہے۔

۱۶. موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔

۱۷. سر کے رگوں پھٹوں کو اور دانتوں کے درد کو سکون دیتی ہے۔

۱۸. نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

۱۹. منہ کی بدبودور کرتی ہے وغیرہ ان سب باتوں کو علاوہ ایک مسلمان کے لئے سب سے

بڑی بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے

کہ جس کی ہر مسلمان کو آرزو ہوتی ہے کہ مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے

مسواک کے مستحبات و طریقہ

مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے۔ بیلو کی جڑ یا نیم و کیکر

و پھلاہی وغیرہ کی شاخ ہو۔ زہریلے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے

زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ انگوٹھے سے زیادہ موٹی اور بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ اتنی

چھوٹی بھی نہ ہو کہ اس کا کرنا دشوار ہو جائے۔ مسواک نہ بہت نرم ہو نہ بہت سخت درمیانے

درجہ کی ہو۔ سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔ دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑنا مستحب ہے کہ چھنگلیاں

نیچے اور انگوٹھا برابر میں اور باقی تین انگلیاں اوپر رہیں۔ مٹھی باندھ کر نہ پکڑیں تین مرتبہ

مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہئے۔ اول اوپر کے دانتوں پر داہنی طرف سے ملتے

ہوئے بائیں طرف لے جائیں اور پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں میں ملیں اس طرح تین بار

کریں اور ہر بار دھولیں۔ زبان اور تالو بھی صاف کریں۔ مسواک کو دانتوں کی چوڑائی کے

رخ پھر انہیں یعنی منہ کی لمبائی میں پھرائیں۔ دانتوں کے طول میں یعنی اوپر سے نیچے کو نہ ملیں کیونکہ اس سے مسوڑھوں کی جڑوں کے چھلنے اور خون نکلنے کا اندیشہ ہے۔ مسواک کو دھو کر شروع کریں اور استعمال کے بعد دھو کر دیوار وغیرہ کے ساتھ اس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ یوں ہی لٹا کر نہ رکھیں۔ مسواک کا وقت وضو سے پہلے یا کھانے کے وقت ہے۔ اگر لکڑی کی مسواک نہ ملے تو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے دانتوں کو ملنا مستحب ہے یا مونٹے کپڑے سے دانت صاف کر لیں کہ سب میل کچیل جاتا رہے۔

مکروہات مسواک

۱. لیٹ کر مسواک کرنا (اس سے تلی بڑھتی ہے)۔
۲. مٹھی سے پکڑنا (اس سے بوا سیر ہو جاتی ہے)۔
۳. مسواک کو چوسنا (اس سے بینائی جانے کا اندیشہ رہتا ہے)۔
۴. مسواک کو زمین پر ایسے ہی لٹا کر رکھنا (اس سے جنون کا اندیشہ ہے اس لئے کھڑی رکھے اور ریشہ اوپر کی جانب ہو)۔
۵. فراغت کے بعد مسواک کا نہ دھونا۔
۶. انار یا ربحان یا بانس یا میوہ دار یا خوشبودار درخت کی لکڑی سے کرنا۔ ۷. مسواک دانتوں کے طول میں یعنی اوپر سے نیچے کو کرنا۔

مسواک کا حکم

مسواک وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی پس جب مسواک کو ساتھ وضو کیا تو اس وضو سے جتنی نمازیں پڑھے گا ہر نماز کا ثواب مسواک کے وضو والی نماز کا ہوگا۔

مندرجہ ذیل اوقات میں مسواک کرنا مستحب ہے

۱. دیر تک وضو نہ کرنے کی وجہ سے منہ کی بو بدل جائے تو مسواک کرنا۔ ۲. اگر وضو کے وقت

مسواک کرنا بھول جائے تو نماز کے وقت مسواک کرنا۔ ۳. وضو کے ساتھ مسواک کرنے کے باوجود ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔ ۴. سو کر اٹھنے کے بعد۔ ۵. دانتوں پر زردی آ جانے کے وقت مسواک کرنا وغیرہ

فتح قلعہ اور مسواک کی برکت

فاتح مصر حضرت عمر ابن العاصؓ نے امیر المومنین حضرت عمرؓ کو خط لکھا کہ قلعہ مقوقس (غالباً اس کا نام بولس تھا) کا ہم نے محاصرہ کیا ہوا ہے، کافی دن ہو گئے ہیں مگر فتح نہیں ہو رہا، میرے پاس 8000 فوج ہے مزید فوج بھی بھیجو اور طریقہ بھی بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے خط پڑھا اور رو پڑے، کہنے لگے آٹھ ہزار مسلمان ہیں اور کہتے ہیں قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہے اور فتح نہیں ہو رہا۔ خط کا جواب تحریر فرمایا ”غور کرو تم لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی سنت رہ گئی ہے جس کی وجہ سے تائید الہی میں تاخیر ہو رہی ہے، اور یہ حقیقت تھی کہ کچھ احباب سے مسواک والی سنت رہ گئی تھی اور آج حالت یہ ہے کہ فرائض و واجبات تک غائب ہیں، فرمایا! تم آٹھ ہزار ہو میں مزید چار ہزار فوج بھیج رہا ہوں اب تم بارہ ہزار ہو جاؤ گے اور بارہ ہزار مومن قلت کی وجہ سے شکست نہیں کھا سکتے اگر کوئی دوسری وجہ نہ ہو، مزید چار ہزار فوج صرف چار آدمی بھیجے حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ، حضرت خارجہ بن حذافہؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرمایا یہ چار ہزار فوج ہے تو ایمان بڑی قوت ہے۔

مسواک کا مذاق اڑانا خطرناک ہے۔

ایک فتاویٰ کی کتاب میں یہ سوال لکھا ہے ”کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک شخص مسواک کر رہا تھا کہ دوسرے نے کہا یہ لکڑی کیسی ہے یا اس نے کہا یہ کیا ہے؟ کیا یہ شخص اس طرح کہنے سے گنہ گار ہوگا؟

الجواب بعون الملک الوہاب: صورت منسلوہ میں اس شخص کا مقصود یہ معلوم کرنا ہے یہ مسواک کونسے درخت کی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس طرح کے سوال سے مقصود سنت کا مذاق ہے تو اس سے یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا (کافی التاتاریخانیہ 477/5 وھکذا فی الھند یہ 263/2)

ایک عبرتناک تاریخی واقعہ

ابن کثیر نے، ابن خلکان کے حوالہ سے اپنی شہر آفاق کتاب ”البدایہ والنہایہ“ میں ایک عبرتناک واقعہ نقل کیا ہے ایک شخص جس کا نام ابوسلامہ تھا، مقام بصرہ کا رہائشی تھا، نہایت بے باک و بے غیرت تھا، اس کے سامنے مسواک کے فضائل و مناقب و محاسن کا ذکر آیا تو اس نے ازراہ غیض و غضب قسم کھا کر کہا کہ میں اس مسواک کو اپنی سرین میں استعمال کرونگا چنانچہ اس نے مسواک اپنی سرین میں گھما کر اپنی قسم پوری کر دکھائی اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے حرمتی اور بے ادبی کا معاملہ کیا، جس کی پاداش میں قدرتی طور پر ٹھیک نو مہینہ بعد اس کے بعد میں تکلیف شروع ہوئی اور پھر ایک (بد شکل) جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا، جس کے ایک چار انگل کی دم، چار پیر، مچھلی جیسا سر، چار دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے، پیدا ہوتے ہی یہ جانور چار بار چلایا جس پر اس کی بچی آگے بڑھی اور سر پکل کر اس جانور کو ہلاک کر دیا اور تیسرے دن یہ شخص بھی مر گیا۔ اس کا کہنا تھا اس جانور نے مجھ کو اور میری آنتوں کو کاٹ دیا ہے، یہ واقعہ 665ھ میں پیش آیا اور اطراف کی ایک بڑی جماعت نے جس میں وہاں کے خطباء بھی تھے اس کا مشاہدہ کیا۔

مسواک کے لئے درختوں کا انتخاب

اس بارہ میں فقہائے کرام نے اپنی کتب میں طویل بحثیں کی ہیں مختصراً عرض ہے

کہ بانس، انار، ریحان کے علاوہ کسی بھی درخت کی مسواک کر سکتے ہیں پیلو اور زیتون کی مسواک افضل ہے۔ وفی شرح الہدایۃ للعینی رویا لحارث فی مسندہ عن ضمیر بن حبیب قال نہی رسول اللہ ﷺ عن السواک بعد الریحان وقال انہ یحرک عرق الجذام وفی النہر ویستاک بکل وعد لالا الرمان والقصب وافضله الاراک ثم الزیتون (رد المحتار 1/85 امداد المفتین)

پیلو کی مسواک کے طبی فوائد

(1) پیلو کے اندر ایسا مادہ پایا جاتا ہے جو دافع تعفن ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کا تعفن دور ہوتا ہے دانتوں کے درمیان میں پھنسے ہوئے ریشے باہر نکل جاتے ہیں۔ خون ریشہ پیپ بند ہو جاتے ہیں مسوڑھوں اور اطراف زبان میں پیدا ہونے والے معمولی زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ منہ کی بو اور ناگوار ہوا ختم کرنے میں معاون و مددگار ہے۔

(2) پیلو کی لکڑی کے اندر ایک مادہ جیلکوزیڈ پایا جاتا ہے جس کی تاثیر رائی جیسی ہوتی ہے یہ زبان پر لگنے سے ہلکی سی جلن محسوس ہوتی ہے، اس کی خاصیت ہے کہ منہ گندے جراثیم کو پنپنے سے روکتا ہے۔ روز مسواک کرنے والے تو اس کا زیادہ احساس نہیں کرتے لیکن جب کوئی نیا مسواک کرتا ہے تو یہ بہت محسوس ہوتا ہے۔ نئی مسواک میں اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

(3) پیلو کے اندر سوڈیم کاربونیٹ پایا جاتا ہے۔ یہی سوڈیم کاربونیٹ دانتوں کے لئے تیار ہونے والے منجنوں اور پیسٹوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تمام معالجن امراض دندان سوڈیم کاربونیٹ پر مشتمل ادویات تجویز کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں ہونے والے تجربات نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے۔ جو لوگ گھریلو طور پر منجن کرنے کے عادی ہیں وہ مسواک استعمال نہیں کرتے انہیں چاہئے کہ پیلو کی مسواک کا پوڑ تیار کرائیں اور اس کوئی

چیز شامل کرنے کی ضرورت نہیں اس باریک برادہ کو منجن کی جگہ استعمال کریں دانتوں کی خوبصورتی اور صحت لوٹ آئیگی۔

(4) پیلو کی لکڑی میں یہ خاصیت بھی پائی جاتی ہے کہ ہلتے ہوئے دانتوں کو دوبارہ سے جڑوں پر جمادے تے ہیں دانت اس وقت اپنی جگہ سے ہلتے ہیں جب ان کی جڑوں میں غلیظ مواد جمع ہو جاتا ہے، پیلو کی مسواک میں اس مادے کو زائل کرنے کی خاصیت موجود ہے کیونکہ جس جڑوے اور بیکٹیریا کی وجہ سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے پیلو اس کا خاتمہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(5) انسانی ساخت میں بہت سے نمکیات استعمال ہوئے ہیں اور کچھ نمکیات انسانی وجود کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ان میں سوڈیم کلورائیڈ اور پوٹاشیم ہیں دانتوں کی چمک و صحت کے لئے یہ دونوں نمکیات بہت ضروری ہوتے ہیں اگر انہیں خالص حالت میں دانتوں پر ملا جائے تو دانت صاف ہو جاتے ہیں لیکن حساس مسوڑھوں پر خراش پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں، دیہاتی لوگوں کا فارمولہ ہے کہ کھانے کا نمک (سوڈیم کلورائیڈ) کو سرسوں کے تیل میں ملا کر دانتوں پر ملتے ہیں اس سے درد اور چیسس بند ہو جاتی ہیں اور درد دور ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس کے عادی نہیں ہوتے اس کے منہ میں چھالے بن سکتے ہیں۔ پیلو میں یہ دونوں نمکیات اعتدال کے ساتھ موجود ہیں جب مسواک کی جاتی ہے تو یہ نمکیات بھی اپنا اثر دکھانا شروع کر دیتے ہیں۔ دانتوں کے منجن اور پیسٹوں میں یہ دونوں مناسب مقدار میں شامل کئے جاتے ہیں۔ بازار میں بے شمار منجن اور دانتوں کے لئے پیسٹیں تیار کر کے پہنچائی جا رہی ہیں۔ ان کے بے شمار فوائد بیان کئے جاتے ہیں سب سے اہم بات یہ کی جاتی ہے کہ ”دانتوں کو اصلی حالت میں برقرار رکھتے ہیں“ یعنی سب جھنجٹ اس لئے کئے جاتے ہیں کہ دانتوں کی فطری صحت و چمک قائم رہ سکے۔ پیلو کی مسواک میں یہ خواص و

فوائد موجود ہیں کہ دانتوں میں جو کمی و کمزوری پیدا ہو چکی ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ سوڈیم کلورائیڈ اور پوٹاشیم دانتوں کی چمک میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور ان کی ضروری مقدار پیلو کی شاخ میں قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے۔ مسواک کرنے والے دانت چمک دار رہتے ہیں (مجلہ جامعۃ القرآن۔ باب احام السواک 271/1)

درخت پیلو پر جدید تحقیق

جن لوگوں کو تحقیق کا رجحان رکھتے ہیں وہ ہر اچھی بات کا تجزیہ کرتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ کہ نتائج اپنی مرضی کے شائع کریں۔ مسواک یا پیلو کے درخت پر بھی بہت سی تحقیقات ہوئیں اور انہوں نے ان تحقیقات کو کو عام کیا یہ کسی ایک ادارے یا شخصیت کا کام نہیں مختلف ممالک اور شخصیات نے اس بارہ میں کاوشیں کی ہیں اسے مشہور ترین استعمال کی بدولت اسے تو تھ برش درخت (Tooth Brush Tree) کا خطاب دیا گیا ہے، مجموعی طور پر پیلو کے درخت کی مسواک میں پائے جانے والے اجزاء یہ ہیں۔

(1) ٹرائی میتھائل ایمین یہ بے رنگ کیمیائی جز جو کہ بے رنگ سیال ہے مچھلی جیسی بو رکھتا ہے پانی ایتھر اور الکحل میں حل پذیر ہے TMA سیال کے سطحی تناؤ کو تبدیل کر کے ٹھوس ذرات کو الگ کر کے تیرنے کے قابل بناتا ہے یعنی منہ میں فنج جانے والے غذائی ذرات کو باہر نکالنے کے لئے ضروری ہے یہ ضد جراثیم کے طور پر کام کرتا ہے

(2) سلوڈیرین۔ قدرتی طور پر پایا جانے والا یہ الکلائڈ پیلو کے درخت کی خشک کردہ چھال میں پایا جاتا ہے

(3) کلورائیڈ۔ منہ کی جھلی کے اندرونی خلیات و دیگر ساختوں کی مقدار کا توازن برقرار رکھنے کے نظام کے لئے موثر ہے اور فعلیاتی نظام کو درست رکھتا ہے

(4) فلورائیڈ اور سیلیکا۔ اس جز کو دانت صاف کرنے والی خود ساختہ ٹوتھ پیسٹوں میں شامل

7 کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دانتوں کی بوسیدگی کے عمل کے خلاف موثر ہے دانتوں کو چمکانے میں مددگار کے طور پر کام کرتا ہے۔ مسواک میں یہ جزو قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے (5) گندھک، یہ جراثیم ہے منہ کی صحت کے لئے انتہائی موثر ہے (6) حیاتین ”ج“ دانتوں کی صحت اور موسوڑھوں کی حفاظت میں حیاتین ”ج“ کی اہمیت مسلم ہے یہ مسواک میں قدرتی طور پر پایا جاتا ہے اس کی موجودگی ایک مؤثر میکاکی اور طبی حیاتیاتی عمل میں مددگار ہے دانتوں کی بوسیدگی، سوجن اسکر بوط کے خلاف اہم کردار کا حامل ہے (7) رال۔ رال خالص حالت میں زخموں اور تعفن زدہ حصوں میں کام دیتا ہے پیلو کی مسواک میں موجود ہوتا ہے یہ سخت بیرونی طبع کا محافظ ہے

پیلو اور فاسفورس

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے ”مسواک سے دماغ تیز ہوتا ہے“ کیونکہ پیلو کے اندر فاسفورس ہوتا ہے۔ تحقیقات کے مطابق جس زمین میں کیلشیم اور فاسفورس کی بہتات ہوگی وہاں پیلو کا درخت زیادہ پایا جائے گا یہی وجہ ہے کہ قبرستان کی مٹی اس کے لئے خاص طور پر سازگار ہوتی اور پیلو کا درخت قبرستان میں زیادہ اگتا ہے۔ دانتوں کے لئے کیلشیم اور فاسفورس بہت اہمیت رکھتے ہیں، قبرستان میں انسانی ہڈیاں گلنے کی وجہ سے ان کی بہتات ہوتی ہے اگر پیلو کی تازہ جڑ چبانے سے ایک تلخ و تیز مادہ نکلتا ہے، یہ مواد منہ کے اندر جراثیموں کی افزائش کو روکتا ہے اور دانتوں کو امراض سے بچا کر صحت مند رکھتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دو چار دنوں کے بعد ریشوں کو کاٹ کو مسواک کو نئے طریقہ سے چبایا جائے بالخصوص جن لوگوں کے دانت خراب اور خون پیپ سے مملو ہوتے ہیں۔

مسواک کے پچاس فوائد

حضرت علامہ سید احمد طحاوی حنفی، نے مراقی الفلاح شرح نور الایضاح کے حاشیہ الطحاوی

- میں فرمایا کہ مسواک شریف کے وہ فضائل جو ائمہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور حضرت عطاء سے نقل کیے ہیں، وہ درج ذیل ہیں۔
- فرماتے ہیں کہ عَلَیْكُمْ بِالسَّوَالِثِ فَلَا تَغْفُلُوا عَنْهُ وَأَدِمْوْهُ۔ ترجمہ: مسواک شریف تم اپنے اوپر لازم کرلو، اس سے غفلت نہ برتو اور اس پر ہیشگی کرو؛ فَإِنَّ فِيْهِ كُیُوں کہ اس میں درج ذیل (فوائد) ہیں: ۱۔
- رَضَا الرَّحْمَنُ، رَبِّ رَحْمَن کی رضا ہے۔
- ۲۔ تُضَاعَفُ صَلَاتُهُ إِلَى تِسْعَةٍ وَتَسْعِينَ ضِعْفًا أَوْ إِلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ، مسواک نماز کے ثواب کو ۹۹ گنا سے ۴۰۰ گنا تک بڑھا دیتی ہے۔ ۳۔
- وَأَدَامَتُهُ تُورَثُ السَّعَةِ وَالْغِنَى، اور مسواک کا ہمیشہ کرنا وسعت اور غنی (برکت) کا باعث ہوتا ہے۔ ۴۔
- وَتَيْسِيرُ الرِّزْقِ، اور روزی میں آسانی کا باعث ہوتی ہے۔
- ۵۔ وَيَطْيِبُ الْفَمُ، اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔
- ۶۔ يَشُدُّ اللَّثْمَ، مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔
- ۷۔ يَسْكُنُ الصَّدَاعَ وَعَرْوَقَ الرَّأْسِ حَتَّى لَا يَضْرِبَ عِرْقُ سَاكِنٍ وَلَا يَسْكُنُ عِرْقُ جَاذِبٍ، سر کے درد کو آرام دیتی ہے اور سر کی تمام رگوں کو سکون بخشتی ہے، یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور نہ حرکت کرنے والی ساکن ہوتی ہے۔
- ۸۔ وَيَذْهَبُ وَجَعُ الرَّأْسِ وَالْبَلْعَمُ، اور سر کا درد اور بلغم دور ہو جاتا ہے۔
- ۹۔ وَيَقْوَى الْأَسْنَانُ، اور دانت قوی ہوتے ہیں۔
- ۱۰۔ وَيَجْلُو الْبَصَرُ، آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔
- ۱۱۔ وَيُصَحِّحُ الْبَعْدَةَ، اور معدہ صحیح ہوتا ہے۔

۱۲۔ وَيَقْوَى الْبَدَنُ، اور بدن مضبوط ہوتا ہے۔

۱۳۔ وَيَزِيدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً وَحِفْظًا وَعَقْلًا، اور آدمی کا حافظہ، عقل اور فصاحت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۴۔ وَيَطْهَرُ الْقَلْبُ، اور قلب پاک ہوتا ہے۔

۱۵۔ وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ، اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۶۔ وَيَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَتُصَافِحُهُ لِنُورٍ وَجْهُهُ، اور ملائکہ خوش ہوتے ہیں اور اُس (مسواک کرنے والے) کے چہرے کے نور کی وجہ سے اُس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں۔

۱۷۔ وَتُشَيِّعُهُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، اور جب وہ (مسواک کرنے والا) نماز کے لیے نکلتا ہے تو ملائکہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔ فائدہ: تشييعًا کا معنی ہے کسی کے ساتھ جانا، یہاں تک کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے۔ پس پتا چلا کہ ملائکہ مسواک کرنے والے کو جائے نماز یا مسجد تک چھوڑنے جاتے ہیں۔

۱۸۔ وَتَسْتَغْفِرُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِفَاعِلِهِ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، اور جب وہ (مسواک کرنے والا) مسجد سے نکلتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے (ملائکہ) اُس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

۱۹۔ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ، اور اس (مسواک کرنے والے) کے لیے انبیاء و رسل کرام علیہم السلام بھی دعائے مغفرت فرماتے ہیں۔

۲۰۔ وَالسَّوَاكُ، اور مسواک سَكَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ، شیطان کو ناراض کرنے والی ہے۔ مَطَرٌ دَوْلَةٌ، شیطان کے لیے نیزہ ہے۔ مَضْفَاةٌ لِلدَّهْنِ، ذہن کو صاف کرنے والی ہے۔ مِهْضَمَةٌ لِلطَّعَامِ، کھانے کو ہضم کرنے والی ہے۔ مُكثِرَةٌ لِلْوَلَدِ، افزائش نسل کرنے والی ہے۔

۲۱۔ وَيُجَيِّزُ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ، پُلِ صراط سے اچک لے جانے والی بجلی کی مثل تیزی سے گزر جائے گا۔

۲۲۔ وَيُبْطِئُ الشَّيْبَ، اور بڑھاپا دیر سے لاتی ہے۔

۲۳۔ يُعْطَى الْكِتَابُ بِالْيَمِينِ، نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۲۴۔ وَيَقْوَى الْبَدَنُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے بدن قوی ہو جاتا ہے۔

۲۵۔ وَيَذْهَبُ الْحَرَارَةُ مِنَ الْجَسَدِ، اور بدن سے حرارت دور ہو جاتی ہے۔

۲۶۔ وَيَذْهَبُ الْوَجَعُ، اور درد دور ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ وَيَقْوَى الظَّهْرُ، اور کمر مضبوط ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ وَيُزَكِّرُ الشَّهَادَةَ، اور (مسواک) کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے۔

۲۹۔ وَيَسْرِعُ النَّزْعَ، اور (مسواک) نزع میں جلدی کرتی ہے۔

۳۰۔ وَيَبَيِّضُ الْأَسْنَانَ، اور دانت سفید ہوتے ہیں۔

۳۱۔ وَيَطْيِبُ النِّكَهَةَ، اور منہ کی بو کو ختم کرتی ہے۔

۳۲۔ وَيُصْفِي الْخَلْقَ، اور خلق کو صاف کرتی ہے۔

۳۳۔ وَيَجْلُو اللِّسَانَ، اور زبان ستھری ہوتی ہے۔

۳۴۔ وَيُزِيلُ الْفِطْنَةَ، اور سوچ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۵۔ وَيَقْطَعُ الرُّطُوبَةَ، اور رطوبت ختم ہوتی ہے۔

۳۶۔ وَيُجِدُّ الْبَصَرَ، اور نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

۳۷۔ وَيَضَاعِفُ الْأَجْرَ ثَوَابَ كَوَدِّهَا، اور مال اور اولاد بڑھتی ہے۔

۳۸۔ وَيُنْجِي الْمَالَ وَالْأَوْلَادَ، اور مال اور اولاد بڑھتی ہے۔

۳۹۔ وَيُعِينُ عَلَىٰ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ، اور حاجات پوری کرنے میں مدد کرتی ہے۔

۴۰۔ وَيُوسِّعُ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهٖ، اُس (مسواک کرنے والے) پر قبر فراخ ہوتی ہے۔

۴۱۔ وَيُؤْنِسُهٗ فِي لَحْدِهٖ، اور وہ اپنی لحد میں اُنس پاتا ہے۔

۴۲۔ وَيُكْتَبُ لَهُ أَجْرٌ مِّنْ لَّهٗ يَسْتَلِكُ فِي يَوْمِهٖ، جس دن مسواک نہ کرے اُس دن بھی اُس کے لیے اجر (ثواب) لکھا جاتا ہے۔

۴۳۔ وَيُفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، اور اُس (مسواک کرنے والے) کے لیے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

۴۴۔ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا مُقْتَدِيْمٌ بِالْأَنْبِيَاءِ يَقْفُو آثارَهُمْ وَيَلْتَمِسُ هَدْيَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ، ملائکہ اُس (مسواک کرنے والے) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ انبیاء کا پیروکار ہے۔ اُن (انبیاء) کے طریقے سے واقف ہے اور ہر روز اُن کی رہنمائی طلب کرتا ہے۔

۴۵۔ وَيُغْلَقُ عَنْهُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، اور اُس سے جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

۴۶۔ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ مُّطَهَّرٌ، مسواک کرنے والا دنیا سے پاک و صاف ہو کر رخصت ہوگا۔

۴۷۔ وَلَا تَأْتِيهِ مَلَكَ الْمَوْتِ عِنْدَ قَبْضِ رُوحِهٖ إِلَّا فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَأْتِي فِيهَا الْأَوَّلِيَاءُ، ملک الموت (موت کا فرشتہ) مسواک کرنے والے کے پاس دوستوں کی شکل میں اُس کی روح قبض کرنے کے لیے آئے گا۔

۴۸۔ وَفِي بَعْضِ الْعِبَارَاتِ الْأَنْبِيَاءُ، اور بعض عبارات میں آیا ہے کہ انبیاء کی صورتِ مبارکہ میں آئے گا۔

۴۹۔ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يَسْقَىٰ شَرْبَةً مِّنْ حَوْضِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وہ (مسواک کرنے والا) دنیا سے اُس وقت تک نہ جائے گا جب تک ہمارے نبی کریم کے حوض کوثر سے سیراب نہ ہو جائے۔

۵۰۔ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ وَمِرْضَاءٌ لِلرَّبِّ، (مسواک) منہ کو پاک کرنے والی اور ربِّ قدوس کو راضی کرنے والی ہے۔

(”حاشیہ الطحاوی“، کتاب الطہارۃ، فعل فی سنن الوضوء، ص ۵۵)

مسواک کے انمول فوائد سائنس بھی مان گئی

شکاگو (نیوز ڈیسک) مسواک کا استعمال سنت نبوی ہے اور اسلامی کلچر کا حصہ ہے۔ اگرچہ دانتوں اور منہ کی صفائی کیلئے آج کل ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ برش استعمال کئے جاتے ہیں اور مسلمانوں میں بھی مسواک کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے لیکن جدید سائنسی تحقیق اور مغربی سائنسدانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دانتوں کی صفائی کیلئے مسواک سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ امریکہ کی مشہور رگلی کمپنی نے مسواک پر تحقیقات کیں اور ”جرنل آف ایگری کلچر اینڈ فوڈ کیمسٹری“ میں انہیں شائع کیا۔ ان تحقیقات کے مطابق مسواک میں بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیت کسی بھی دوسرے طریقہ کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہے۔ اسی طرح سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق ”جرنل پیریوڈونٹولوجی“ میں شائع ہوئی جس میں مسواک کے ریشوں کو لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا گیا۔ سائنسدانوں نے معلوم کیا کہ مسواک کے ریشے بیکٹیریا کو براہ راست چھوئے بغیر ہی ختم کر دیتے ہیں اور دانتوں کو متعدد بیماریوں سے بچاتے ہیں۔ اسی طرح یو ایس نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی ویب سائٹ پر شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر مسواک کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ دانتوں کی صفائی، منہ کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد تحقیقات

میں مسواک کی افادیت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ ان تحقیقات کی روشنی میں مسواک کے مندرجہ ذیل فوائد واضح طور پر سامنے آئے ہیں:

☆.... مسواک مسوڑھوں کی بیماریاں پیدا کرنے والے بیکٹیریا کو ختم کرتی ہے۔

ضرور پڑھیں: تحریک انصاف کی رہنما عندلیب عباس رنگے ہاتھوں پکڑی گئیں

☆.... دانتوں پر جمی میل کی تہہ کو ختم کرتی ہے۔

☆.... دانتوں کو انحطاط یعنی ٹوٹ پھوٹ سے بچاتی ہے۔

☆.... مسواک سانس کو تروتازہ کرتی ہے اور منہ کو صاف رکھتی ہے۔

☆.... منہ کی کشکی کو دور کرتی ہے۔

☆.... مسواک کے ریشے چونکہ ڈنڈی کے متوازی ہوتے ہیں اس لئے دانتوں کے درمیان والی جگہ کی بہتر صفائی ممکن ہوتی ہے۔

بحرط سے چند موتی کے مصنف لکھتے ہیں: گسل سے پہلے مسواک ضرور کریں تو تھ پیسٹ برش کا استعمال مسوڑھوں کے لئے مضر ہے مسواک سب سے اچھی کیکر کی ہوتی ہے، اس کے علاوہ نیم جامن، شیشم پلاس، سکھ چین وغیرہ کی بھی مسواک کی جاتی ہے، حلق سینہ، زبان اور دانتوں کی جو مکمل صفائی مسواک سے ہو سکتی ہے اور تھ پیسٹ اور برش سے نہیں ہو سکتی، تو تھ پیسٹ بس خوشبو پیدا کرتے ہیں اور چونکہ لوگ آرام طلب اور عیش پرست ہوتے اجارہ ہیں اس لئے ان ارانسی اشیاء کا استعمال بہت ہوتا جا رہا ہے حقیقی معنوں میں مسواک کا استعمال سب سے عمدہ اور بہتر ہے (بحرط سے چند موتی)

عنوان: ماں نے آج ہی جنا ہوا

یعنی وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا گناہ سے ایسا صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے جنا ہوا۔ جمع کرنی ہیں۔۔۔ اگلا عنوان ہے کتاب کا

فہرست وضو اور مسواک کے روحانی و طبی فوائد۔

1	سخن ہائے گفتنی
2	دین فطرت میں وضو کی اہمیت
3	اسلام اور پہلے مذاہب
4	حضرت ابن عباس کا وضو پر حکمت آمیز بیان
5	ہمیشہ با وضو رہنے کی فضیلت
6	وضو کے ذریعہ درجات بلند ہوتے ہیں۔
7	وضو، حفاظت اور انسانی زندگی
8	وضو تمام انبیاء کی سنت ہے
9	وضو کے فضائل و برکات
10	صفائی اور زینت میں فرق
11	ذرائع نفاست میں مسلمانوں کی کاوش۔
12	لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ آنے کی تحقیق
13	سہلی کے مسلمانوں کی عادات قبیحہ

14	وضو کے معنی
15	قرآن کریم میں وضو کا ذکر
16	وضو کرنے کا طریقہ
17	وضو کے بعد کی دعا
18	جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں
19	دعا کی قبولیت کا وقت۔
20	طہارت و پاکیزگی کی حقیقت اور دین میں اس کا مقام
21	ایک طبیب کی حیرت انگیز تشخیص
22	وضو کے لئے پانی دینے والے کی مغفرت
23	وضو گناہوں سے معافی کا سبب ہے۔
24	اجر کا مہر شدہ رتہ
25	ہماری کتاب، فضائل امت سے، ایک اہم اقتباس
26	وضو کے اعضاء کی روشنی
27	اعمال کا وزن ہوتا ہے۔
28	وضو پر وضو کرنے کا اجر
29	دوبارہ وضو کا حکم کیوں؟
30	وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت
31	حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کیوں؟
32	تہیۃ الوضو کی فضیلت
33	تہیۃ الوضو کا وقت

34	تہیۃ المسجد
35	تہیۃ المسجد کے قائم مقام نمازیں
36	صبح صادق کے بعد تہیۃ الوضو و تہیۃ المسجد کا حکم
37	تہیۃ المسجد بیٹھنے سے ساقط نہیں ہوتی
38	وضو میں کمال اور اخلاص کیسے پیدا ہو؟
39	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ایک بوڑھے کو وضو کی تعلیم دینا
40	ناقص وضو کے بُرے اثرات
41	وضو میں پانی کا استعمال اور حواس انسانی پر اس کے اثرات
42	پانی کے اوصاف
43	پانی کی تاثیر قرآن کریم کی نگاہ میں
44	اسلام نے پانی کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔
45	پھلوں کے جوس یا عصا رہ سے وضو کیوں نہیں ہوتا؟
46	وضو کی تکمیل ایمان کی نشانی ہے۔
47	وضو کی عدم تکمیل عذاب کا سبب ہے
48	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا صحابہ کرامؓ کا عمل
49	با وضو سونے کی فضیلت۔
50	حضرت شاہ ولی اللہ کی تحقیق۔
51	با وضو سونے والی کی حاجت پوری ہوگی۔
52	وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔
53	وضو عذاب قبر سے حفاظت کا سبب ہے۔

54	وضو اور جنت۔
55	وضو کے طبی فوائد
56	وضو اور تخلیقی صلاحیت کی بیداری
57	وضو سے جسمانی صحت پر بہترین اثرات
58	ملا جیون اور شاہ جہاں کی حکایت
59	ایک خاص مضمون۔ وضو کے طبی و جسمانی فوائد پر۔
60	وضو ریفلکسوتھراپی کرتا ہے
61	(1) خون کی شریانوں کے عمل پر وضو کے اثرات
62	(2) وضو کا بیماریوں کے خلاف نظام کو مستعد رکھنا
63	(3) وضو اور جسمانی سہولت بجلی
64	چہل احادیث
65	وضو کے فوائد احادیث کی روشنی میں
66	وضو کو اس جسم کی محافظ ہے
67	وضو کی دعائیں
68	وضو شروع کرنے سے پہلے کی دعائیں
69	ہاتھ دھوتے وقت
70	کلی کرتے وقت
71	ناک میں پانی ڈالتے وقت
72	ناک نکلنے کے وقت
73	منہ دھوتے وقت

74	دایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت
75	بایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت
76	سر کا مسح کرتے وقت
77	گردن کا مسح کرتے وقت
78	دایاں پاؤں دھوتے وقت
79	بایاں پاؤں دھوتے وقت
80	وضو کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیے:
81	وضو کے درمیان پڑھی جانے والی جامع دعا
82	کشادگی رزق کا ایک مجرب عمل۔
83	ایک مشاہدہ
84	کیا غسل کے بعد وضو کرنا چاہئے؟
85	وضو کے شرعی مواقع
86	وضو کے دوران خیالات کا انتشار
87	وضو میں باتیں کرنا۔
88	وضو اور فرشتوں کی دعا۔
89	وضو جنات و شیاطین سے حفاظت کا سبب ہے
90	وضو اور انسانی خیالات و تصورات
91	وضو کی سنتیں
92	وضو کی سنتوں پر اجمالی نظر
93	وضو کی سنتوں کی کچھ تفصیل

94	نیت کی فضیلت	
95	زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے:	
96	بسم اللہ پڑھنا	
97	بسم اللہ والحمد للہ پڑھنے کی فضیلت:	
98	ہاتھ دھونا	
99	ہاتھ دھونے کی فضیلت:	
100	مسواک کرنا	
101	کلی کرنا	
102	کلی کرنے کی فضیلت:	
103	ناک میں پانی ڈالنا	
104	ناک میں پانی ڈالنے کی فضیلت:	
105	چہرہ دھونا	
106	چہرہ دھونے کی فضیلت:	
107	ڈاڑھی کا خلال کرنا	
108	کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا	
109	ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنا	
110	انگلیوں کا خلال نہ کرنے پر وعید	
111	سر کا مسح کرنا	
112	سر کا مسح کرنے کی فضیلت:	

113	دونوں کانوں کا مسح کرنا۔	
114	وضو کے اعضاء کا پے درپے دھونا	
115	دونوں پاؤں دھونا	
116	پاؤں دھونے کی فضیلت:	
117	وضو کے مستحبات و آداب	
118	مکر وہات وضو	
119	وضو میں نیت کرنے حکمتیں	
120	ہاتھ دھونے کے اسرار و حکمتیں	
121	قضائے حاجت کا کایناتی اصول۔	
122	کلی کرنے کے اسرار اور طبی نکات	
123	منہ اور ناک کی صفائی کے طبی فوائد	
124	ناک کی صفائی کے حیرت انگیز فوائد	
125	ناک میں پانی ڈالنے کے طبی فوائد	
126	ناک غدود بڑھنا کا موثر حل۔	
127	چہرہ دھونے کی حکمتیں	
128	فضائی آلودگی کا نقصان اور وضو میں چہرہ دھونے کی اہمیت	
129	ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا	
130	وضو کی ایک سنت اعضاء کو ”ملنا“	
131	سر کے بال اور مسح	
132	سر کا مسح کرنا	

133	سر کا مسح کرتے وقت کی دعا
134	کانوں کا مسح کرنا۔
135	گردن کا مسح کرنا
136	وضو بلڈ پریشر اور غصہ کا علاج
137	دونوں پاؤں دھونا
138	وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنے کے طبی فوائد
139	شوگر کا مریض
140	وضو کے اسرار و فوائد علمائے اسلام کی نظر میں
141	وضو کے اسرار امام ابن القیم کی نگاہ میں
142	وضو کے اسرار حضرت شاہ ولی اللہ کی نظر میں
143	وضو کی حکمتیں حضرت تھانوی کی نظر میں
144	اول حکمت
145	دوم حکمت
146	سوم حکمت
147	چہارم حکمت
148	پنجم حکمت
149	ششم حکمت
150	ہفتم حکمت
151	ہشتم حکمت
152	نہم حکمت

153	دہم حکمت
154	مسواک
155	وضو اور مسواک کی اہمیت
156	مسواک فضلات منہ و معدہ کا علاج ہے
157	مسواک نسیان کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔
158	مسواک کے معنی
159	چہل احادیث
160	بیداری کے بعد کی سنتیں اور ان کے منافع
161	صفائی اور مسواک کے متعلق ایک مفید مضمون
162	مسواک اور انبیاء کرام کا طریق حسنہ
163	مسواک کرنے کے سنت یا مستحب مواقع
164	مسواک کے کچھ فوائد
165	مسواک کا اخلاقی و معاشرتی اثر
166	مسواک کے فوائد قدیم اطباء کی نظر میں
167	مسواک اور نظر کی حفاظت
168	کم توجہی پر افسوس ہے کہ
169	عورتوں کے لئے مسواک کا حکم
170	مسواک کس لکڑی کی بہتر ہے
171	طبی کتب میں لکھی ہوئی ایک غلطی کا ازالہ
172	مسواک کی اہمیت

173	کیا ایک مسواک کو زیادہ لوگ استعمال کر سکتے ہیں؟
174	مسواک کو دھو کر استعمال کریں۔
175	مسواک حافظہ کو بڑھاتی ہے
176	دائمی نزلہ اور مسواک۔
177	مسواک کا سب سے اہم فائدہ ، خاتمہ بالا یمان
178	اسلام میں مسواک کرنے کی حکمت
179	بغیر مالک کی اجازت کے کسی کے درخت سے مسواک بنانا جائز نہیں
180	وضو، مسواک، اور ورزش
181	ہم لوگ کس درخت کی شاخ کی مسواک بنائیں؟
182	بول کی مسواک سے سنت ادا ہو جائے گی
183	کڑوے درختوں کی مسواک اور بھوک
184	انسانی جسم کے کام کرنے کا اصول
185	مسواک کے طبی فوائد
186	مسواک قاطع صفراء ہے
187	منہ کا ذائقہ اور مسواک
188	گلے کے غدود دل کے پردے اور دماغ
189	مسواک لو یا بیماری؟
190	مسواک کے بارہ میں تحقیق اور اس کا حکم
191	مسواک کے مستحبات و طریقہ
192	مکروہات مسواک

193	مسواک کا حکم
194	مندرجہ ذیل اوقات میں مسواک کرنا مستحب ہے
195	فتح قلعہ اور مسواک کی برکت۔
196	مسواک کا مذاق اڑانا خطرناک ہے۔
197	ایک عبرتناک تاریخی واقعہ
198	مسواک کے لئے درختوں کا انتخاب
199	پہلو کی مسواک کے طبی فوائد
200	درخت پیلو پر جدید تحقیق
201	پیلو اور فاسفورس
202	مسواک کے پچاس فوائد
203	مسواک کے انمول فوائد سائنس بھی مان گئی